# الفصل الأوَّلُ: العبادة

# پہلی فصل: عبادت

**1/1**

## ثَمَرَةُ العِبادَةِ

## عبادت کا ثمرہ

323. تنبیه الخواطر عن الإمام الحسين عليه السلام: مَن عَبَدَ اللهَ حَقَّ عِبادَتِهِ، آتاهُ اللهُ فَوقَ أمانِيِّهِ و كِفايَتِهِ.[1]

۳۲۳) تنبیہ الخوطر: امام حسینؑ نے فرمایا؛ جو بھی خدا کی عبادت اسی طرح انجام دے جس طرح حق ہے تو خدا اسے اور ضرورت سے زیادہ عطا کرے گا۔

**1/2**

## أنواعُ العِبادَةِ

## عبادت کی قسمیں

324. تحف العقول عن الإمام الحسين عليه السلام: إنَّ قَوماً عَبَدُوا اللهَ رَغبَةً فَتِلكَ عِبادَةُ التُّجّارِ،

---

[1] تنبیه الخواطر: ج2ص108، التفسیر المنسوب إلی الإمام العسكري عليه السلام: ص327 ح179، بحار الأنوار: ج71 ص184 ح44.

وإنَّ قوما عَبَدُوا اللهَ رَهبَةً فَتِلكَ عِبادَةُ العَبيدِ، وإنَّ قوما عَبَدُوا اللهَ شُكرا فَتِلكَ عِبادَةُ الأَحرارِ، وهِيَ أفضَلُ العِبادَةِ.[۱]

۳۲۴) تحف العقول: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ کچھ لوگ خدا کی عبادت (جنت کی) لالچ میں کرتے ہیں ان کی یہ عبادت تاجروں والی ہے کچھ لوگ خدا کی عبادت خوف سے کرتے ہیں، ان کی یہ عبادت غلاموں والی ہے، اور کچھ لوگ خدا کی عبادت شکر کی وجہ سے کرتے ہیں اور ان کی یہ عبادت آزادوں والی ہے اور بہترین و افضل عبادت ہے۔

**1/3**

## شَرطُ قَبولِ العِبادَةِ

## عبادت کے قبول ہونے کی شرط

325. دعائم الإسلام: عَنِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ علیہ السلام أنَّهُ قيلَ لَهُ: إنَّ عَبدَ اللهِ بنَ عامِرٍ[۲] تَصَدَّقَ اليَومَ بِكَذا و كَذا، وأعتَقَ اليَومَ كَذا و كَذا. فَقالَ: إنَّما مَثَلُ عَبدِ اللهِ بنِ عامِرٍ كَمَثَلِ الَّذي يَسرِقُ الحاجَّ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِما سَرَقَ. وإنَّما الصَّدَقَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةُ الَّذي عَرِقَ فيها جَبينُهُ، واغبَرَّ فيها وَجهُهُ. قيلَ لِأَبي عَبدِ اللهِ علیہ السلام: مَن عَنى بِذلِكَ؟ قالَ: عَنى بِهِ عَلِيًّا علیہ السلام.[۳]

۳۲۵) دعائم الاسلام: امام حسین علیہ السلام سے کہا گیا؛ عبداللہ بن عامر نے آج فلاں مقدار میں صدقہ دیا اور فلاں تعداد میں غلام آزاد کئے ہیں، امامؑ نے فرمایا؛ عبداللہ عامر کی مثال اس چور جیسی ہے جو حاجیوں کی چوری کرتا ہے اور پھر اس (مال کو) صدقہ میں خرچ کرتا ہے، پاکیزہ صدقہ، اس شخص کا ہے جس کی پیشانی پر پسینہ آ گیا ہو۔

امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا؛ ان کا مقصد کون سا شخص تھے؟

---

[۱] تحف العقول: ص246، بحار الأنوار: ج78 ص117 ح5.

[۲] عبدالله بن عامر بن كريز القرشي العبشمي، عامل عثمان على البصرة بعد أبي موسى، وولّاه أيضا بلاد فارس بعد عثمان بن أبي العاص، ولم يزل واليا على البصرة إلى أن قتل عثمان، فلمّا سمع ابن عامر بقتله حمل ما في بيت المال وسار إلى مكّة، وقد ولي البصرة مرّة أُخرى ثلاث سنين في عهد معاوية. ولد في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله، وتوفّي سنة سبع، وقيل: سنة ثمان وخمسين (أُسد الغابة: ج3 ص289 الرقم 3033، الطبقات الكبرى: ج5 ص44).

[۳] دعائم الإسلام: ج2 ص329 ح1244 و ج1 ص244 نحوه، بحار الأنوار: ج96 ص27 ح56.

آپ نے فرمایا! ان کا مقصد علی علیہ السلام تھے (جس نے اپنی کمائی سے صدقہ دیا نہ کہ بیت المال سے)۔

326.تاریخ أصبهان عن أبی إسحاق عن الحسین بن علیّ: قالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم: مَثَلُ الَّذی یُصیبُ المالَ مِنَ الحَرامِ ثُمَّ یَتَصَدَّقُ بِهِ، لَم یُتَقَبَّل مِنهُ إلاّ کَما یُتَقَبَّلُ مِنَ الزّانِیَةِ الَّتی تَزنی ثُمَّ تَتَصَدَّقُ بِهِ عَلَی المَرضی.[1]

(۳۲۶) تاریخ اصبهان: ابواسحاق نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو شخص حرام طریقے سے مال کمائے پھر اس مال کا صدقہ دے تو اس کا صدقہ قبول نہیں ہے، سوائے (اس صدقہ کے) جو ایک زنا کار عورت کا ہے جو اپنے زنا کی کمائی مریضوں کے لئے صدقہ دیتی ہے۔

**1/4**

## صِدقُ العُبودِیَّةِ

## سچی بندگی

327.الإقبال عن الإمام الحسین علیه السلام فیما نُسِبَ إلَیهِ مِن دُعاءِ عَرَفَةَ: إلهی هذا ذُلّی ظاهِرٌ بَینَ یَدَیكَ، وهذا حالی لا یَخفی عَلَیكَ، مِنكَ أطلُبُ الوُصولَ إلَیكَ، وبِكَ أستَدِلُّ عَلَیكَ، فَاهدِنی بِنورِكَ إلَیكَ، وأقِمنی بِصِدقِ العُبودِیَّةِ بَینَ یَدَیكَ.[2]

(۳۲۷) الاقبال: امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفہ میں فرمایا؛ میرے خدا! یہ میری ذلت تیرے سامنے واضح ہے اور ایسی حالت ہے جو تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، تجھ تک پہنچنے کو تجھ سے مانگتا ہوں اور تجھ تک آنے کا راستہ تجھ سے راستہ مانگتا ہوں، بس تو اپنے نور سے میری رہنمائی فرما اور سچی بندگی سے اپنے ہاں بلا لے۔

---

[1] تاریخ أصبهان: ج2ص216ح1499، کنز العمّال: ج4ص14ح9262.

[2] الإقبال (طبعة دار الکتب الإسلامیّة): ص349، بحار الأنوار: ج98ص226ح3.

1/5

## شِدَّةُ عِبادَةِ النَّبِيِّ

## رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کی کثرت

328. الاحتجاج عن موسى بن جعفر عن آبائه عن الحسين بن علي: لَقَد قامَ [رَسولُ اللهِ ﷺ] عَشرَ سِنينَ عَلى أطرافِ أصابِعِهِ، حَتّى تَوَرَّمَت قَدَماهُ وَاصفَرَّ وَجهُهُ، يَقومُ اللَّيلَ أجمَعَ، حَتّى عوتِبَ في ذلِكَ، فَقالَ اللهُ عز و جل: «طه مَا أنزَلنَا عَلَيكَ القُرءانَ لِتَشقَى»[1] بَل لِتَسعَدَ بِهِ.[2]

۳۲۸) الاحتجاج: امام کاظم علیہ السلام نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دس سال اپنی انگلیوں پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں پر ورم ہو گئے اور چہرہ زرد ہو گیا۔ ساری رات عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ خدا نے اس بارے میں ان کو منع کیا اور فرمایا؛

طا ھا ہم نے اس لئے آپ پر قرآن نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

بلکہ اس لئے ہے تا کہ تو خوشبخت ہو جائے۔

1/6

## دَوامُ عَزمِ الطّاعَةِ

## دائمی اطاعت کا ارادہ

329. الإقبال عن الإمام الحسين عليه السلام، فيما نُسِبَ إلَيهِ مِن دُعاءِ عَرَفَةَ: إلهي، إنَّكَ تَعلَمُ أنّي وإن لَم تَدُمِ الطّاعَةُ مِنّي فِعلاً جَزماً، فَقَد دامَت مَحَبَّةً وعَزماً.[3]

---

[1] طه: 1 و 2.

[2] الاحتجاج: ج1 ص520 ح127، بحار الأنوار: ج71 ص26.

[3] الإقبال (طبعة دار الكتب الإسلاميّة): ص348، بحار الأنوار: ج98 ص225 ح3.

۳۲۹) الاقبال : امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفہ میں فرمایا؛ اے میرے خدا! تو جانتا ہے کہ اگر چہ میری اطاعت وبندگی ہمیشگی والی نہیں لیکن تجھ سے محبت اور اس کی ہمیشگی کا ارادہ ہے۔

**1/7**

## ذَمُّ الاِعتِمادِ عَلَى الطّاعَةِ

## اطاعت پر بھروسہ کرنے کی مذمت

330.الإقبال عن الإمام الحسين عليه السلام. فيما نُسِبَ إلَيهِ مِن دُعاءِ عَرَفَةَ: إلهي، حُكمُكَ النّافِذُ ومَشِيَّتُكَ القاهِرَةُ لَم يَترُكا لِذي مَقالٍ مَقالاً، ولا لِذي حالٍ حالاً! إلهي كَم مِن طاعَةٍ بَنَيتُها، وحالَةٍ شَيَّدتُها، هَدَمَ اعتِمادي عَلَيها عَدلُكَ، بَل أقالَني مِنها فَضلُكَ.[1]

۳۳۰) الاقبال: امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفہ میں فرمایا؛ اے میرے خدا! تیرا حکم نافذ ہے اور تیری مشیت ثابت ہے، کسی تقریر کرنے والے کی بات اور قدر کے کام کی جگہ نہیں چھوڑی ہے، اے میرے خدا! کتنی ہی اطاعت تو نے قائم کی اور کتنی ہی حالت کو تو نے مضبوط کیا، تیری عدالت نے میرے اعتماد کو ختم کر دیا ہے۔ اور تیرے فضل کی واپسی میری طرف ہوئی ہے۔

[1] الإقبال (طبعة دار الكتب الإسلامية): ص348، بحار الأنوار: ج98 ص225 ح3.

# الفصل الثّانی: الأذان

# دوسری فصل: اذان

**2/1**

## بَدءُ تَشريعِ الأَذانِ [1]

## اذان کہنے کی شروعات کا حکم

331.دعائم الإسلام بإسناده عن الحسين بن علي عليه السلام [2]: أنَّهُ سُئِلَ عَن قَولِ النّاسِ في الأَذانِ أنَّ السَّبَبَ كانَ فيهِ رُؤيا رَآها عَبدُ اللهِ بنُ زَيدٍ، فَأَخبَرَ بِهَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله، فَأَمَرَ بِالأَذانِ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: الوَحيُ يَتَنَزَّلُ عَلى نَبِيِّكُم وتَزعُمونَ أنَّهُ أخَذَ الأَذانَ عَن عَبدِ اللهِ بنِ زَيدٍ، وَالأَذانُ وَجهُ دينِكُم! وغَضِبَ عليه السلام ثُمَّ قالَ: بَل سَمِعتُ أبي عَلِيَّ بنَ أبي طالِبٍ رِضوانُ اللهِ عَلَيهِ وصَلَواتُهُ يَقولُ: أهبَطَ اللهُ عز و جل مَلَكًا، حَتّى عَرَجَ بِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله. وذَكَرَ حَديثَ الإِسراءِ بِطولِهِ، اختَصَرناهُ نَحنُ هاهُنا، قالَ فيهِ:. وبَعَثَ اللهُ مَلَكًا لَم يُرَ فِي السَّماءِ قَبلَ ذٰلِكَ الوَقتِ ولا بَعدَهُ، فَأَذَّنَ مَثنى وأقامَ مَثنى، وذَكَرَ كَيفِيَّةَ الأَذانِ. وقالَ جَبرائيلُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله: يا مُحَمَّدُ، هٰكَذا أذِّن لِلصَّلاةِ. [3]

(۳۳۱) دعائم الاسلام: امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کی گئی لوگوں کی گفتگو میں آیا ہے کہ کہہ رہے تھے کہ اذان کہنے کے حکم کا راز عبداللہ بن زید کا خواب تھا جو اس نے دیکھا پھر آ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا اور انہوں نے اذان کہنے کا حکم دیا، (اسی بارے میں) امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ وحی تو تمہارے نبی پر نازل ہوتی ہے درحالانکہ خیال کرر ہے ہو کہ اس نے اذان عبداللہ بن زید سے سیکھی حالانکہ اذان تمہارے دین کا چہرہ ہے (یہاں پر امام علیہ السلام ناراض ہوئے اور فرمایا؛ بلکہ

---

[1] ولمزيد من التوضيح راجع: موسوعة ميزان الحكمة: ج2 عنوان «الأذان».
[2] في المصدر هنا زيادة: «عن عليّ صلوات الله عليه»، وهي من سهو النسّاخ والصواب ما أثبتناه من بحار الأنوار.
[3] دعائم الإسلام: ج1 ص142 عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام، الجعفريّات: ص42 عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج84 ص156 ح54.

میں نے سنا ہے کہ بابا علی علیہ السلام بن ابی طالب فرماتے تھے، خدا نے ایک فرشتہ بھیجا تا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے لئے لے جائے، امام حسین علیہ السلام نے حدیث معراج کو (امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے) تفصیل سے بیان کیا ہم اس حدیث کا خلاصہ ادھر پیش کرتے ہیں، اسی میں یہ بھی ہے کہ فرمایا؛ خدا نے ایسے فرشتہ کو بھیجا کہ جو آسمان میں اس سے پہلے اور بعد میں کبھی نہیں دیکھا گیا، اس فرشتہ نے اذان اور اقامت کے ہر جملے کو دو دو بار کہا اور اذان کا طریقہ بتایا، جبرئیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا؛ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسی طرح نماز کے لئے اذان کہو۔

332. مسند البزّار عن زياد بن المنذر عن محمّد بن عليّ ب: لمّا أرادَ اللهُ أن يُعَلِّمَ رَسولَهُ الأَذانَ أتاهُ جِبريلُ صَلَّى اللهُ عَلَيهِما بِدابَّةٍ يُقالُ لَهَا البُراقُ، فَذَهَبَ يَركَبُها، فَاستَصعَبَت، فَقالَ لَها جِبريلُ: اُسكُني، فَوَاللهِ ما رَكِبَكِ عَبدٌ أكرَمَ عَلَى اللهِ مِن مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم. قالَ: فَرَكِبَها، حَتَّى انتَهى إلَى الحِجابِ الَّذي يَلِي الرَّحمنَ تَبارَكَ وتَعالى. قالَ: فَبَينَما هُوَ كَذلِكَ، إذ خَرَجَ مَلَكٌ مِنَ الحِجابِ، فَقالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: يا جِبريلُ مَن هذا؟ قالَ: وَالَّذي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، إنّي لَأَقرَبُ الخَلقِ مَكانًا وإنَّ هذَا المَلَكَ ما رَأَيتُهُ مُنذُ خُلِقتُ قَبلَ ساعَتي هذِهِ! فَقالَ المَلَكُ: اللهُ أكبَرُ، اللهُ أكبَرُ. قالَ: فَقيلَ لَهُ مِن وَراءِ الحِجابِ: صَدَقَ عَبدي، أنَا أكبَرُ أنَا أكبَرُ. ثُمَّ قالَ المَلَكُ: أشهَدُ أن لا إلهَ إلاَّ اللهُ. قالَ: فَقيلَ لَهُ مِن وَراءِ الحِجابِ: صَدَقَ عَبدي، أنَا لا إلهَ إلاّ أنَا. قالَ: فَقالَ المَلَكُ: أشهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا رَسولُ اللهِ. قالَ: فَقيلَ مِن وَراءِ الحِجابِ: صَدَقَ عَبدي، أنَا أرسَلتُ مُحَمَّدًا. قالَ المَلَكُ: حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الفَلاحِ، قَد قامَتِ الصَّلاةُ. ثُمَّ قالَ المَلَكُ: اللهُ أكبَرُ اللهُ أكبَرُ. قالَ: فَقيلَ مِن وَراءِ الحِجابِ: صَدَقَ عَبدي، أنَا أكبَرُ أنَا أكبَرُ. ثُمَّ قالَ: لا إلهَ إلاَّ اللهُ. قالَ: فَقيلَ مِن وَراءِ الحِجابِ: صَدَقَ عَبدي، لا إلهَ إلاّ أنَا. قالَ: ثُمَّ أخَذَ المَلَكُ بِيَدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فَقَدَّمَهُ فَهُم[1] أهلُ السَّماءِ فيهِم آدَمُ ونوحٌ. قالَ أبو جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: يَومَئِذٍ أكمَلَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم الشَّرَفَ عَلى أهلِ السَّماواتِ وَالأَرضِ.[2]

۳۳۲) مسند البزار: زیاد بن منذر نے نقل کیا ہے کہ؛ امام باقر علیہ السلام نے امام سجاد علیہ السلام سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ؛ جب خدا نے چاہا کہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذان کی تعلیم

---

[1] كذا في المصدر، والظاهر أنّ الصواب: «فأمّ».

[2] مسند البزّار: ج2 ص146 ح508؛ صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص227 ح115، عوالي اللآلي: ج1 ص26 ح8 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج84 ص151 ح47.

دے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیل ایک سواری بنام براق لے کر آئے جب سوار ہونا چاہا تو براق نے سرکشی کی جبرئیل نے اسے کہا؛ آرام سے خدا کی قسم کوئی بھی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خدا کے نزدیک ہو،

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے وہاں گئے کہ خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حجاب ختم ہوگیا۔ اس وقت پردے سے ایک فرشتہ باہر نکلا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے؟

جبرئیل نے کہا؛ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا، مخلوق میں سب سے خدا کے نزدیک میں ہوں، لیکن میں نے اس فرشتے کو اپنی خلقت کے شروع سے ابھی تک نہیں دیکھا۔

فرشتے نے کہا؛ اللہ اکبر (خدا سب سے بڑا ہے)

پردے کے پیچھے سے اسے کہا گیا؛ میرے بندے نے سچ کہا ہے، میں سب سے بزرگ اور سب سے بڑا ہوں،

فرشتے نے کہا؛ اشھد ان لا الہٰ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

پردہ کے پیچھے سے کہا گیا؛ میرے بندے نے سچ کہا ہے، میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے،

فرشتے نے کہا؛ اشھد ان لا الہٰ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں)،

پردے کے پیچھے سے کہا گیا، میرے بندے نے سچ کہا ہے، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہے،

فرشتے نے کہا، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ، (نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، نماز قام ہوگئی)

پھر فرشتے نے کہا؛ اللہ اکبر اللہ اکبر، (خدا سب سے بڑا ہے، خدا سب سے بڑا ہے)

پھر پردے کے پیچھے سے کہا گیا، میرے بندے نے سچ کہا ہے، میں سب سے بڑا ہوں، میں سب سے بڑا ہوں،

پھر (فرشتہ) نے کہا، لا الہ الا اللہ (اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں)،

پھر پردے کے پیچھے سے آواز آئی، میرے بندے نے سچ کہا ہے، میرے علاوہ کوئی خدا نہیں،

اس کے بعد فرشتے نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور آگے لے کر آسمان والوں کی سیر کے لئے لے گیا جن کے درمیان آدم اور نوح علیہم السلام بھی تھے،

امام باقر علیہ السلام نے آگے فرمایا؛ اسی دن خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کو آسمان والوں اور زمین والوں پر مکمل

کیا۔

**2/2**

# تفسيرُ الأذانِ

## اذان کی تفسیر اور معنی

333.معانی الأخبار بإسناده عن الحسين بن عليّ بن أبي طا كُنّا جُلوسا فِي المَسجِدِ إذ صَعِدَ المُؤَذِّنُ المَنارَةَ فقالَ: «اللهُ أكبَرُ اللهُ أكبَرُ»، فَبَكى أميرُ المُؤمِنينَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ عليه السلام وبَكَينا لِبُكائِهِ، فَلَمّا فَرَغَ المُؤَذِّنُ قالَ: أتَدرونَ ما يَقولُ المُؤَذِّنُ؟ قُلنا: اللهُ ورَسولُهُ ووَصِيُّهُ أعلَمُ! قالَ: لَو تَعلَمونَ ما يَقولُ لَضَحِكتُم قَليلاً ولَبَكَيتُم كَثيرا! فَلِقَولِهِ: «اللهُ أكبَرُ» مَعانٍ كَثيرَةٌ: مِنها: أنَّ قَولَ المُؤَذِّنِ: «اللهُ أكبَرُ» يَقَعُ عَلى قِدَمِهِ وأزَلِيَّتِهِ وأبَدِيَّتِهِ وعِلمِهِ وقُوَّتِهِ وقُدرَتِهِ وحِلمِهِ و كَرَمِهِ وجودِهِ وعَطائِهِ و كِبريائِهِ، فَإِذا قالَ المُؤَذِّنُ: «اللهُ أكبَرُ» فَإِنَّهُ يَقولُ: اللهُ الَّذي لَهُ الخَلقُ وَالأَمرُ وبِمَشِيَّتِهِ كانَ الخَلقُ، ومِنهُ كُلُّ شَيءٍ لِلخَلقِ، وإلَيهِ يَرجِعُ الخَلقُ، وهُوَ الأَوَّلُ قَبلَ كُلِّ شَيءٍ لَم يَزَل، وَالآخِرُ بَعدَ كُلِّ شَيءٍ لا يَزالُ، وَالظّاهِرُ فَوقَ كُلِّ شَيءٍ لا يُدرَكُ، وَالباطِنُ دونَ كُلِّ شَيءٍ لا يُحَدُّ، وهُوَ الباقي و كُلُّ شَيءٍ دونَهُ فانٍ. وَالمَعنَى الثّاني: «اللهُ أكبَرُ» أيِ العَليمُ الخَبيرُ عَلَيهِم[1] بِما كانَ ويَكونُ قَبلَ أن يَكونَ. وَالثّالِثُ: «اللهُ أكبَرُ» أيِ القادِرُ عَلى كُلِّ شَيءٍ، يَقدِرُ عَلى ما يَشاءُ، القَوِيُّ لِقُدرَتِهِ، المُقتَدِرُ عَلى خَلقِهِ، القَوِيُّ لِذاتِهِ، قُدرَتُهُ قائِمَةٌ عَلَى الأَشياءِ كُلِّها، إذا قَضى أمرا فَإِنَّما يَقولُ لَهُ: كُن، فَيَكونُ. وَالرّابِعُ: «اللهُ أكبَرُ» عَلى مَعنى حِلمِهِ و كَرَمِهِ، يَحلُمُ كَأَنَّهُ لا يَعلَمُ، ويَصفَحُ كَأَنَّهُ لا يَرى، ويَستُرُ كَأَنَّهُ لا يُعصى، لا يُعَجِّلُ بِالعُقوبَةِ كَرَما وصَفحا وحِلما. وَالوَجهُ الآخَرُ في مَعنى «اللهُ أكبَرُ»: أيِ الجَوادُ جَزيلُ العَطاءِ كَريمُ الفَعالِ.[2] وَالوَجهُ الآخَرُ: «اللهُ أكبَرُ» فيهِ نَفيُ صِفَتِهِ و كَيفِيَّتِهِ، كَأَنَّهُ يَقولُ: اللهُ أجَلُّ مِن أن يُدرِكَ الواصِفونَ قَدرَ صِفَتِهِ الَّذي هُوَ مَوصوفٌ بِهِ، وإنَّما يَصِفُهُ الواصِفونَ

---

[1] كذا في المصدر، وفي المصادر الأخرى: «علم ما كان» بدل «عليهم بما كان».
[2] في بعض نسخ المصدر: «النوال».

عَلى قَدرِهِم لا عَلى قَدرِ عَظَمَتِهِ وجَلالِهِ، تَعالَى اللهُ عَن أن يُدرِكَ الواصِفونَ صِفَتَهُ عُلُوّا كَبيرا. وَالوَجهُ الآخَرُ: «اللهُ أكبَرُ» كَأَنَّهُ يَقولُ: اللهُ أعلى وأجَلُّ، وهُوَ الغَنِيُّ عَن عِبادِهِ، لا حاجَةَ بِهِ إلى أعمالِ خَلقِهِ. وأمّا قَولُهُ: «أشهَدُ أن لا إلهَ إلاّ اللهُ» فَإِعلامٌ بِأَنَّ الشَّهادَةَ لا تَجوزُ إلاّ بِمَعرِفَتِهِ مِنَ القَلبِ، كَأَنَّهُ يَقولُ: أعلَمُ أنَّهُ لا مَعبودَ إلاّ اللهُ، وأنَّ كُلَّ مَعبودٍ باطِلٌ سِوَى اللهِ، واُقِرُّ بِلِساني بِما في قَلبي مِنَ العِلمِ بِأَنَّهُ لا إلهَ إلاّ اللهُ، وأشهَدُ أنَّهُ لا مَلجَأَ مِنَ اللهِ إلاّ إلَيهِ، ولا مَنجى مِن شَرِّ كُلِّ ذي شَرٍّ وفِتنَةِ كُلِّ ذي فِتنَةٍ إلاّ بِاللهِ. وفِي المَرَّةِ الثّانِيَةِ: «أشهَدُ أن لا إلهَ إلاّ اللهُ» مَعناهُ: أشهَدُ أن لا هادِيَ إلاّ اللهُ، ولا دَليلَ لي إلَى الدّينِ إلاّ اللهُ، واُشهِدُ اللهَ بِأَنّي أشهَدُ أن لا إلهَ إلاّ اللهُ، واُشهِدُ سُكّانَ السَّماواتِ وسُكّانَ الأَرَضينَ وما فيهِنَّ مِنَ المَلائِكَةِ وَالنّاسِ أجمَعينَ، وما فيهِنَّ مِنَ الجِبالِ وَالأَشجارِ وَالدَّوابِّ وَالوُحوشِ وكُلِّ رَطبٍ ويابِسٍ، بِأَنّي أشهَدُ أن لا خالِقَ إلاّ اللهُ، ولا رازِقَ ولا مَعبودَ ولا ضارَّ ولا نافِعَ ولا قابِضَ ولا باسِطَ ولا مُعطِيَ ولا مانِعَ ولا ناصِحَ ولا كافِيَ ولا شافِيَ ولا مُقَدِّمَ ولا مُؤَخِّرَ إلاّ اللهُ، لَهُ الخَلقُ وَالأَمرُ، وبِيَدِهِ الخَيرُ كُلُّهُ، تَبارَكَ اللهُ رَبُّ العالَمينَ. وأمّا قَولُهُ: «أشهَدُ أنَّ مُحَمَّدا رَسولُ اللهِ» يَقولُ: اُشهِدُ اللهَ أنَّهُ لا إلهَ إلاّ هُوَ، وأنَّ مُحَمَّدا عَبدُهُ ورَسولُهُ ونَبِيُّهُ وصَفِيُّهُ ونَجِيُّهُ، أرسَلَهُ إلى كافَّةِ النّاسِ أجمَعينَ بِالهُدى ودينِ الحَقِّ لِيُظهِرَهُ عَلَى الدّينِ كُلِّهِ ولَو كَرِهَ المُشرِكونَ، واُشهِدُ مَن فِي السَّماواتِ وَالأَرضِ مِنَ النَّبِيّينَ وَالمُرسَلينَ وَالمَلائِكَةِ وَالنّاسِ أجمَعينَ أنَّ مُحَمَّدا سَيِّدُ الأَوَّلينَ وَالآخِرينَ. وفِي المَرَّةِ الثّانِيَةِ: «أشهَدُ أنَّ مُحَمَّدا رَسولُ اللهِ» يَقولُ: أشهَدُ أن لا حاجَةَ لِأَحَدٍ إلى أحَدٍ إلاّ إلَى اللهِ الواحِدِ القَهّارِ الغَنِيِّ عَن عِبادِهِ وَالخَلائِقِ وَالنّاسِ أجمَعينَ، وأنَّهُ أرسَلَ مُحَمَّدا إلَى النّاسِ بَشيرا ونَذيرا وداعِيا إلَى اللهِ بِإِذنِهِ وسِراجا مُنيرا، فَمَن أنكَرَهُ وجَحَدَهُ ولَم يُؤمِن بِهِ أدخَلَهُ اللهُ نارَ جَهَنَّمَ خالِدا مُخَلَّدا لا يَنفَكُّ عَنها أبَدا. وأمّا قَولُهُ: «حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ» أي هَلُمّوا إلى خَيرِ أعمالِكُم ودَعوَةِ رَبِّكُم، وسارِعوا إلى مَغفِرَةٍ مِن رَبِّكُم، وإطفاءِ نارِكُمُ الَّتي أوقَدتُموها، وفِكاكِ رِقابِكُمُ الَّتي رَهَنتُموها، لِيُكَفِّرَ اللهُ عَنكُم سَيِّئاتِكُم، ويَغفِرَ لَكُم ذُنوبَكُم، ويُبَدِّلَ سَيِّئاتِكُم حَسَناتٍ، فَإِنَّهُ مَلِكٌ كَريمٌ ذُو الفَضلِ العَظيمِ، وقَد أذِنَ لَنا مَعاشِرَ المُسلِمينَ بِالدُّخولِ في خِدمَتِهِ، وَالتَّقَدُّمِ إلى بَينِ يَدَيهِ. وفِي المَرَّةِ الثّانِيَةِ: «حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ» أي قوموا إلى مُناجاةِ اللهِ رَبِّكُم، وعَرضِ حاجاتِكُم عَلى رَبِّكُم، وتَوَسَّلوا إلَيهِ بِكَلامِهِ وتَشَفَّعوا بِهِ، وأكثِرُوا الذِّكرَ وَالقُنوتَ

وَالرُّكوعَ وَالسُّجودَ وَالخُضوعَ وَالخُشوعَ، وَارفَعوا إلَيهِ حَوائِجَكُم، فَقَد أذِنَ لَنا في ذٰلِكَ. وأمّا قَولُهُ: «حَيَّ عَلَى الفَلاحِ» فَإِنَّهُ يَقولُ: أقبِلوا إلىٰ بَقاءٍ لا فَناءَ مَعَهُ، ونَجاةٍ لا هَلاكَ مَعَها، وتَعالَوا إلىٰ حَياةٍ لا مَوتَ مَعَها، وإلىٰ نَعيمٍ لا نَفادَ لَهُ، وإلىٰ مُلكٍ لا زَوالَ عَنهُ، وإلىٰ سُرورٍ لا حُزنَ مَعَهُ، وإلىٰ اُنسٍ لا وَحشَةَ مَعَهُ، وإلىٰ نورٍ لا ظُلمَةَ مَعَهُ، وإلىٰ سَعَةٍ لا ضيقَ مَعَها، وإلىٰ بَهجَةٍ لَا انقِطاعَ لَها، وإلىٰ غِنىً لا فاقَةَ مَعَهُ، وإلىٰ صِحَّةٍ لا سُقمَ مَعَها، وإلىٰ عِزٍّ لا ذُلَّ مَعَهُ، وإلىٰ قُوَّةٍ لا ضَعفَ مَعَها، وإلىٰ كَرامَةٍ يا لَها مِن كَرامَةٍ، وَاعجَلوا إلىٰ سُرورِ الدُّنيا وَالعُقبىٰ، ونَجاةِ الآخِرَةِ وَالاُولىٰ. وفِي المَرَّةِ الثّانِيَةِ: «حَيَّ عَلَى الفَلاحِ» فَإِنَّهُ يَقولُ: سابِقوا إلىٰ ما دَعَوتُكُم إلَيهِ، وإلىٰ جَزيلِ الكَرامَةِ وعَظيمِ المِنَّةِ وسَنِيِّ[1] النِّعمَةِ وَالفَوزِ العَظيمِ، ونَعيمِ الأَبَدِ في جِوارِ مُحَمَّدٍ ﷺ في مَقعَدِ صِدقٍ عِندَ مَليكٍ مُقتَدِرٍ. وأمّا قَولُهُ: «اللهُ أكبَرُ» فَإِنَّهُ يَقولُ: اللهُ أعلىٰ وأجَلُّ مِن أن يَعلَمَ أحَدٌ مِن خَلقِهِ ما عِندَهُ مِنَ الكَرامَةِ لِعَبدٍ أجابَهُ وأطاعَهُ، وأطاعَ أمرَهُ وعَبَدَهُ، وعَرَفَ وَعيدَهُ وَاشتَغَلَ بِهِ وبِذِكرِهِ، وأحَبَّهُ وآمَنَ بِهِ، وَاطمَأَنَّ إلَيهِ ووَثِقَ بِهِ، وخافَهُ ورَجاهُ، وَاشتاقَ إلَيهِ ووافَقَهُ في حُكمِهِ وقَضائِهِ ورَضِيَ بِهِ. وفِي المَرَّةِ الثّانِيَةِ: «اللهُ أكبَرُ» فَإِنَّهُ يَقولُ: اللهُ أكبَرُ وأعلىٰ وأجَلُّ مِن أن يَعلَمَ أحَدٌ مَبلَغَ كَرامَتِهِ لِأَولِيائِهِ، وعُقوبَتِهِ لِأَعدائِهِ، ومَبلَغَ عَفوِهِ وغُفرانِهِ ونِعمَتِهِ لِمَن أجابَهُ وأجابَ رَسولَهُ، ومَبلَغَ عَذابِهِ ونَكالِهِ[2] وهَوانِهِ لِمَن أنكَرَهُ وجَحَدَهُ. وأمّا قَولُهُ: «لا إلٰهَ إلَّا اللهُ» مَعناهُ: للهِ الحُجَّةُ البالِغَةُ عَلَيهِم بِالرَّسولِ وَالرِّسالَةِ وَالبَيانِ وَالدَّعوَةِ، وهُوَ أجَلُّ مِن أن يَكونَ لِأَحَدٍ مِنهُم عَلَيهِ حُجَّةٌ، فَمَن أجابَهُ فَلَهُ النّورُ وَالكَرامَةُ، ومَن أنكَرَهُ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ العالَمينَ، وهُوَ أسرَعُ الحاسِبينَ. ومَعنىٰ «قَد قامَتِ الصَّلاةُ» فِي الإِقامَةِ: أي حانَ وَقتُ الزِّيارَةِ وَالمُناجاةِ وقَضاءِ الحَوائِجِ ودَركِ المُنىٰ وَالوُصولِ إلَى اللهِ وإلىٰ

---

[1] السنيّ: الرفيع (الصحاح: ج6 ص2384 «سنا»).

[2] نَكَّلَ به تنكيلاً: صنع به صنيعاً يُحذِّر غيره. والنَّكال: ما نكَّلت به غيرك كائناً ما كان (القاموس المحيط: ج4 ص60 «نكل»).

## کَرامَتِهِ وعَفوِهِ ورِضوانِهِ وغُفرانِهِ [۱] [۲]

(۳۳۳) معانی الاخبار میں امام حسین علیہ السلام سے ہے، ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے منار پر چڑھ کر کہا؛ اللہ اکبر، اللہ اکبر، علی علیہ السلام نے گریہ کیا اور ہم نے بھی اس کے رونے سے گریہ کیا، جب اذان ختم ہوئی فرمایا؛ کیا جانتے ہو کہ مؤذن کیا کہہ رہا ہے؟

ہم نے کہا؛ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کا وصی بہتر جانتا ہے،

فرمایا: اگر تم کو پتہ ہوتا اللہ اکبر کے معنی کیا ہیں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے کیونکہ اللہ اکبر کی بہت سی معانی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں کو موذن، خدا کے قدیم، ازلی اور ابدی ہونے، اور علم، قدرت، بردباری، کرم، سخاوت عطا اور کبریائی کی گواہی دے رہا ہے،

جب موذن اللہ اکبر کہتا ہے تو حقیقت میں کہتا ہے، خلقت اور حکم خدا کی جانب سے ہے اور خلقت اس کی مرضی سے ہے اور ہر مخلوق اس کی جانب سے ہے اور ساری مخلوق اسی کی جانب لوٹ کر جائے گی، اور وہ ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کا انجام ہے۔ ہر چیز سے زیادہ آشکار، سمجھ سے باہر، ہر چیز سے پوشیدہ، تعریف کرنے سے بلند ہے، اور وہ ہی ابدی ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہوجائے گی۔

اللہ اکبر کے دوسرے معنی یہ ہے کہ خدا دانا اور باخبر ہے ہر اس چیز پر جو تھی اور آئندہ ہوگی، اس سے قبل کہ وہ چیز وجود میں آئے،

اللہ اکبر کے تیسرے معنی یہ ہے کہ خدا ہر کام پر قدرت رکھتا ہے، جو چیز چاہے وہ کرسکتا ہے، ایسی قدرت کا مالک اور اپنی مخلوق پر مقتدر ہے، اس کی قدرت اپنی ذاتی ہے اور ساری چیزوں پر برابر قدرت رکھتا ہے جب کسی چیز کو بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو فقط کہتا ہے؛ ہوجا، تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔

اللہ اکبر کے چوتھے معنی بردباری اور کرم ہے، ایسے بردباری کرتا ہے کہ جیسا جانتا ہی نہیں اور ایسے درگذر کرتا ہے جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں اور اس طرح چشم پوشی کرتا ہے جیسا کہ اس کی نافرمانی نہیں ہوگی۔ کرم، عفو، اور

---

[۱] قال الصدوق رحمه الله: إنّما ترك الراوي لهذا الحديث ذكر «حيّ على خير العمل» للتقيّة (معاني الأخبار: ص41).

[۲] معاني الأخبار: ص 38 ح 1، التوحيد: ص 238 ح 1 كلاهما عن يزيد بن الحسن عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، فلاح السائل: ص 262 ح 156 عن زيد بن الحسن عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 84 ص 131 ح 24.

بردباری کی وجہ سے جلدی سزا نہیں دیتا۔

اللہ اکبر کی ایک اور معنی یہ ہے کہ خدا معاف کرنے والا اور بڑا عطا کرنے والا ہے، اللہ اکبر کی ایک اور معنی یہ ہے کہ خدا مخلوق کی صفت اور کیفیت سے پاک ہے، جیسا کہ کہہ رہا ہے: خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ تعریف کرنے والے اسکی صفت سے تعریف کرسکیں جو اس میں ہے، تعریف کرنے والے اپنے انداز سے اس کی صفت تک پہنچتے ہیں نہ اس کی عظمت اور جلالت کے حساب سے، خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ تعریف کرنے والے اس کی صفت تک پہنچ سکیں،

اللہ اکبر کی ایک اور معنی یہ ہے کہ جیسا کہتا ہے: مجھے پتہ ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اپنی مخلوق کے اعمال سے بے نیاز ہے۔

مؤذن کا یہ کہنا؛ اشھد ان لا الہ الا اللہ، اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کی معرفت کے بغیر گواہی دینا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ کہہ رہا ہو، مجھے یقین ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور خدا کے علاوہ ہر معبود باطل ہے، جو کچھ میرے دل میں ہے وہ میں زبان پر لا رہا ہوں، مجھے یقین ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے مقابلے کوئی ایسی پناہ نہیں سوائے اس کے، اور سوائے خدا کے کسی شریر کی شرارت اور کسی فتنے سے بچا نہیں جا سکتا،

اور دوسری مرتبہ جب کہتا ہے؛ اشھد ان لا الہ الا اللہ، اس معنی میں ہے کہ؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی رہنما نہیں اور، دین کی طرف میرا رہبر سوائے اللہ کے کوئی نہیں ہے۔ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہوں اور زمین و آسمان والے میرے اوپر گواہ ہیں اور فرشتوں اور انسانوں میں سے جو ان کے درمیان ان کو گواہ بناتا ہے اور وہ کہ میں پہاڑوں، درختوں اور ہر قسم کے حیوانات اور ہر خشک اور تر چیز کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ خدا کے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے نہ ہی کوئی اور روزی پہنچاتا ہے اور نہ ہی اور کوئی معبود ہے۔ نہ اس کے علاوہ کوئی نقصان دینے والا ہے نہ ہی فائدہ دینے والا، اس کے علاوہ نہ کوئی قبض کرنے والا ہے نہ ہی وسعت دینے والا ہے، نہ عطا کرنے ولا ہے نہ ہی روکنے والا، نہ خیر خواہ اور کافی نہ ہی شفاء دینے والا، نہ آگے جانے والا نہ ہی پیچھے روکنے والا، (اگر ہے تو خدا کے ہاتھ میں ہے) خلق کرنا اور امر کرنا خدا کی طرف سے ہی ہے اور سارا خیر اس کے ہاتھ میں ہے بہترین ہے وہ خدا جو سارے جہاں کا رب ہے،

مؤذن کا یہ کہنا؛ اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اس کا معنی یہ ہے کہ خدا میرا گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی بھی خدا نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہے، چنا ہوا اور راز دار ہے۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے لوگوں کے لئے بھیجا ہدایت اور حق کا دین دے کر تا کہ سارے ادیان پر اس دین کو فضیلت دے اگر چہ مشرکین کو پسند نہ آئے، اور

یہ بھی کہ میں آسمانوں اور زمین میں ہر چیز، انبیاء علیہم السلام سے لے کر لوگوں تک کو گواہ بناتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین اور آخرین کا سردار ہیں ا

جب مؤذن دوسری مرتبہ کہتا ہے؛ اشھد ان محمد رسول اللہ، تو کہتا ہے؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی بھی کسی کا محتاج نہیں ہے سوائے اکیلے خدا کے جو قادر اور سارے بندوں، مخلوقات اور لوگوں سے بے نیاز ہے، اور اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لوگوں کی طرف بھیجا تا کہ خدا کی اذن سے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور ہدایت کا چراغ ہے، بس جس نے بھی اس پر یقین نہیں کیا، اور اس کا انکار کیا اور ایمان نہیں لایا تو خدا اسے جہنم کی آگ کی طرف لے جائے گا اور ہمیشہ کے لئے وہاں ڈالے گا اور کبھی بھی جہنم سے باہر نہیں آئے گا۔

مؤذن کا یہ کہنا، حیّ علی الصلوٰۃ: اس کا معنی یہ ہے کہ بہترین کام اور اپنے خدا کی دعوت کی طرف آگے بڑھو اور یہ کہ تم اپنے خدا کی بخشش (گناہوں) کی آگ جو تم نے جلائی ہے کو بجھانے کے لئے، قدم بڑھاؤ اور اپنی گردنوں کو آزاد کرنے کے لئے جو تم نے گروی رکھی ہیں، جلدی کرو تا کہ خدا تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالے اور گناہوں کو معاف کرے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرے، کیونکہ وہ بڑا بادشاہ اور زیادہ فضل کرنے والا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اجازت دی ہے کہ تا کہ اس کی خدمت میں آئیں اور اس کی درسگاہ کی طرف جلدی کریں

جب دوسری مرتبہ حیّ علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو اسکا معنی یہ ہے کہ خدا سے مناجات کرنے اور اپنی ضرورتیں پیش کرنے کے لئے اپنے خدا کے پاس آجاؤ اور اس کے کلام سے اس سے توسل کرو اور شفاعت مانگو اور ذکر، دعا، رکوع، سجود اور خشوع وخضوع کو زیادہ انجام دو اور اپنی ضرورتیں اس کے پاس لے جاؤ کہ اس کی ہمیں اجازت دی ہے،

مؤذن کا یہ کہنا کہ حیّ علی الفلاح اسکا معنی یہ ہے کہ ایسی بقاء کی طرف جاؤ جس میں فنا نہیں اور ایسی نجات کا رخ کرو جس میں ہلاکت نہیں ہے۔ ایسی زندگی کہ جس میں موت نہیں، ایسا نور کہ جو تاریک نہیں ہے، ایسی وسعت کہ جس میں تنگی نہیں، ایسا مزہ کہ جو ختم نہیں ہوگا اور ایسی تو انگری کہ جس میں حاجتمندی نہیں، ایسی سلامتی جس میں بیماری نہیں، ایسی عزت جس میں ذلت نہیں، ایسی طاقت جس میں کمزوری نہیں، ایسی کرامت جس کے مثل نہیں اور نزدیک و دور والی خوشی اور اول اور آخرت کی نجات کی طرف قدم بڑھاؤ،

جب دوسری مرتبہ میں حیّ علی الفلاح کہتا ہے تو اسکا معنی یہ ہے کہ جس کی طرف تم کو میں نے بلایا ہے اس کی طرف قدم بڑھاؤ اور بہترین کرامت کی طرف، عظیم احسان، بڑی نعمت، بڑی کامیابی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی نعمت بہترین جگہ پر، طاقتور بادشاہ کے نزدیک (قدم بڑھاؤ)

مؤذن کا یہ کہنا کہ اللہ اکبر، اس کا معنی یہ ہے کہ خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ کوئی بندہ جان سکے کہ کسی بندے کا مرتبہ اور کرامت کتنی ہے۔خدا کے پاس، اس بندے کے لئے جس نے خدا کی اطاعت کی ہے اور اس کی عبادت کی ہے اور اس وعید (وعدۂ عذاب) کو جان گیا ہے اور خدا پر ایمان لا کر اس سے محبت کی ہے اور خدا پر بھروسہ اور اطمنان کیا ہے اور خوف اور امید رکھتا ہے، خدا کا مشتاق ہے، خدا کے حکم اور قضا کے بارے میں راضی ہے۔

جب دوسری مرتبہ کہتا ہے اللہ اکبر تو معنی یہ ہے کہ خدا اس سے بلند و بالا ہے اس سے کہ کوئی جان سکے کہ خدا اپنے اولیاء کو عزت اور اپنے دشمنوں کو سزا دینے کا مسئلہ کہاں تک پہنچے گا۔ اور وہ عفو و مغفرت اور نعمت بھی جو مانگنے والوں کو اور اپنے بھیجے ہوئے کو عطا کیا اور عذاب اور حقارت جو اس کے انکار کرنے والوں اور یقین نہ رکھنے والوں کے بارے میں مقرر کیا ہے۔

مؤذن کا یہ کہنا؛ لا الٰہ الا اللہ تو اس کا معنی یہ ہے کہ خدا نے اپنے نبی، پیغام، بیان اور اپنی دعوت کے ذریعے ان لوگوں پر حجت قائم کی ہے اور اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے لئے خدا کی طرف سے حجت ہے،

پس جو بھی اسے جواب دے تو نور اور کرامت اس کی طرف سے ہے اور جو بھی انکار کرے تو خدا سارے جہان والوں سے بے نیاز اور جلدی حساب لینے والا ہے۔

اور اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ کا معنی ہی یہ ہے کہ خدا کے دیدار، مناجات، حاجتیں پوری کرنے، امیدوں تک پہنچنے، خدا تک پہنچنے اور خدا کی کرامت، بخشش اور رضایت کا وقت آ گیا ہے۔

**2/3**

## الأَذانُ فی أُذُنِ المَولودِ

## بچے کے کان میں اذان کہنا

334.مسند أبي يعلى عن طلحة بن عبيد الله عن حسين عليه قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن وُلِدَ

لَهُ فَأَذَّنَ فی أُذُنِهِ اليُمنى وأقامَ فی أُذُنِهِ اليُسرى، لَم يَضُرَّهُ اُمُّ الصِّبيانِ [۱][۲]

۳۳۴) مسند ابی یعلی: طلحہ بن عبید اللہ نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جس کو بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے کان میں اذان اور اقامت کہے تو گونگے ہونے کی بیماری سے بچہ محفوظ رہے گا۔

## الأَذانُ فی اُذُنِ مَن ساءَ خُلُقُهُ

## بد اخلاق کے کان میں اذان کہنا

335. الفردوس عن الحسين بن علی علیہ السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: مَن ساءَ خُلُقُهُ مِن إنسانٍ أو دابَّةٍ فَأَذِّنوا فی اُذُنَيهِ. [۳]

۳۳۵) الفردوس: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی انسان یا حیوان بد اخلاق (نافرمان) ہو اس کے کان میں اذان دو۔

**2/5**

## الأَذانُ لِانكِسارِ البَردِ

## سردی کے اثر کو ختم کرنے کے لئے اذان کہنا

336. تاريخ بغداد عن بشر بن غالب الأسدی: قَدِمَ عَلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ علیہ السلام أُناسٌ مِن أنطاكِيَةَ [۴]، فَسَأَلَهُم عَن حالِ بِلادِهِم وعَن سيرَةِ أميرِهِم فيهِم، فَذَكَروا خَيرا إلّا أنَّهُم شَكَوا

---

[۱] هو صرع يعرض الصبيان.

[۲] مسند أبي يعلى: ج6 ص181 ح 6747، عمل اليوم والليلة لابن السني: ص 220 ح 623، تاريخ دمشق: ج 57 ص 281 ح 12001، الفردوس: ج3 ص 632 ح 5982، كنز العمّال: ج16 ص 457 ح 45414.

[۳] راجع: موسوعة ميزان الحكمة: ج2 ص87 (مَدخل الأذان).

[۴] 1. الفردوس: ج 3 ص 558 ح 5752، كنز العمّال: ج15 ص 421 ح 41665؛ المحاسن: ج 2 ص 257 ح 1809 عن أبي حفص الأبان عن الإمام الصادق عن آبائه عن الإمام عليّ عليهم السلام نحوه. بحار الأنوار: ج 84 ص 151 ح 46.

البَرد. فقالَ الحُسَينُ علیہ السلام: حَدَّثَنی أبی عَن جَدّی رَسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ أنَّهُ قالَ: أيُّما بَلدَةٍ كَثُرَ أذانُها بِالصَّلاةِ انكَسَرَ بَردُها. أو قالَ: قَلَّ بَردُها[1][2]

۳۳۶) تاریخ بغداد میں بشر بن غالب اسدی سے نقل کیا ہے؛ انطاکیہ (شہر) سے کچھ لوگ امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے، امام علیہ السلام نے ان سے شہر کے حالات او روہاں کے حاکموں کی رفتار کے بارے میں ان سے پوچھا، انہوں نے وہاں کے شہر کو اچھائی (نیکی) سے یاد کیا لیکن سردی کی شکایت کی

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ میرے باباؑ نے میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا؛ جس شہر میں ہر نماز کے لئے اذان دی جائے وہاں سردی ختم ہوجائے گی (یعنی سردی کم ہوجائے گی)۔

## الفصل الثّالِثُ: الوضوء والصّلاة

## تیسری فصل: وضو اور نماز

**3/1**

## عَدَمُ جوازِ المَسحِ عَلَى الخُفِّ فی مَذهَبِ أهلِ البَيتِ

## اہل بیت کی نگاہ میں، نعلین پر مسح کا جائز نہ ہونا

337. مسند زید عن زید بن علیّ عن أبيه عن جدّه الحسين بن إنّا وُلدُ فاطمة عليها السلام

---

[1] أنطاكية: بلد في غربيّ تركيا هي من الثغور الشاميّة الروميّة (معجم البلدان: ج1 ص266).

[2] الملفت للنظر، هو اهتمام الإمام علیہ السلام بالمسائل الإجتماعية والسياسية للبلاد الإسلامية، حتّى البعيد منها مثل أنطاكية التي كانت بعيدة عن بلاد المسلمين، ومع ذلك فإنّ الإمام يسأل عن وضعها وأمرائها. أمّا ما أبداه الإمام من حلّه لما شكوه من البرد فيمكن أن يقال: إنّ ظاهر الرواية، هو البرد الشديد المضرّ ومقتضى الكتاب والسنّة، هو أنّ طاعة الله، كما تجلب النعمة والرحمة الإلهية، كذلك تدفع النقم والعذاب الإلهي ويمكن أن يكون الأذان من هذه الطاعة {Q} «وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ ءَامَنُواْ وَاتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ» {/Q} (الأعراف: 96). تاريخ بغداد: ج13 ص36 الرقم 6993.

لا نَمسَحُ عَلَى الخُفَّينِ ولا عِمامَةٍ ولا كُمَّةٍ[1] ولا خِمارٍ ولا جِهازٍ.[2]

۳۳۷) مسند زید میں زید بن علی نے اپنے بابا امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا؛ ہم فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد، جوتوں، عمامہ، ٹوپی، روسری اور لباس پر مسح نہیں کرتے۔

338.الأمالی بإسنادہ عن الحسین بن علیّ عن أبیہ علیّ بن قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ:...إنّا أهلُ بَيتٍ لا نَمسَحُ عَلى أخفافِنا.[3]

۳۳۸) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے اور امام علی علیہ السلام سے ہے کہ؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ ہم اہل بیت اپنے نعلین (جوتوں) پر مسح نہیں کرتے۔

**3/2**

## وَقتُ الصَّلاةِ

## نماز کا وقت

339.مسند زید عن زید بن علیّ عن أبیہ عن جدّہ: نَزَلَ جِبريلُ علیہ السلام عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حينَ زالَتِ الشَّمسُ فَأَمَرَهُ أن يُصَلِّيَ الظُّهرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيهِ حينَ كانَ الفَيءُ قامَةً فَأَمَرَهُ أن يُصَلِّيَ العَصرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيهِ حينَ وَقَعَ قُرصُ الشَّمسِ فَأَمَرَهُ أن يُصَلِّيَ المَغرِبَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيهِ حينَ وَقَعَ الشَّفَقُ فَأَمَرَهُ أن يُصَلِّيَ العِشاءَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيهِ حينَ طَلَعَ الفَجرُ فَأَمَرَهُ أن يُصَلِّيَ الفَجرَ.[4]

۳۳۹) مسند زید میں زید بن علی نے اپنے بابا امام زن العابدین سے نقل کیا ہے، سورج زوال کے نزدیک تھا کہ جبرئیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور حکم دیا کہ نماز ظہر پڑھیں اور جب سایہ خودشئی کے برابر ہوگیا تھا تو جبرئیل نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ نماز عصر پڑھے، پھر جب سورج کی تپش ختم ہوئی تو آکر حکم دیا کہ ابھی نماز مغرب

[1] الكُمَّةُ: القَلَنسُوَةُ (النهاية: ج4 ص200 «كمم»).

[2] مسند زيد بن عليّ: ص82.

[3] الأمالی للطوسی: ص647 ح1340 عن محمّد بن صدقة عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج74 ص400 ح40.

[4] مسند زيد بن عليّ: ص98، وللحديث تتمّة يبيّن فيها الإمام علیہ السلام فضيلة الصلوات اليوميّة فراجع.

پڑھئے، پھر جب شفق ختم ہوا، تو نازل ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز عشاء کا حکم دیا، اور جب صبح طلوع ہوئی تو نماز صبح پڑھنے کا حکم دیا۔

**3/3**

## الحَثُّ عَلَى المُحافَظَةِ عَلَى الصَّلَواتِ

## نمازوں کی پابندی پر رغبت دلانا

340.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن علیّ عن أبي قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لا يَزالُ الشَّيطانُ ذَعِرًا [1] مِنَ المُؤمِنِ ما حافَظَ عَلَى الصَّلَواتِ الخَمسِ، فَإِذا ضَيَّعَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيهِ وأوقَعَهُ فِي العَظائِمِ.[2]

۳۴۰) عیون الاخبار الرضا: امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ: رسول خداؐ نے فرمایا: شیطان کا خوف مؤمن کے بارے میں اس وقت رہتا ہے جب وہ پنجگانہ نماز کی پابندی کرتا ہے، اور اگر مؤمن نمازوں کو ضائع کرے تو شیطان اس پر کنٹرول کرتا ہے اور اس کو گناہ کبیرہ میں ڈالتا ہے۔

341.عوالی اللآلی بإسناده عن الحسين الشهيد عن أبيه علي إذا كانَ وَقتُ كُلِّ فَريضَةٍ، نادى مَلَكٌ مِن تَحتِ بُطنانِ العَرشِ: أيُّهَا النّاسُ، قوموا إلى نيرانِكُمُ الَّتي أوقَدتُموها عَلى ظُهورِكُم فَأَطفِئوها بِصَلاتِكُم.[3]

۳۴۱) عوالی الالی: امام حسین علیہ السلام نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ جب ہر فرض نماز کا وقت ہوتا ہے تو آسمان

---

[1] أي ذا ذُعرٍ وخَوف، أو هو فاعل بمعنى مفعول؛ أي مذعور (النهاية: ج 2 ص 161 «ذعر»).

[2] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 28 ح 21، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص 84 ح 9 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، الأمالي للصدوق: ص 572 ح 778، ثواب الأعمال: ص 274 ح 3 كلاهما عن إسماعيل بن أبي زياد عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام نحوه، بحار الأنوار: ج 83 ص 14 ح 22 وراجع: الكافي: ج 3 ص 269 ح 8 وتهذيب الأحكام: ج 2 ص 236 ح 933.

[3] عوالى اللآلى: ج 1 ص 22 ح 1 عن علیّ بن جعفر عن أخيه الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام وراجع: تهذيب الأحكام: ج 2 ص 238 ح 944 و كتاب من لا يحضره الفقيه: ج 1 ص 208 ح 624.

سے ایک فرشتہ آواز دیتا ہے: اے لوگو: اٹھو اس آگ کو بجھانے کے لے جو تم نے اپنی پشت پر (گناہوں کی وجہ سے) بھڑکا رکھی ہے اس کو نماز کے ذریعے بجھا دو۔

**3/4**

## قُنوتُ النَّبِيّ فی صَلاتِهِ کُلِّها

## ہر نماز میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قنوت

342.مستدرك الوسائل عن الإمام الحسين عليه السلام: رَأَيتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقنُتُ فی صَلاتِهِ كُلِّها، وأنَا يَومَئِذٍ ابنُ سِتِّ سِنينَ.[1]

(۳۴۲) مستدرک الوسائل میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری نمازوں میں قنوت پڑھتے تھے اور میں اس وقت چھ سال کا تھا۔

**3/5**

## الصَّلاةُ بَينَ المَغرِبِ وَالعِشاءِ

## مغرب وعشاء کے درمیان نماز

343.الدرّ المنثور: عَن حُسَينِ بنِ عَلِيٍّ أنَّهُ رُؤِيَ يُصَلّي فيما بَينَ المَغرِبِ وَالعِشاءِ، فَقيلَ لَهُ في ذلِكَ فَقالَ: إنَّها مِنَ النّاشِئَةِ.[2][3]

(۳۴۳) درالمنثور: امام حسین علیہ السلام کے لئے روایت میں آیا ہے کہ مغرب وعشاء کی نمازوں کے درمیان نماز پڑھتے تھے، جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ "ناشئۃ" میں سے شمار ہوگی۔

---

[1] مستدرك الوسائل: ج4 ص396 ح5004 نقلاً عن عوالی اللآلی: ج2 ص219 ح17 عن الإمام الحسن عليه السلام.
[2] إشارة إلى الآية 6 من سورة المزّمّل: {Q} إنَّ ناشِئَةَ اللَّيلِ هِيَ أشَدُّ وَطئاً وأقوَمُ قِيلاً {Q/}.
[3] الدرّ المنثور: ج8 ص317 نقلاً عن ابن المنذر.

3/6

## حُضورُ قَلبِ الإمامِ فِي الصَّلاةِ

## نماز میں امام علیہ السلام کا حضور قلب

344.بحار الأنوار عن منيف مولى جعفر بن محمّد عن جعفر ب: كانَ الحُسَينُ بنُ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام يُصَلّي، فَمَرَّ بَينَ يَدَيهِ رَجُلٌ فَنَهاهُ بَعضُ جُلَسائِهِ. فَلَمّا انصَرَفَ مِن صَلاتِهِ، قالَ لَهُ: لِمَ نَهَيتَ الرَّجُلَ؟ قالَ: يَابنَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، خَطَرَ فيما بَينَكَ وبَينَ المِحرابِ! فَقالَ: وَيحَكَ! إنَّ اللهَ عز و جل أقرَبُ إلَيَّ مِن أن يَخطِرَ فيما بَيني وبَينَهُ أحَدٌ.[1]

(۳۴۴) بحار الانوار میں منیف نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، امام حسین علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ آگے سے ایک شخص گذرا، تو امام علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس شخص کو (جانے) سے روکا،

جب امام علیہ السلام سے فارغ ہوئے توان سے فرمایا؛ کیوں اس شخص کو روک رہے تھے؟

اس نے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! کیونکہ اس نے آپ کے اور محراب کے درمیان فاصلہ ڈالا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ خدا میرے اتنا نزدیک ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی بھی فاصلہ نہیں بن سکتا۔

3/7

## حُبُّ الإمامِ لِلصَّلاةِ وتِلاوَةِ القُرآنِ

## نماز اور تلاوت قرآن سے محبت

345.الملهوف: لَمّا رَأَى الحُسَينُ عليه السلام حِرصَ القَومِ عَلى تَعجيلِ القِتالِ، وقِلَّةَ انتِفاعِهِم بِالوَعظِ وَالمَقالِ،

---

[1] بحار الأنوار: ج 83 ص 298 ح 5. التوحيد: ص 184 ح 22 وفيه «كان الحسن» بدل «كان الحسين».

قالَ لِأَخيهِ العَبّاسِ: إنِ استَطَعتَ أن تَصرِفَهُم عَنّا في هذَا اليَومِ فَافعَل، لَعَلَّنا نُصَلّي لِرَبِّنا في هذِهِ اللَّيلَةِ، فَإِنَّهُ يَعلَمُ أنّي اُحِبُّ الصَّلاةَ لَهُ وتِلاوَةَ كِتابِهِ.

قالَ الرّاوي: فَسَأَلَهُمُ العَبّاسُ ذلِكَ، فَتَوَقَّفَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ،

فَقالَ لَهُ عَمرُو بنُ الحَجّاجِ الزُّبَيدِيُّ: وَاللهِ لَو أنَّهُم مِنَ التُّركِ وَالدَّيلَمِ وسَأَلوا ذلِكَ لَأَجَبناهُم، فَكَيفَ وهُم مِن آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟! فَأَجابوهُم إلى ذلِكَ. قالَ الرّاوي: وجَلَسَ الحُسَينُ عليه السلام، فَرَقَدَ، ثُمَّ استَيقَظَ

وقالَ: يا اُختاه إنّي رَأَيتُ السّاعَةَ جَدّي مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله، وأبي عَلِيًّا، واُمّي فاطِمَةَ، وأخِي الحَسَنَ، وهُم يَقولونَ: «يا حُسَينُ، إنَّكَ رائِحٌ إلَينا عَن قَريبٍ». وفي بَعضِ الرِّواياتِ: «غَدًا».

قالَ الرّاوي: فَلَطَمَت زَينَبُ وَجهَها وصاحَت، فَقالَ لَهَا الحُسَينُ عليه السلام: مَهلاً، لا تُشمِتِي القَومَ بِنا.[1]

۴۴۵) ملہوف: جب امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ عمر سعد کا لشکر جنگ شروع کرنے پر حریص ہیں اور امام علیہ السلام کی نصیحت سے نہیں ڈر رہے، تو اپنے بھائی عباسؑ سے فرمایا: اگر ہوسکے تو آج ان لوگوں کو جنگ کرنے سے روکو تا کہ ہم آج رات خدا کی نماز پڑھیں کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ مجھے نماز پڑھنے اور قرآن کی تلاوت سے محبت ہے، عباسؑ نے ان سے مہلت مانگی۔

عمر بن سعد نے غور وفکر کیا تو عمر بن حجاج زبیدی نے عمرو سے کہا: خدا کی قسم اگر یہ ترک اور دیلم ہوتے اور مہلت مانگتے تو بھی ان کی بات قبول کرتے، کیسے ہوسکتا ہے کہ ان سے جو آل محمد علیہم السلام ہیں، ہم بات قبول نہ کریں؟ پھر انہوں نے قبول کیا،

امام حسین علیہ السلام بیٹھے اور کچھ دیر کے لئے نیند میں چلے گئے پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اے بہن: میں نے ابھی خواب میں نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بابا علی علیہ السلام، ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا، اور بھائی حسن علیہ السلام کو دیکھا ہے جو کہہ رہے تھے، اے حسین علیہ السلام! تو عنقریب (کل) ہماری طرف آجائے گا۔ زینبؑ نے اپنے چہرے پیٹا اور فریاد کی۔

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: آرام سے ہوجا، آپ کی وجہ سے دشمن ہم پر طنز نہ کرے۔

---

[1] الملهوف: ص150.

**3/8**

# آخِرُ صَلاةٍ صَلّاهَا الإمامُ

## امام علیہ السلام کی آخری نماز

346.تاريخ الطبرى عن حميد بن مسلم: قالَ أبو ثُمامَةَ عَمرو بنُ عَبدِ اللهِ الصّائدِيُّ لِلحُسَينِ عليه السلام [يَومَ عاشوراءَ]: يا أبا عَبدِ اللهِ! نَفسي لَكَ الفِداءُ، إنّي أرى هؤُلاءِ قَدِ اقتَرَبوا مِنكَ، ولا وَاللهِ لا تُقتَلُ حَتّى اُقتَلَ دونَكَ إن شاءَ اللهُ، واُحِبُّ أن ألقى رَبّي وقَد صَلَّيتُ هذِهِ الصَّلاةَ الَّتي دَنا وَقتُها. فَرَفَعَ الحُسَينُ عليه السلام رَأسَهُ

ثُمَّ قالَ: ذَكَرتَ الصَّلاةَ، جَعَلَكَ اللهُ مِنَ المُصَلّينَ الذّاكِرينَ!

نَعَم، هذا أوَّلُ وَقتِها.

ثُمَّ قالَ: سَلوهُم أن يَكُفّوا عَنّا حَتّى نُصَلِّيَ.[1]

۳۴۶) تاریخ طبری میں حمید بن مسلم سے نقل کی ہے: (عاشور کے دن) ابوثمامہ عمرو بن عبد اللہ صائدہ نے امام علیہ السلام سے کہا: اے ابا عبد اللہ! میں آپ پر قربان! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آپ کے نزدیک ہو چکے ہیں خدا کی قسم! آپ کو اس وقت شہید ہونے نہیں دوں گا جب تک میں قتل نہ ہو جاؤں انشاء اللہ!

میں چاہتا ہوں کہ اپنے خدا کے پاس اس حالت میں جاؤں کہ نماز ظہر کو اس وقت میں پڑھ کر جاؤں۔

امام حسین علیہ السلام نے سر اٹھا کر فرمایا؛ تو نے نماز یاد دلائی ہے خدا تجھے نماز پڑھنے والوں اور خدا کا ذکر کرنے والوں میں سے شمار کرے گا۔

ہاں ابھی نماز کا اول وقت ہے،

پھر فرمایا؛ ان سے کہو کہ ہم کو مہلت دیں تا کہ نماز پڑھ لیں۔

[1] تاريخ الطبرى: ج5 ص439، الكامل فى التاريخ: ج2 ص567، مقتل الحسين للخوارزمى: ج2 ص17؛ بحار الأنوار: ج45 ص21.

**3/9**

## ثَوابُ تَعقيبِ صَلاةِ الصُّبحِ

## نماز صبح کی تعقیب کا ثواب

347.ثواب الأعمال عن ابن عمر عن الحسين بن عليّ عليه السلام قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أيُّما امرِءٍ مُسلِمٍ جَلَسَ فى مُصَلّاهُ الَّذى صَلّى فيهِ الفَجرَ، يَذكُرُ اللهَ تَعالى حَتّى تَطلُعَ الشَّمسُ، كانَ لَهُ مِنَ الأَجرِ كَحاجِّ بَيتِ اللهِ تَعالى، وغَفَرَ اللهُ لَهُ. فَإِن جَلَسَ فيهِ حَتّى تَكونَ ساعَةٌ تَحُلُّ فيهَا الصَّلاةُ، فَصَلّى رَكعَتَينِ أو أربَعا، غُفِرَ لَهُ ما سَلَفَ مِن ذَنبِهِ، وكانَ لَهُ مِنَ الأَجرِ كَحاجِّ بَيتِ اللهِ.[1]

۳۴۷) ثواب الاعمال میں ابن عمر نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان مرد نماز صبح کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھ جائے اور سورج طلوع ہونے تک خدا کے ذکر میں مشغول رہے، تو اس کا ثواب حج انجام دینے جتنا ہے اور خدا اسے معاف کردے گا۔ اور اگر اتنا بیٹھے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے اور دو یا چار رکعت نماز پڑھے تو خدا اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف کردے گا اور حج انجام دینے جتنا ثواب ملے گا۔

**3/10**

## صَلاةُ المَريضِ

## مریض شخص کی نماز

348.سنن الدارقطني بإسناده عن الحسين بن عليّ عن عليّ ب يُصَلِّي المَريضُ قائِما إن استَطاعَ، فَإِن لَم يَستَطِع صَلّى قاعِدا، فَإِن لَم يَستَطِع أن يَسجُدَ أومَأَ وجَعَلَ سُجودَهُ أخفَضَ مِن

---

[1] ثواب الأعمال: ص 68 ح 1، وفي تهذيب الأحكام: ج 2 ص 138 ح 535 والأمالي للصدوق: ص 681 ح 930 ومكارم الأخلاق: ج 2 ص 67 ح 2167 عن الإمام الحسن عن أبيه عليهما السلام عنه صلى الله عليه وآله.

رُكوعِهِ، فَإن لَم يَستَطِع أن يُصَلِّيَ قاعِدا صَلّى عَلى جَنبِهِ الأَيمَنِ مُستَقبِلَ القِبلَةِ، فَإن لَم يَستَطِع أن يُصَلِّيَ عَلى جَنبِهِ الأَيمَنِ صَلّى مُستَلقِيا ورِجلاهُ مِمّا يَلِي القِبلَةَ.[1]

۳۴۸) سنن الدارقطنی میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے: مریض شخص اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو نماز کھڑے ہوکر پڑھے اور اگر کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو سجدہ میں جائے اور (اپنے سر کو) سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکائے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو دائیں پہلو پر (لیٹے) اور روقبلہ ہوکر نماز پڑھے اور اگر دائیں پر بھی نہیں ہوسکتا تو بائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے (بائیں طرف) اور سیدھا لیٹ کر اپنے پاؤں روبقبلہ کر کے نماز پڑھے۔

349.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين عن عليّ عليهما قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: إذا لَم يَستَطِعِ الرَّجُلُ أن يُصَلِّيَ قائِما فَليُصَلِّ جالِسا، فَإن لَم يَستَطِع أن يُصَلِّيَ جالِسا فَليُصَلِّ مُستَلقِيا ناصِبا رِجلَيهِ حِيالَ القِبلَةِ يومِئُ إيماءً.[2]

۳۴۹) عیون نے اخبارالرضا میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر شخص کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو سیدھے لیٹ کر پڑھے اور اپنے پاؤں کو روبقبلہ کرے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔

350.مسائل عليّ بن جعفر: سَأَلتُهُ [موسَى بنَ جَعفَرٍ عليه السلام] عَنِ الرَّجُلِ يَكونُ في صَلاتِهِ، أيَضَعُ إحدى يَدَيهِ عَلَى الاُخرى بِكَفِّهِ أو ذِراعِهِ؟ قالَ: لا يَصلُحُ ذلِكَ، فَإن فَعَلَ فَلا يَعودُ لَهُ. قالَ عَلِيٌّ: قالَ موسى عليه السلام: سَأَلتُ أبي جَعفَرا عليه السلام عَن ذلِكَ، فَقالَ: أخبَرَني أبي مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ عَن أبيهِ عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ عَن أبيهِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عَن أبيهِ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليهم السلام قالَ: ذلِكَ عَمَلٌ، ولَيسَ فِي الصَّلاةِ عَمَلٌ.[3]

---

[1] سنن الدارقطني: ج2ص42 ح1، السنن الكبرى: ج2ص436 ح3678 كلاهما عن حسين بن زيد عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام، كنز العمّال: ج7ص548 ح20197 نقلاً عن صحيح البخاري ومسلم وراجع: الجعفريّات: ص47.

[2] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 68 ح 316 عن أبي الصّلت عبد السلام بن صالح عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام و ص36 ح91، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص114 ح71 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج84ص334 ح3 وراجع: دعائم الإسلام: ج1ص198.

[3] مسائل عليّ بن جعفر: ص170 ح288، بحار الأنوار: ج10ص277 ح1.

۳۵۰) مسائل علی بن جعفر: امام کاظمؑ سے میں نے نماز، پڑھنے والوں کے بارے میں پوچھا کہ، کیا شخص (نماز میں) اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ سکتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ صحیح نہیں ہے، اور اگر ایسے کرے تو اس کی طرف واپس نہ لوٹے

(اسی طرح) فرمایا: میں نے اپنے بابا جعفر صادق علیہ السلام سے اس میں پوچھا تو فرمایا: میرے بابا محمد بن علی علیہ السلام نے اپنے بابا علی بن حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے بابا علی بن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ یہ ایسا کام ہے جو نماز میں انجام نہیں دینا چاہیے۔

**3/11**

## صَلاةُ الحاجَةِ

## نماز حاجت

351.مكارم الأخلاق عن الحسين بن عليّ عليه السلام: تُصَلّي أربَعَ رَكَعاتٍ تُحسِنُ قُنوتَهُنَّ وأركانَهُنَّ: تَقرَأُ فِي الاُولى: الحَمدَ مَرَّةً و «حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ» [۱] سَبعَ مَرّاتٍ. وفِي الثّانِيَةِ: الحَمدَ مَرَّةً، وقَولَهُ تَعالى: «مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا» [۲] سَبعَ مَرّاتٍ. وفِي الثّالِثَةِ: الحَمدَ مَرَّةً، وقَولَهُ: «لَّآ إِلَهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ الظَّلِمِينَ» [۳] سَبعَ مَرّاتٍ. وفِي الرّابِعَةِ: الحَمدَ مَرَّةً و «أُفَوِّضُ أَمْرِى إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرُ بِالْعِبَادِ» [۴] سَبعَ مَرّاتٍ. ثُمَّ تَسأَلُ حاجَتَكَ. [۵]

۳۵۱) مکارم الاخلاق: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: (نماز حاجت کے لئے) چار رکعت نماز قنوت اور سارے ارکان کے ساتھ پڑھو،

---

[۱] آل عمران:173.
[۲] الكهف:39.
[۳] الأنبياء:87.
[۴] غافر:44.
[۵] مكارم الأخلاق: ج2ص122ح2330. بحار الأنوار: ج91ص358ح19.

اور پہلی رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ کہو:

"حسبنا الله ونعم الو کیل"

ہمارے لئے خدا کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔

اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ خدا کی یہ بات پڑھو گے

"ما شاء الله لا قوة الا بالله ان ترن انا اقل منك مالا وولداً"

جو کچھ خدا چاہے خدا کے علاوہ اور کوئی طاقت نہیں ہے، اگر دیکھو تو میرا مال اور اولاد تم سے بہت کم ہے۔

اور تیسری رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ خدا کا یہ ارشاد پڑھو گے،

"لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین"

تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، میں ظالموں میں سے تھا،

اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ خدا کا یہ ارشاد پڑھو گے؛

"افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد"

میں اپنا کام خدا کے لئے کرتا ہوں، بیشک خدا اپنے بندوں سے باخبر ہے، پھر تم اپنی حاجت مانگو گے۔

**3/12**

## الصَّلاةُ عَلَى المُنافِقِ

## منافق کی نمازِ جنازہ پڑھنا

352.الكافی عن عامر بن السمط عن أبي عبد الله عليه السلام إنَّ رَجُلاً مِنَ المُنافِقينَ ماتَ، فَخَرَجَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِما يَمشي مَعَهُ فَلَقِيَهُ مَولىً لَهُ، فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: أينَ تَذهَبُ يا فُلانُ؟ قالَ: فَقالَ لَهُ مَولاهُ: أفِرُّ مِن جِنازَةِ هٰذَا المُنافِقِ أن اُصَلِّيَ عَلَيها. فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: اُنظُر أن تَقومَ عَلى يَميني فَما تَسمَعُني أقولُ فَقُل مِثلَهُ. فَلَمّا أن كَبَّرَ عَلَيهِ وَلِيُّهُ قالَ الحُسَينُ عليه السلام: اللهُ أكبَرُ، اللّٰهُمَّ العَن فُلانا عَبدَكَ ألفَ لَعنَةٍ مُؤتَلِفَةٍ غَيرَ مُختَلِفَةٍ، اللّٰهُمَّ أخزِ عَبدَكَ في عِبادِكَ وبِلادِكَ، وَاصلِهِ حَرَّ نارِكَ، وأذِقهُ أشَدَّ عَذابِكَ، فَإِنَّهُ كانَ يَتَوَلّى أعداءَكَ ويُعادي أولِياءَكَ، ويُبغِضُ أهلَ

## بَیتِ نَبِیِّکَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.[1]

(۳۰۲) الکافی میں عامر بن سمط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: ایک منافق شخص مر گیا، امام حسین علیہ السلام باہر آئے اور اس کے (جنازے) کے ساتھ چلنے لگے تو اپنے ایک رشتہ دار کو دیکھا اور اس سے فرمایا؛ کہاں جا رہے ہو؟

اس نے کہا؛ اس منافق کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے سے بھاگ رہا ہوں،

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ دیکھو میری دائیں جانب کھڑے ہو جاؤ اور جو کچھ مجھ سے سنو تم بھی وہ کہتے جاؤ جو۔ جب میت کے ولی نے اس پر تکبیر لگائی۔

امام حسین علیہ السلام نے کہا؛ اللہ اکبر، اے خدا تو اپنے فلاں بندے پر لعنت بھیج وہ بھی ایک ساتھ لعنت نہ بکھری ہوئی،

اے خدا! تو اس بندے کو بندوں کے درمیان اور شہروں میں رسوا کر اور اسے آگ کا عذاب دے اور اسے سخت سزا دے کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت اور تیرے دوستوں سے دشمنی کرتا تھا اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کا دشمن تھا۔

---

[1] الکافی: ج 3 ص 189 ح 2، تہذیب الأحکام: ج 3 ص 197 ح 453 عن عامر بن السمط، کتاب من لا یحضرہ الفقیہ: ج 1 ص 168 ح 490، قرب الإسناد: ص 59 ح 190 کلاھما عن صفوان بن مھران نحوہ، بحار الأنوار: ج 44 ص 202 ح 20.

# الفصل الرّابعُ: الصّوم

# چوتھی فصل: روزہ

**4/1**

## حِكمَةُ الصَّومِ

## روزے کا راز

353.المناقب: سُئِلَ الحُسَينُ علیہ السلام: لِمَ افتَرَضَ اللهُ عز و جلعَلَى عَبيدِهِ الصَّومَ؟ قالَ: لِيَجِدَ الغَنِيُّ مَسَّ الجوعِ، فَيَعودَ بِالفَضلِ عَلَى المَساكينِ.[1]

۳۰۳) مناقب ابن شہر آشوب: امام حسین علیہ السلام سے پوچھا گیا خدا نے کیوں اپنے بندوں پر روزہ کو واجب کیا ہے۔؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ تاکہ غنی شخص بھوک کے مزے کو چکھے اور اضافی مال مسکینوں کو دے۔

**4/2**

## تُحفَةُ الصّائِمِ

## روزہ دار کا تحفہ

354.الخصال: كانَ أبو عَبدِ اللهِ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ علیہ السلام إذا صامَ يَتَطَيَّبُ بِالطّيبِ، ويَقولُ:

[1] المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص68، بحار الأنوار: ج96 ص375 ح62.

الطّيبُ تُحفَةُ الصّائِمِ.[۱]

(۳۵۴) خصال: امام حسین علیہ السلام جب روزہ رکھتے تھے تو خود کو عطر سے خوشبو لگاتے تھے اور فرماتے تھے، خوشبو روزہ دار کا تحفہ ہے (دوسروں کے لئے)

355. نزهة الناظر: دَعاهُ [الحُسَينَ علیہ السلام] بَعضُ أصحابِهِ في جَماعَةٍ مِنهُم، فَأَكَلوا ولَم يَأكُلِ الحُسَينُ علیہ السلام. فَقيلَ لَهُ: ألا تَأكُلُ؟ قالَ: إنّي لَصائِمٌ، ولٰكِن تُحفَةَ الصّائِمِ! قيلَ: وما هِيَ؟ قالَ: الدُّهنُ وَالمِجمَرُ.[۲][۳]

(۳۵۵) نزھۃ الناظر: امام حسین علیہ السلام کے ایک ساتھی نے امام علیہ السلام کو ساتھیوں کے ساتھ دعوت دی، ساتھیوں نے تو کھانا کھایا لیکن امام علیہ السلام نے نہیں کھایا، امام علیہ السلام سے کہا گیا، کیوں نہیں کھا رہے ہیں؟

فرمایا؛ میں روزہ سے ہوں، لیکن روزہ رکھنے والے کے تحفہ (ہدیہ) کو قبول کرتا ہوں،

کہا گیا، روزہ دار کا تحفہ کیا ہے؟

فرمایا؛ (بالوں اور کھال کے لئے) تیل اور (کھانے اور خوشبو کے لئے)۔ مجمر (ایک چیز کا نام ہے جو آگ میں ڈالی جاتی ہے تا کہ دھنواں ہو سکے)۔

**4/3**

## فَضلُ السَّحورِ

## سحری کھانے کی فضیلت

356. الأمالي بإسناده عن الحسين بن عليّ عن عليّ بن أبي قالَ رَسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: إنَّ اللهَ

---

[۱] الخصال: ص 62 ح 86، بحار الأنوار: ج 96 ص 289 ح 2 وراجع: الكافي: ج 4 ص 113 ح 3 وتهذيب الأحكام: ج 4 ص 266 ح 799.

[۲] المِجمَرُ: هو الذي يوضع فيه النار للبخور (النهاية: ج 1 ص 293 «جمر»).

[۳] نزهة الناظر: ص 85 ح 22، كشف الغمّة: ج 2 ص 243 وفيه «عبدالله بن الزبير وأصحابه» بدل «بعض أصحابه في جماعة منهم»، بحار الأنوار: ج 44 ص 195 ح 9.

ومَلائِكَتَهُ يُصَلّونَ عَلَى المُستَغفِرينَ وَالمُتَسَحِّرينَ بِالأَسحارِ، فَتَسَحَّروا ولَو بِجُرَعِ الماءِ.[١]

۳۵۶) امالی طوسی میں امام حسین اور امام علی علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا اور اس کے فرشتے سحر کے وقت استغفار کرنے والوں اور (روزہ دار) میں سے سحری کھانے والوں پر صلوٰت بھیجتے ہیں اگر چہ وہ پانی کے ایک گھونٹ سے سحری کرے۔

**4/4**

# الإِفطارُ بِالتَّمرِ

## کھجور سے افطار

357. مكارم الأخلاق عن الحسين بن عليّ عن أبيه عليهما السلام: إنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ يَبتَدِئُ طَعامَهُ إذا كانَ صائِمًا بِالتَّمرِ.[٢]

۳۵۷) مکارم الاخلاق میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ رکھتے تھے تو افطار کھجور سے کرتے تھے۔

**4/5**

# فَضلُ صَومِ رَجَبٍ وشَعبانَ

## رجب اور شعبان کے روزے کی فضیلت

358. تاريخ واسط عن الإمام الحسين عليه السلام: صَومُ رَجَبٍ وشَعبانَ تَوبَةٌ مِنَ اللهِ عزّ وجلّ.[٣]

---

[١] الأمالي للطوسي: ص 497 ح 1090 عن عمرو بن جميع عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عليهم السلام، مسند زيد: ص 204، بحار الأنوار: ج 96 ص 313 ح 11 وراجع: كتاب من لا يحضره الفقيه: ج 2 ص 136 ح 1961 والإقبال: ج 1 ص 185.

[٢] مكارم الأخلاق: ج 1 ص 367 ح 1210، بحار الأنوار: ج 66 ص 141 ح 58.

[٣] تاريخ واسط: ص 196.

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: رجب اور شعبان کے روزے اللہ تعالیٰ کی طارگاہ میں توبہ ہیں۔

359.فضائل الأشهر الثلاثة بإسناده عن الحسين بن عليّ عليه السلام سَمِعتُ أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام يَقولُ: مَن صامَ شَعبانَ مَحَبَّةَ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وتَقَرُّبا إلَى اللهِ عز و جل، أحَبَّهُ اللهُ عز و جل، وقَرَّبَهُ مِن كَرامَتِهِ يَومَ القِيامَةِ، وأوجَبَ لَهُ الجَنَّةَ.[1]

امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تقرب خدا میں ماہ شعبان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور روزِ قیامت اسے اپنی کرامت کے قریب تر کردے گا اور اس پر جنت لازمی قرار دے گا۔

**4/6**

## فَضلُ صَومِ الجُمُعَةِ

## روزِ جمعہ کا روزہ

360.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن عليّ عن أبي قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن صامَ يَومَ الجُمُعَةِ صَبرا وَاحتِسابا، اُعطِيَ ثَوابَ صِيامِ عَشَرَةِ أيّامٍ غُرٍّ زُهرٍ لا تُشاكِلُ أيّامَ الدُّنيا.[2]

(۳۶۰) عیون اخبار الرضا میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی آدمی جمعہ کے دن کا روزہ رکھے صبر کی خاطر اور خدا کے لئے روزہ رکھے تو (خدا) اس کو دس ایسے دنوں کے روزے کا ثواب دے گا جو نورانی اور دنیا کے دنوں کی طرح نہیں ہوں گے۔

---

[1] فضائل الأشهر الثلاثة: ص 61 ح 43 عن أبان عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 97 ص 82 ح 53.

[2] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 36 ح 92، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص 114 ح 72 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 96 ص 266 ح 12.

# الفصل الخامِسُ: الحجّ والعمرة والطّواف

# پانچویں فصل: حج، عمرہ اور طواف

5/1

## التَّحذيرُ مِن تَركِ الحَجِّ

## حج کو ترک کرنے کی مذمت

361. الذرّيّة الطاهرة بإسناده عن الحسين عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ما مِن عَبدٍ ولا أمَةٍ يَدَعُ الحَجَّ وهُوَ يَجِدُ السَّبيلَ إلَيهِ، لِحاجَةٍ مِن حَوائِجِ الدُّنيا، إلاّ نَظَرَ إلَى المُحَلِّقينَ قَبلَ أن يَقضِيَ اللهُ تِلكَ الحاجَةَ. يَعني: حَجَّةَ الإِسلامِ.[1]

۳۶۱) الذریۃ الطاہرۃ میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ کوئی ایسا مرد یا ایسی عورت نہیں ہے جو حج کو دنیا کی حاجت کے لئے انجام دے، درحالانکہ اس کی طرف اس کے لئے راستہ ہو، مگر یہ کہ اس سے پہلے کہ وہ اس کی حاجت خدا پوری کرے وہ ان حاجیوں کی طرف دیکھے گا جو سر منڈوا کر (حج سے واپس) آئے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ واجب حج ہے۔

5/2

## جِهادٌ لا شَوكَةَ فيهِ

## بغیر قتل والا جہاد

362. المعجم الأوسط عن عباية بن رفاعة عن الحسين بن عليّ: جاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله،

---

[1] الذريّة الطاهرة: ص110 ح150 عن أبي حمزة الثمالي عن الإمام الصادق عن أبيه عليهما السلام. الدرّ المنثور: ج1 ص509 نقلاً عن الأصبهاني عن الإمام الباقر عن أبيه عنه عليهم السلام نحوه.

فَقالَ: إنّي جَبانٌ، وإنّي ضَعيفٌ. فَقالَ [صلى الله عليه وآله]: هَلُمَّ إلى جِهادٍ لا شَوكَةَ [1] فيهِ: الحَجُّ. [2]

۳۶۲) المعجم الاوسط میں عبایہ بن رفاعہ نے امام حسین علیہ السلام نے نقل کیا کہ فرمایا: ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا، میں ڈرپوک اور کمزور رہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو ایسے جہاد کے لئے جاؤ جس میں قتل نہیں ہے (اور وہ ہے) حج۔

**5/3**

# ما يَحرُمُ عَلَى المُحرِمِ

## وہ چیز جو احرام والے شخص پر حرام ہے

363. دعائم الإسلام عن الإمام الحسين عليه السلام: أنَّ المُحرِمَ مَمنوعٌ مِنَ الصَّيدِ وَالجِماعِ وَالطّيبِ ولُبسِ الثِّيابِ المَخيطَةِ وأخذِ الشَّعرِ وتَقليمِ الأَظفارِ، وأنَّهُ إن جامَعَ مُتَعَمِّدًا بَعدَ أن أحرَمَ وقَبلَ أن يَقِفَ بِعَرَفَةَ فَقَد أفسَدَ حَجَّهُ وعَلَيهِ الهَديُ [3] وَالحَجُّ مِن قابِلٍ. وإن كانَتِ المَرأَةُ مُحرِمَةً فَطاوَعَتهُ فَعَلَيها مِثلُ ذلِكَ، وإنِ استَكرَهَها أو أتاها نائِمَةً أو لَم تَكُن مُحرِمَةً فَلا شَيءَ عَلَيها. [4]

۳۶۳) دعائم السلام میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: محرم (احرام والا شخص) پر شکار کرنا، جماع کرنا، خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہننا اور بال و ناخن کا ٹنا منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص احرام کے بعد اور عرفہ میں وقوف کرنے سے پہلے جان بوجھ کر جماع کرے، تو اس کا حج باطل ہے، (کفارہ میں) اس کو قربانی ذبح کرنا چاہئے اور آئندہ سال میں دوبارہ ذبح کرنا چاہیے، اگر عورت بھی ہو احرام میں اور اپنے شوہر کی مدد کرے تو اس کے لئے بھی یہ حکم ہے،، لیکن اگر مرد، عورت کو جماع پر مجبور کرے یا نیند کی حالت میں اس سے جماع کرے یا عورت احرام کی حالت میں نہیں تھی تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

---

[1] شَوكَةٌ شديدة: قتال شديد، وشوكة القتال: شدّته وحدّته (النهاية: ج2 ص510 «شوك»).

[2] المعجم الأوسط: ج4 ص309 ح4287، المعجم الكبير: ج3 ص135 ح2910، كنز العمّال: ج5 ص5 ح11795.

[3] الهَدْيُ: وهو ما يُهدى إلى البيت الحرام من النَّعَمِ لتُنحر (النهاية: ج5 ص254 «هدا»).

[4] دعائم الإسلام: ج1 ص303، بحار الأنوار: ج99 ص174 ح22.

**5/4**

# الاِعتِمارُ فی أشهُرِ الحَجِّ

## حج کے مہینوں میں عمرہ

364.الکافی عن إبراهیم بن عمر الیمانی عن أبی عبد الله أنَّهُ سُئِلَ عَن رَجُلٍ خَرَجَ فی أشهُرِ الحَجِّ مُعتَمِرا ثُمَّ رَجَعَ إلی بِلادِهِ. قالَ: لا بَأسَ، وإن حَجَّ فی عامِهِ ذلِكَ وأفرَدَ الحَجَّ فَلَیسَ عَلَیهِ دَمٌ، فَإِنَّ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ علیه السلام خَرَجَ قَبلَ التَّروِیَةِ [1] بِیَومٍ إلَی العِراقِ وقَد كانَ دَخَلَ مُعتَمِرا.[2]

۳٦۴) الکافی میں ابراہیم بن عمر یمانی سے نقل ہے کہ: امام صادق علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا: ایک شخص حج کے مہینوں (شوال، ذی قعد، ذی الحج) میں عمرہ کے لئے آیا پھر اپنے شہر لوٹ گیا، امام نے فرمایا؛ کوئی حرج نہیں، اگر اسی سال میں حج انجام دے تو اس کا حج افراد (بغیر عمرہ والا حج) ہوجائے گا اور قربانی کرنا ضروری نہیں، کیوں کہ امام حسین علیہ السلام ترویہ سے ایک دن پہلے مکہ سے عراق کی جانب نکلے، درحالانکہ مکہ میں عمرہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔

365.الکافی عن معاویة بن عمّار: قُلتُ لِأَبی عَبدِ اللهِ علیه السلام: مِن أینَ افتَرَقَ المُتَمَتِّعُ وَالمُعتَمِرُ؟ فَقالَ: إنَّ المُتَمَتِّعَ مُرتَبِطٌ بِالحَجِّ، وَالمُعتَمِرَ إذا فَرَغَ مِنها ذَهَبَ حَیثُ شاءَ، وقَدِ اعتَمَرَ الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ علیه السلام فی ذِی الحِجَّةِ ثُمَّ راحَ یَومَ التَّروِیَةِ إلَی العِراقِ وَالنّاسُ یَروحونَ إلی مِنًی، ولا بَأسَ بِالعُمرَةِ فی ذِی الحِجَّةِ لِمَن لا یُرِیدُ الحَجَّ.[3]

۳٦۵) الکافی میں معاویہ بن عمار سے ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا؛ میں کیسے (عمرہ) تمتع اور مفردہ کے درمیان فرق کروں؟ فرمایا؛ تمتع کا عمرہ حج سے مربوط ہے (عمرہ انجام دینے والے کو حج انجام دینے تک مکہ میں رہنا چاہئے) لیکن، عمرہ مفردہ جیسے ہی ختم ہو عمرہ والا شخص ہر جگہ جاسکتا ہے اور حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام نے ذی الحج میں عمرہ انجام

---

[1] یوم التَّروِیَةِ: هو الیوم الثامن من ذی الحِجّة، سُمّی به لأنّهم كانوا یرتوون فیه من الماء لما بعده (النهایة: ج2 ص280 «روی»).

[2] الکافی: ج4 ص535 ح3، تهذیب الأحكام: ج5 ص436 ح162 (1516)، بحار الأنوار: ج57 ص85 ح14.

[3] الکافی: ج4 ص535 ح4.

دیا پھر ترویہ کے دن عراق کی طرف گئے، درحالانکہ لوگ منیٰ کی طرف جا رہے تھے اور عمرہ (مفرد) ذی الحج میں ایسے شخص کے لئے جو حج کا ارادہ رکھتا ہے،کوئی حرج نہیں ہے۔

**5/5**

# طَوافُ البَيتِ فِي المَطَرِ

## بارش میں طواف

366.تاريخ دمشق عن صمصامة بن الطرمّاح: سَمِعتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام يَقولُ: كُنّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الطَّوافِ فَأَصابَتنَا السَّماءُ، فَالتَفَتَ إلَينا فَقالَ: اِيتَنِفُوا [1] العَمَلَ فَقَد غُفِرَ لَكُم ما مَضى. [2]

(۳٦٦) تاریخ دمشق میں صمصامہ بن طرماح سے نقل ہے: میں نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام فرما رہے تھے، ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طواف کر رہے تھے کہ بارش ہوگئی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا رخ کیا اور فرمایا: عمل شروع سے انجام دو، بس تمہارے گذشتہ لوگ بخشے جائیں گے۔

---

[1] في المصدر: «انتقوا». وما في المتن أثبتناه من كنز العمّال وهو الأنسب. يقال: الأمر أُنُفٌ: أي مُستأنف، واستأنفت الشيء: إذا ابتدأته (النهاية: ج1 ص75 «أنف»).

[2] تاريخ دمشق: ج24 ص434 ح5309، كنز العمّال: ج5 ص171 ح12498.

# الفصل السّادِس: الجهاد

# چھٹی فصل: جہاد

**6/1**

## أصنافُ الجِهادِ

## جہاد کی قسمیں

367. تحف العقول: سُئِلَ [الحُسَينُ عليه السلام] عَنِ الجِهادِ: سُنَّةٌ أو فَريضَةٌ؟ فَقالَ عليه السلام: الجِهادُ عَلى أربَعَةِ أوجُهٍ: فَجِهادانِ فَرضٌ، وجِهادٌ سُنَّةٌ لا يُقامُ إلّا مَعَ فَرضٍ، وجِهادٌ سُنَّةٌ. فَأَمّا أحَدُ الفَرضَينِ؛ فَجِهادُ الرَّجُلِ نَفسَهُ عَن مَعاصِي اللهِ، وهُوَ مِن أعظَمِ الجِهادِ. ومُجاهَدَةُ الَّذينَ يَلونَكُم مِنَ الكُفّارِ فَرضٌ. وأمَّا الجِهادُ الَّذي هُوَ سُنَّةٌ لا يُقامُ إلّا مَعَ فَرضٍ؛ فَإِنَّ مُجاهَدَةَ العَدُوِّ فَرضٌ عَلى جَميعِ الاُمَّةِ؛ لَو تَرَكُوا الجِهادَ لَأَتاهُمُ العَذابُ، وهذا هُوَ مِن عَذابِ الاُمَّةِ. وهُوَ سُنَّةٌ عَلَى الإِمامِ وَحدَهُ أن يَأتِيَ العَدُوَّ مَعَ الاُمَّةِ فَيُجاهِدَهُم. وأمَّا الجِهادُ الَّذي هُوَ سُنَّةٌ؛ فَكُلُّ سُنَّةٍ أقامَهَا الرَّجُلُ وجاهَدَ في إقامَتِها وبُلوغِها وإحيائِها فَالعَمَلُ وَالسَّعيُ فيها مِن أفضَلِ الأَعمالِ؛ لِأَنَّها إحياءُ سُنَّةٍ، وقَد قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: «مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أجرُها وأجرُ مَن عَمِلَ بِها إلى يَومِ القِيامَةِ مِن غَيرِ أن يَنقُصَ مِن اُجورِهِم شَيئاً».[1]

۳٦۷) تحف العقول: (امام حسین علیہ السلام سے) جہاد کے بارے میں پوچھا گیا کہ: جہاد سنت ہے یا فرض؟ آپ نے فرمایا؛ جہاد کی چار قسمیں ہیں: اس کی دو قسم فرض ہیں، اور (تیسری) سنت جہاد ہے جو سوائے فرض کے ساتھ انجام نہیں پائے گی اور (چوتھی قسم) جو وہ جہاد ہے جو (بالکل) سنت ہے فرض جہاد کی پہلی قسم، اپنے نفس سے انسان کا جہاد کرنا گناہوں سے دور ہونے کے لئے اور یہ سب سے بزرگ جہاد ہے، (دوسری قسم) ان کافروں کے ساتھ جنگ

[1] تحف العقول: ص243 وراجع: الكافي: ج5 ص9 ح1 وتهذيب الأحكام: ج6 ص124 ح217 والخصال: ص240 ح89.

ہے جو تمہارے نزدیک ہیں، لیکن جو جہاد سنت ہے اور سوائے فرض جہاد کے ساتھ انجام نہیں پائے گی وہ باغی دشمن کے ساتھ جہاد ہے جو ساری امت پر واجب ہے اور اگر اس قسم کے لوگ انجام نہ دیں گے تو عذاب میں گرفتار ہوجائیں گے۔ اور یہ امت کے عذاب میں سے ہے، لیکن فقط امام پر سنت ہے کہ امت کے ساتھ دشمن کی طرف جائے، جنگ کرنے کے لئے، لیکن وہ جہاد جو (بالکل) سنت ہے وہ یہ ہے انسان اس کو انجام دے اور اکیلا کمال اور زندہ رہنے کے لئے جہاد کی کوشش کرے اور اس میں کوشش اعمال میں سے ہے کیوں کہ یہ سنت کو زندہ کرنا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی آدمی کسی سنت کا بنیاد رکھے تو اس کا اجر اور ان کا اجر جو قیامت تک اس پر عمل کریں گے، اسی شخص کے لئے ہے، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کا ثواب کم ہو۔

**6/2**

# الدَّعوَةُ إلَى الجِهادِ

# جہاد کی طرف دعوت

368. وقعة صفّين. بَعدَ ذِكرِ كَلامِ أميرِ المُؤمِنينَ وَالحَسَنِ: ثُمَّ قامَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام خَطيبا، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ بِما هُوَ أهلُهُ، ثُمَّ قالَ: يا أهلَ الكوفَةِ، أنتُمُ الأَحِبَّةُ الكُرَماءُ، وَالشِّعارُ دونَ الدِّثارِ[1]، جِدّوا في إحياءِ ما دَثَرَ بَينَكُم، وإسهالِ ما تَوَعَّرَ عَلَيكُم، وأُلفَةِ ما ذاعَ مِنكُم. ألا إنَّ الحَربَ شَرُّها ذَريعٌ، وطَعمُها فَظيعٌ، وهِيَ جُرَعٌ مُتَحَسّاةٌ[2]، فَمَن أخَذَ لَها اُهبَتَها، وَاستَعَدَّ لَها عُدَّتَها، ولَم يَألَم كُلومَها[3] عِندَ حُلولِها؛ فَذاكَ صاحِبُها، ومَن عاجَلَها قَبلَ أوانِ فُرصَتِها وَاستِبصارِ سَعيِهِ فيها؛ فَذاكَ قَمَنٌ[4] ألّا يَنفَعَ قَومَهُ، وأن يُهلِكَ نَفسَهُ. نَسأَلُ اللهَ بِعَونِهِ أن يَدعَمَكُم بِأُلفَتِهِ. ثُمَّ

---

[1] الشِّعارُ: ما ولي الجَسَدَ من الثياب، والدِّثار: كلّ ما كان من الثياب فوق الشِّعار (الصحاح: ج2 ص699 «شعر» و ص655 «دثر»).

[2] الحُسوَةُ: الجُرعَة من الشراب ملء الفم ممّا يُحسى (يشرب) مرّة واحدة (مجمع البحرين: ج1 ص408 «حسا»).

[3] الكَلْمُ: الجِراحَةُ، والجمع كلوم (الصحاح: ج5 ص2023 «كلم»).

[4] قَمَنٌ وقَمِنٌ وقَمِينٌ: أي خليق وجدير (النهاية: ج4 ص111 «قمن»).

نَزَلَ. فَأَجابَ عَلِيّاً إِلَى السَّيرِ وَالجِهادِ جُلُّ النّاسِ.[۱]

۳٦٨) وقعۃ صفین، میں علی علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام کی گفتگو کے بعد آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف وثنا کے جیسے حق تھا اسی طرح تعریف وثناء کی اس کے بعد فرمایا: اے کوفہ والو! آپ لوگ (ہمارے) دوست اور چاہنے والے ہو اور ہماری عزت ہو نہ کہ ذلت، اس کو زندہ کرنے کے لئے کوشش کرو جو تمہارے درمیان پرانہ ہو چکا ہے، اور جو تمہارے لئے مشکل ہے اس کو آسان بناؤ اور جو بکھر گیا ہے اس کو جمع کرو، ہاں جنگ مشکل کام ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے اور ایسا گھونٹ ہے جو مشکل سے اندر جاتا ہے جو بھی خود کو جنگ کے لئے تیار کرے اور اس کے لئے سامان تیار کرے اور اس کو زخم درد نہ دیں تو وہ جنگ کا مرد ہے اور جو بھی شخص جنگ کے لئے آگے بڑھے اس سے پہلے کہ اس کا وقت (موت) آجائے اور اس کے بغیر کہ جانتا ہو کہ اس کے لئے کون سا کام انجام دینا چاہئے، تو ایسا شخص قوم کو فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور خود کو نقصان دے بیٹھے گا۔ خدا کی مدد سے اس سے چاہتے ہیں کہ اپنی محبت (ڈال کر) تم کو مضبوط اور سیدھا بنائے، پھر نازل ہوئے اور اکثر لوگوں نے علی علیہ السلام کی دعوت کو جہاد پر چلنے کے لئے قبول کیا۔

**6/3**

## مَن ثَبَتَ مَعَ النَّبِيِّ يَومَ حُنَينٍ

## جنگ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے

369. تاريخ دمشق عن محمّد بن عثمان بن أبي حرملة مولى بن كان مِمَّن ثَبَتَ مَعَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَومَ حُنَينٍ: العَبّاسُ، وعَلِيٌّ عليه السلام، وأبو سُفيانَ بنُ الحارِثِ، وعَقيلُ بنُ أبي طالِبٍ، وعَبدُ اللهِ بنُ الزُّبَيرِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ، وَالزُّبَيرُ بنُ العَوّامِ، وأُسامَةُ بنُ زَيدٍ.[۲]

۳٦٩) تاریخ دمشق میں محمد بن عثمان بن ابی حرملہ سے نقل ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں ثابت قدم رہنے والوں میں سے عباس (بن عبد المطلب) علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب، عبد اللہ بن

---

[۱] وقعة صفّين: ص114، بحار الأنوار: ج32 ص404؛ شرح نهج البلاغة: ج3 ص184.
[۲] تاريخ دمشق: ج41 ص15، كنز العمّال: ج10 ص542 ح30214 و30215 وراجع: الإصابة: ج4 ص77 الرقم 4699.

زبیر عبد المطلب، زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید تھے۔

**6/4**

# كَراهَةُ الاِبتِداءِ بِالقِتالِ

## جنگ کی شروعات سے نفرت کرنا

370.تاريخ الطبريّ عن الضحّاك المشرقيّ عن الحسين عليه. في جوابِ مُسلِمِ بنِ عَوسَجَةَ لَمّا قالَ لَهُ: لا تَرمِهِ، فَإِنّي أكرَهُ أن أبدَأَهُم.[1]

۳۷۰) تاریخ طبری میں ضحاک مشرقی سے نقل ہے: مسلم بن عوسجہ نے اس (امام حسین علیہ السلام) سے کہا؛ کیا شمر کو جو میرے تیر کے نشان پر کھڑا ہے اور تیر بھی سیدھا جا کر اسی کو لگے گا، تیر نہ ماروں کیونکہ یہ شخص فاسق ہے اور تکبر والا ہے؟

امامؑ نے فرمایا؛ اسے تیر نہ مارو کیونکہ مجھے پسند نہیں ہے کہ ان سے جنگ کرنے کی شروعات کرنے والا میں بنوں۔

371.تاريخ الطبري عن عقبة بن سمعان. بَعدَ أن ذَكَرَ تَضييقَ الحُرِّ وأصحابِهِ عَلَى: فَقالَ لَهُ زُهَيرُ بنُ القَينِ: يَابنَ رَسولِ اللهِ، إنَّ قِتالَ هؤُلاءِ أهوَنُ مِن قِتالِ مَن يَأتينا مِن بَعدِهِم، فَلَعَمري لَيَأتينا مِن بَعدُ مَن تَرى ما لا قِبَلَ لَنا بِهِ. فَقالَ لَهُ الحُسَينُ: ما كُنتُ لِأَبدَأَهُم بِالقِتالِ.[2]

۳۷۱) تاریخ طبری میں عقبہ بن سمعان سے نقل ہے: اس بیان کے بعد کہ حر اور اسکے ساتھیوں نے راستہ تنگ کیا، تو زھیر بن قین نے اس سے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، ان کے ساتھ جنگ کرنا ان کے بعد آنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے سے آسان ہے، مجھے اپنی جان کی قسم اس کے بعد آپ دیکھیں گے وہ لوگ آئیں گے جن سے ہم مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

---

[1] تاريخ الطبري: ج 5 ص 424، أنساب الأشراف: ج 3 ص 396؛ الإرشاد: ج 2 ص 96، إعلام الورى: ج1 ص 458، بحار الأنوار: ج45 ص5.

[2] تاريخ الطبري: ج5 ص409؛ الإرشاد: ج2 ص84.

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ میں ان کے ساتھ جنگ کو شروعات نہیں کروں گا۔

**6/5**

## الخُدعَةُ فِي الحَربِ

## جنگ میں فریب دینا

372.مسند البزّار عن المسيّب بن نجبة عن الحسين بن عليّ الحَربُ خُدعَةٌ.[1]

۳۷۲) مسند البزار میں مسیب بن نجبہ نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: جنگ یعنی دھوکا (فریب)۔

**6/6**

## قِتالُ النّاكِثينَ

## بیعت توڑنے والوں (ناکثین) کے ساتھ جنگ

373.الأمالي بإسناده عن الإمام الحسين عليه السلام: لَمّا تَوَجَّهَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام مِنَ المَدينَةِ إلَى النّاكِثينَ بِالبَصرَةِ نَزَلَ الرَّبَذَةَ، فَلَمّا ارتَحَلَ مِنها لَقِيَهُ عَبدُ اللهِ بنُ خَليفَةَ الطّائِيُّ، وقَد نَزَلَ بِمَنزِلٍ يُقالُ لَهُ: قُدَيدٌ، فَقَرَّبَهُ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام، فَقالَ لَهُ عَبدُ اللهِ: الحَمدُ للهِ الَّذي رَدَّ الحَقَّ إلى أهلِهِ ووَضَعَهُ في مَوضِعِهِ، كَرِهَ ذلِكَ قَومٌ أو سُرّوا بِهِ، فَقَد وَاللهِ كَرِهوا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله ونابَذوهُ وقاتَلوهُ، فَرَدَّ اللهُ كَيدَهُم في نُحورِهِم، وجَعَلَ دائِرَةَ السَّوءِ عَلَيهِم، ووَاللهِ لَنُجاهِدَنَّ مَعَكَ في كُلِّ مَوطِنٍ حِفظاً لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله. فَرَحَّبَ بِهِ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام وأجلَسَهُ إلى جَنبِهِ، وكانَ لَهُ حَبيباً ووَلِيّاً، وأخَذَ يُسائِلُهُ عَنِ النّاسِ، إلى أن سَأَلَهُ عَن أبي موسَى الأَشعَرِيِّ، فَقالَ: وَاللهِ ما أنَا أثِقُ بِهِ، ولا آمَنُ عَلَيكَ خِلافَهُ إن

[1] البزّار: ج4 ص187 ح1344 عن المسيّب بن نجبة، مجمع الزوائد: ج5 ص577 ح9630.

وَجَدَ مُساعِدا عَلى ذلِكَ! فَقالَ لَهُ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: وَاللهِ ما كانَ عِندى مُؤتَمَنا ولا ناصِحا، ولَقَد كانَ الَّذينَ تَقَدَّموني استَولَوا عَلى مَوَدَّتِهِ ووَلَّوهُ وسَلَّطوهُ بِالإِمرَةِ عَلَى النّاسِ، ولَقَد أرَدتُ عَزلَهُ فَسَأَلَنِي الأَشتَرُ فيهِ أن اُقِرَّهُ فَأَقرَرتُهُ عَلى كُرهٍ مِنّي لَهُ، وتَحَمَّلتُ[1] عَلى صَرفِهِ مِن بَعدُ. قالَ: فَهُوَ مَعَ عَبدِ اللهِ في هذا ونَحوِهِ، إذ أقبَلَ سَوادٌ كَثيرٌ مِن قِبَلِ جِبالِ طَيٍّ، فَقالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: اُنظُروا ما هذَا السَّوادُ؟ فَذَهَبَتِ الخَيلُ تَركُضُ، فَلَم تَلبَث أن رَجَعَت، فَقيلَ: هذِهِ طَيِّءٌ قَد جاءَتكَ تَسوقُ الغَنَمَ وَالإِبِلَ وَالخَيلَ، فَمِنهُم مَن جاءَكَ بِهَداياهُ وكَرامَتِهِ، ومِنهُم مَن يُريدُ النُّفورَ مَعَكَ إلى عَدُوِّكَ. فَقالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: جَزَى اللهُ طَيِّا خَيرا «وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَهِدِينَ عَلَى الْقَعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا»[2]. فَلَمَّا انتَهَوا إلَيهِ سَلَّموا عَلَيهِ. قالَ عَبدُ اللهِ بنُ خَليفَةَ: فَسَرَّني وَاللهِ ما رَأَيتُ مِن جَماعَتِهِم وحُسنِ هَيئَتِهِم، وتَكَلَّموا فَأَقَرّوا، وَاللهِ ما رَأَيتُ بِعَيني خَطيبا أبلَغَ مِن خَطيبِهِم. وقامَ عَدِيُّ بنُ حاتِمٍ الطّائِيُّ فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ فَإِنّي كُنتُ أسلَمتُ عَلى عَهدِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، وأدَّيتُ الزَّكاةَ عَلى عَهدِهِ، وقاتَلتُ أهلَ الرِّدَّةِ مِن بَعدِهِ، أرَدتُ بِذلِكَ ما عِندَ اللهِ، وعَلَى اللهِ ثَوابُ مَن أحسَنَ وَاتَّقى، وقَد بَلَغَنا أنَّ رِجالاً مِن أهلِ مَكَّةَ نَكَثوا بَيعَتَكَ، وخالَفوا عَلَيكَ ظالِمينَ، فَأَتَيناكَ لِنَنصُرَكَ بِالحَقِّ، فَنَحنُ بَينَ يَدَيكَ، فَمُرنا بِما أحبَبتَ، ثُمَّ أنشَأَ يَقولُ:

وَنَحنُ نَصَرنَا اللهَ مِن قَبلِ ذاكُم وأنتَ بِحَقٍّ جِئتَنا فَسَتُنصَرُ
سَنَكفيكَ دونَ النّاسِ طُرّا بِأَسرِنا وأنتَ بِهِ مِن سائِرِ النّاسِ أجدَرُ

فَقالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: جَزاكُمُ اللهُ مِن حَيٍّ عَنِ الإِسلامِ وأهلِهِ خَيرا، فَقَد أسلَمتُم طائِعينَ، وقاتَلتُمُ المُرتَدّينَ، ونَوَيتُم نَصرَ المُسلِمينَ. وقامَ سَعيدُ بنُ عُبَيدٍ البُحتُرِيُّ مِن بَني بُحتُرٍ، فَقالَ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، إنَّ مِنَ النّاسِ مَن يَقدِرُ أن يُعَبِّرَ بِلِسانِهِ عَمّا في قَلبِهِ، ومِنهُم مَن لا يَقدِرُ أن يُبَيِّنَ ما يَجِدُهُ في نَفسِهِ بِلِسانِهِ، فَإِن تَكَلَّفَ ذلِكَ شَقَّ عَلَيهِ، وإن سَكَتَ عَمّا في قَلبِهِ بَرِحَ[3]

---

[1] في بحار الأنوار والأمالي للطوسي: «وعملت» بدل «وتحمّلت».
[2] النساء: 95.
[3] بَرِحَ به: شقّ عليه، والتبريح: المشقّة والشِّدَّة (النهاية: ج1 ص113 «برح»).

بِهِ الهَمُّ وَالبَرَمُ [1]، وإنّي وَاللهِ ما كُلُّ ما في نَفسي أقدِرُ أن اُؤَدِّيَهُ إلَيكَ بِلِساني، ولكِن وَاللهِ لَأُجهَدَنَّ عَلى أن اُبَيِّنَ لَكَ وَاللهُ وَلِيُّ التَّوفيقِ. أمّا أنَا فَإِنّي ناصِحٌ لَكَ فِي السِّرِّ وَالعَلانِيَةِ، ومُقاتِلٌ مَعَكَ الأَعداءَ في كُلِّ مَوطِنٍ، وأرى لَكَ مِنَ الحَقِّ ما لَم أكُن أراهُ لِمَن كانَ قَبلَكَ، ولا لِأَحَدٍ اليَومَ مِن أهلِ زَمانِكَ، لِفَضيلَتِكَ فِي الإِسلامِ وقَرابَتِكَ مِنَ الرَّسولِ، ولَن اُفارِقَكَ أبَداً حَتّى تَظفَرَ أو أموتَ بَينَ يَدَيكَ.
فَقالَ لَهُ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: يَرحَمُكَ اللهُ، فَقَد أدّى لِسانُكَ ما يُجِنُّ ضَميرُكَ لَنا، ونَسأَلُ اللهَ أن يَرزُقَكَ العافِيَةَ ويُثيبَكَ الجَنَّةَ. وتَكَلَّمَ نَفَرٌ مِنهُم... ثُمَّ ارتَحَلَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام فَاتَّبَعَهُ مِنهُم سِتُّمِئَةِ رَجُلٍ حَتّى نَزَلَ ذاقارٍ [2]، فَنَزَلَها في ألفٍ وثَلاثِمِئَةِ رَجُلٍ. [3]

۳۷۳) امالی مفید میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: جب علی علیہ السلام مدینے سے بصرہ میں موجود بیعت توڑنے والوں کی طرف گئے تو ربذہ میں رکے اور جب وہاں سے چلے تو عبداللہ نے بن خلیفہ طائی جو قدیہ میں آیا ہوا تھا، اس کو دیکھا اور اپنے پاس بلالیا،

عبداللہ نے علی علیہ السلام سے کہا؛ تعریف اس خدا کی جس نے حق اپنے اہل کو واپس کیا اور اپنی لائق جگہ پر رکھا چاہے کوئی راضی ہو یا نہ راضی ہو۔

خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی راضی نہیں تھے، اور اس سے دشمنی کی اور ان سے جنگ کی اور خدا نے بھی ان کے فریب کو ان کی ہی گردن میں ڈال دیا اور زمانے کی سختی ان پر ڈال دی، خدا کی قسم، آپ کے ساتھ ہو کر ہر جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (سنت) کو بچانے کے لئے، جنگ کریں گے۔

علی علیہ السلام نے اسے جو کہ امام کا چاہنے والا اور ساتھی تھا، خوش آمدید کہا، اور اسے اپنے نزدیک بٹھایا اور لوگوں کے (حالات) کے بارے میں پوچھا یہاں تک کہ پوچھتے پوچھتے ابوموسیٰ اشعری تک پہنچے،

عبداللہ نے کہا؛ خدا کی قسم، مجھے اس پر اعتماد نہیں اور مجھے اطمینان نہیں ہے کیونکہ اگر اس کو ساتھی مل گئے تو آپ کے ساتھ مخالفت کرنے سے دوری اختیار نہیں کرے گا۔

---

[1] بَرِمَ بِه: إذا سَئِمَهُ ومَلَّهُ (النهاية: ج1 ص121 «برم»).
[2] ذوقار: ماء لبكر بن وائل قريب من الكوفة بينها وبين واسط (معجم البلدان: ج4 ص293).
[3] الأمالي للمفيد: ص295 ح6، الأمالي للطوسي: ص70 ح103 نحوه وكلاهما عن جابر بن يزيد الجعفي عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام، بحار الأنوار: ج32 ص101 ح72.

علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ خدا کی قسم میرے نزدیک بھی امین اور خیر خواہ نہیں ہے، جو مجھ سے پہلے تھے وہ اس کو زیادہ چاہتے تھے اور اسے لوگوں پر حاکم بنایا، میں نے اس کو ہٹانا چاہا لیکن (مالک) اشعر نے مجھ سے کہا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے باوجود یہ کہ میں اس کو پسند کرتا تھا پھر بھی اس کو باقی رکھا اور اس کو آئندہ ہٹانے کے بارے میں برداشت کیا۔

امام علیہ السلام، عبداللہ کے ساتھ اسی گفتگو میں تھے کہ طی کے صحرا سے ایک بڑا گروہ آیا، علی علیہ السلام نے فرمایا؛ دیکھوا س گروہ والے کون ہیں؟ سوار افراد جلدی گئے اور دیر نہیں ہوئی کہ واپس ہوئے اور کہا گیا؛ یہ طے قبیلے (سے) ہیں جو آپ کے لئے گوسفند، اونٹ اور گھوڑا لے کر آرہے ہیں اور ان میں سے بعض نے آپ کے لئے تحفے اور قیمتی چیزیں لائی ہیں اور بعض آپ کے ساتھ، دشمن کی جانب چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں،

علی علیہ السلام نے فرمایا؛ خدا طے (قبیلے) کو جزاء (خیر) دے، خدا نے جہاد کرنے والوں کو، بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے اور بڑا ثواب معین کیا ہے

جب یہ امام علیہ السلام تک پہنچے تو سلام کیا، عبداللہ بن خلیفہ نے کہا؛

خدا کی قسم، اس گروہ کو اور ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر میں خوش ہوا ہوں۔ انہوں نے باتیں کی اور بہتر سمجھایا۔

خدا کی قسم! اپنی نگاہوں میں ان سے زیادہ کوئی بلیغ تقریر کرنے والا میں نے نہیں دیکھا،

عدی بن حاتم طائی اٹھا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد کہا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا اور اسی زمانے میں میں نے زکوٰۃ بھی دی تھی اور اس کے بعد مرتد لوگوں سے جنگ بھی کی اور ان کاموں سے میرا مقصد ثواب حاصل کرنا تھا، اور نیک و پرہیزگار لوگوں کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔

ہمیں پتہ چلا ہے کہ مکہ کے کچھ لوگوں نے آپ کی بیعت کی خلاف ورزی کی ہے اور برے انداز میں آپ کی مخالفت کی ہے، ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ حق کے ساتھ آپ کی مدد کریں اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، جو بھی چاہیں آپ ہمیں حکم دیں، پھر یہ شعر پڑھا: ہم نے اس سے پہلے بھی خدا کی مدد کی تھی اور آپ ہمارے پاس آئے ہیں بس جلدی میں آپ کی مدد کی جائے گی۔ ہم اکیلے ہی سارے لوگوں کی جگہ بھر دیں گے اور آپ تو سب سے زیادہ حقدار ہیں،

اس وقت علی علیہ السلام نے فرمایا؛ خدا، آپ (کے قبیلے) کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے نیک جزاء دے کہ اطاعت کرتے ہوئے مسلمان ہوئے اور مرتد لوگوں کے ساتھ تم نے جنگ کی اور مسلمانوں کی مدد کا ارادہ کیا۔

سعید بن عبید بختری، بنی بختر قبیلے سے اٹھا اور کہا؛ اے امیر المومنینؑ کچھ لوگ اپنے اندر کی بات زبان پر لانا چاہتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے اندکی بات کا اظہار نہیں کر سکتے ہیں اگر مشکل سے یہ کام کرے تو اس کے لئے مشکل ہے اور اگر اندر کا اظہار کرے تو اس کا غم و پریشانی بڑھ جائے گا۔ خدا کی قسم، میں ساری ان باتوں کو جو میرے دل میں ہیں اپنی زبان پر نہیں لاسکتا ہوں، لیکن خدا کی قسم، کوشش کرتا ہوں تاکہ آپ کے لئے واضح کروں اور کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے، لیکن میں اندر اور باہر سے آپ کا خیر خواہ ہوں و جہاں بھی ہوگا وہاں آپ کے دشمنوں سے جنگ کرونگا اور آپ کے لئے ایسے حق کا قائل ہوں۔ آپ سے زیادہ کسی کا قائل نہیں ہوں اور اس زمانے میں بھی کسی کے لئے قائل نہیں ہوں اس فضیلت کی خاطر جو آپ کے لئے اسلام میں ہے اور جو رشتہ داری ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ سے بالکل اس وقت جدا نہیں ہوں گا جب تک کامیاب نہ جاؤں یا آپ کے سامنے آکر مر نہ جاؤں،

علی علیہ السلام نے فرمایا؛ تیرا خدا تجھے معاف کرے، تیری زبان سے تیرے اندر جو ہماری محبت تھی اس کا اظہار کیا اور ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے عافیت دے اور جنت کی جزا دے، ان میں سے کچھ نے بات کی،

پھر علی علیہ السلام چلنے لگے اور طی قبیلے کے ۶۰۰ افراد بھی علی علیہ السلام کے پیچھے چلنے لگے، یہاں تک کہ ذی قار میں پہنچے۔

**6/7**

## وَضعُ الجِهادِ عَنِ النِّساءِ

## عورتوں سے جہاد کا ختم ہوجانا

374.الأمالی بإسناده عن الحسین عليه السلام .فيما قالَهُ لِاُمِّ وَهبٍ لَمّا قُتِلَ ابنُها و: يا اُمَّ وَهبٍ! اِجلِسي، فَقَد وَضَعَ اللهُ الجِهادَ عَنِ النِّساءِ، اِنَّكِ وَابنَكِ مَعَ جَدّی مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله في الجَنَّةِ.[1]

۳۷۴) امالی صدوق میں ہے :ام وھب نے عاشور کے دن بیٹے کی شہادت کے بعد بیٹے کی تلوار اٹھائی او رجنگ کے لئے چلی، امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے ام وہب، بیٹھو کیوں کہ خدا نے عورتوں پر جہاد واجب نہیں کیا ہے، تو اور تیرا بیٹا جنت میں، میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔

---

[1] الأمالی للصدوق: ص 225 ح 239 عن عبد الله بن منصور عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عليهم السلام، روضة الواعظين: ص 207، بحار الأنوار: ج 44 ص 320.

**6/8**

# الشَّهادَةُ الحُكمِيَّةُ

## جو چیز شہادت کے حکم میں ہے

375.مسند ابن حنبل عن زيد بن عليّ بن الحسين عن أبيه عن قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن قُتِلَ دونَ مالِهِ فَهُوَ شَهيدٌ.[1]

۳۷۵) مسند ابن حنبل زید بن علی نے اپنے بابا امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی آدمی اپنے مال (کی حفاظت میں) مارا جائے وہ شہید ہے۔

376.مسند أبي يعلى عن زيد بن عليّ بن حسين عن أبيه عن ج قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن قُتِلَ دونَ حَقِّهِ فَهُوَ شَهيدٌ.[2]

۳۷۶) مسند ابی یعلی میں زید بن علی نے اپنے بابا امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی آدمی اپنا حق (لینے) کی وجہ سے قتل ہوجائے، وہ شہید ہے۔

# الفصل السّابِعُ: الخمس والزّكاة

## ساتویں فصل: خمس اور زکوۃ

377.معاني الأخبار عن زيد بن عليّ عن أبيه عليّ بن الحس: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: العَجماءُ[3]

---

[1] مسند ابن حنبل: ج1ص171 ح 590، تاريخ بغداد: ج14ص 273 ح 7564.

[2] مسند أبي يعلى: ج6ص179 ح 6742.

[3] العَجماء: البَهيمة، سمّيت به لأنّها لا تتكلّم (النهاية: ج 3ص 187 «عجم»).

جُبارٌ[1]، وَالبِئرُ جُبارٌ، وَالمَعدِنُ جُبارٌ، وفِي الرِّكازِ[2] الخُمُسُ.[3]

۳۷۷) معانی الاخبار میں زید بن علی نے اپنے بابا زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیوان پر خیانت کرنا (کہ جس کا اختیار انسان کے ہاتھ میں نہ ہو اس حیوان کو ضائع کرنے کے برابر ہے) ضائع ہے (اور جس کی خسارت کا کوئی بھی ذمہ دار نہیں ہے اور کنویں میں گرنا اور معدن (بغیر اس کے کہ اس کے مالک کی دخالت ہو) ضائع کرنے کے برابر ہے اور معادن (خزانوں) پر خمس ہے۔

378. صحيح البخاري عن الزهري: أخبَرَني عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ أنَّ حُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليهما السلام أخبَرَهُ أنَّ عَلِيّاً عليه السلام قالَ: كانَت لي شارِفٌ[4] مِن نَصيبي مِنَ المَغنَمِ يَومَ بَدرٍ، وكانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أعطاني شارِفاً مِنَ الخُمُسِ.[5]

۳۷۸) صحیح بخاری میں زہری سے نقل ہے امام زین العابدین علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ امام حسین علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس ایک بوڑھا مادہ اونٹ تھا، جو مجھے جنگ بدر سے حصہ میں ملا تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مجھے خمس کے طور پر دیا۔

379. دعائم الإسلام عن الإمام الحسين عليه السلام: زَكاةُ الفِطرِ عَلى كُلِّ حاضِرٍ[6] وبادٍ.[7]

۳۸۹) دعائم الاسلام میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: زکوۃ فطرہ ہر شہر والے اور گاؤں والے شخص پر واجب ہے۔

---

[1] جُبار: الهَدَرُ، يعني لا غَرَمَ فيه (مجمع البحرين: ج1 ص268 «جبر»).

[2] الرِّكزَةُ: القِطعة من جواهر الأرض المركوزة فيها، والجمع: رِكاز (النهاية: ج2 ص258 «ركز»).

[3] معاني الأخبار: ص303 ح1، بحار الأنوار: ج96 ص190 ح5. يقسّم الخمس ستّة أسهم. ثلاثة منها لرسول الله صلى الله عليه وسلم.

[4] الشّارِفُ: الناقَةُ المُسِنَّة (النهاية: ج2 ص462 «شرف»).

[5] صحيح البخاري: ج3 ص1125 ح2925 و ج4 ص1470 ح3781، صحيح مسلم: ج3 ص1569 الرقم 2، سنن أبي داوود: ج3 ص148 ح2986، السنن الكبرى: ج6 ص555 ح12956، السيرة النبويّة لابن كثير: ج2 ص541، البداية والنهاية: ج3 ص345، كنز العمّال: ج5 ص502 ح13742.

[6] الحاضر: المقيم في المُدن والقُرى، والبادي: المقيم بالبادية (النهاية: ج1 ص398 «حضر»).

[7] دعائم الإسلام: ج1 ص267، بحار الأنوار: ج96 ص110 ح16.

# الفصل الثّامِنُ: الأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر

# آٹھویں فصل: امر بالمعروف ونہی عن المنکر

**8/1**

## وُجوبُ النَّهيِ عَنِ المُنكَرِ

## ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' کا فرض ہونا

380. نوادر الأُصول عن الحسين بن عليّ عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لا يَنبَغي لِعَينٍ مُؤمِنَةٍ تَرى أن يُعصَى اللهُ تَعالى فَلا تُنكِرُ عَلَيهِ.[1]

۳۸۰) نوادر الاصول میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی آنکھ کے لیے یہ اچھی بات نہیں ہے کہ دیکھے کہ خدا کی نافرمانی ہورہی ہے اور وہ اس کو نہ روکے۔

381. الأمالي عن الحسين بن عليّ بن الحسين عن أبيه عن جدّ كانَ يُقالُ لا يَحِلُّ لِعَينٍ مُؤمِنَةٍ تَرَى اللهَ يُعصى فَتَطرِفُ حَتّى تُغَيِّرَهُ.[2]

۳۸۱) امالی طوسی میں حسین بن علی بن الحسین نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے: کہا گیا ہے کہ مومن کی آنکھ کے لئے یہ حق نہیں ہے کہ جب دیکھے خدا کی نافرمانی ہورہی ہو اور وہ ختم ہونے سے پہلے اس کو تبدیل ہونے کا نہ کہے۔

382. تاريخ الطبري عن عقبة بن أبي العيزار: قامَ حُسَينٌ عليه السلام بِذي حُسُمٍ[3]، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: إنَّهُ قَد نَزَلَ مِنَ الأَمرِ ما قَد تَرَونَ، وإنَّ الدُّنيا قَد تَغَيَّرَت وتَنَكَّرَت وأدبَرَ مَعروفُها

---

[1] نوادر الأُصول: ج1 ص66، كنز العمّال: ج3 ص85 ح5614.

[2] الأمالي للطوسي: ص55 ح75، تنبيه الخواطر: ج2 ص179، بحار الأنوار: ج100 ص77 ح28.

[3] ذو حُسُم: موضعٌ بالبادية (تاج العروس: ج16 ص151 «حسم»). موضع في الطريق إلى الكوفة نزله الحسين عليه السلام ولقيه فيه الحرّ بن يزيد على عسكر ابن زياد.

وَاستَمَرَّت جِدّا، فَلَم يَبقَ مِنها إلاّ صُبابَةٌ[۱] كَصُبابَةِ الإِناءِ، وخَسيسُ[۲] عَيشٍ كَالمَرعَى الوَبيلِ[۳]، ألا تَرَونَ أنَّ الحَقَّ لا يُعمَلُ بِهِ، وأنَّ الباطِلَ لا يُتَناهى عَنهُ، لِيَرغَبِ المُؤمِنُ في لِقاءِ اللّهِ مُحِقّا، فَإِنّي لا أرَى المَوتَ إلاّ سَعادَةً[۴]، ولاَ الحَياةَ مَعَ الظّالِمينَ إلاّ بَرَما[۵]. [۶]

۳۸۲) تاریخ طبری میں عقبہ بن ابی عیزار سے نقل ہے: امام حسین علیہ السلام مقام ذی حسم[۷] میں کھڑے ہو گئے اور خدا کی حمد و تعریف کے بعد فرمایا: یہ جو کچھ دیکھ رہے ہو، ایسا مسئلہ ہے جو نازل ہوا ہے اور دنیا کو تبدیل ہو کر بری ہو گئی ہے اور اس کی نیکی نے رخ تبدیل کر دیا ہے اور یہ حالت ایسے آگے آگے چل رہی ہے کہ جیسے پانی کا قطرہ جو ظرف کے اندر بچ جائے اور پست زندگی کے مانند جس سے تھوڑا کچھ باقی نہ رہا ہو۔ کیا نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل سے منہ نہیں موڑا جا رہا؟ (ایسے حالات میں) مومن کو حق کی راہ میں خدا کے ساتھ ملاقات (موت) کا شوق کرنا چاہئے میں موت کو فقط سعادت اور نیکی سمجھتا ہوں، ظالموں کے ساتھ زندگی کو فقط ذلت سمجھتا ہوں۔

**8/2**

## الرّاضي بِفِعلِ قَومٍ كَالدّاخِلِ مَعَهُم

## ایک گروہ کے کام پر راضی رہنا، اسکے ساتھ شریک ہونے کے برابر ہے

383.مسند أبي يعلى عن يوسف الصبّاغ عن الحسين عليه السلام. ولا أعلَمُهُ إلاّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: مَن

---

۱ الصُّبابَةُ: البَقِيَّةُ اليَسيرةُ من الشراب في أسفل الإِناء (النهاية: ج3 ص5 «صبب»).

۲ الخسيس: الدنيء (النهاية: ج2 ص31 «خسس»).

۳ الوَبيلُ من المرعى: الوَخيمُ، وأرض وَبيلةٌ: وَخيمَةُ المَرتَع وَبيئَةٌ (تاج العروس: ج15 ص769 «وبل»).

۴ في المصدر: «شهادة» بدل «سعادة»، والتصويب من سائر المصادر.

۵ بَرَما: مصدر بَرِمَ به إذا سَئِمَهُ ومَلَّهُ (النهاية: ج1 ص121 «برم»).

۶ تاريخ الطبري: ج 5 ص 403، المعجم الكبير: ج 3 ص 114 ح 2842 عن محمّد بن الحسن، تاريخ دمشق: ج 14 ص 217؛ الملهوف: ص138، تحف العقول: ص245، الأمالي للشجري: ج1 ص161 عن محمّد بن حسن نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص192 ح4.

۷

شَهِدَ أمراً فكَرِهَهُ كانَ كَمَن غابَ عَنهُ، ومَن غابَ عَن أمرٍ فرَضِيَ بِهِ كانَ كَمَن شَهِدَهُ.[۱]

۳۸۳) مسند ابی یعلی میں یوسف صباح نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: جو بھی شخص کسی کام کو دیکھ رہا ہو اس کو پسند نہ کرتا ہو، وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو حاضر نہیں ہے اور جو شخص کسی کے کام کو نہ دیکھے لیکن اس سے راضی ہو وہ ایسے ہے جیسا کہ خود حاضر ہوا ہو۔

**8/3**

## خُطبَةُ الإمامِ فِي الأَمرِ بِالمَعروفِ وَالنَّهيِ عَنِ المُنكَرِ

## امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بارے میں امام علیہ السلام کا خطبہ

384. تحف العقول عن الإمام الحسين عليه السلام في الأَمرِ بِالمَعروفِ وَالنَّهيِ عَنِ المُنكَر: إعتَبِروا أيُّهَا النّاسُ بِما وَعَظَ اللهُ بِهِ أولِياءَهُ مِن سوءِ ثَنائِهِ عَلَى الأَحبارِ[۲]، إذ يَقولُ: «لَوْلاَ يَنْهَاهُمُ الرَّبَّنِيُّونَ[۳] وَالأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الإِثْمَ»[۴]، وقالَ: «لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن بَنِي إِسْرَ ءِيلَ» إلى قَولِهِ: «لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ»[۵]، وإنَّما عابَ اللهُ ذلِكَ عَلَيهِم لِأَنَّهُم كانوا يَرَونَ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذينَ بَينَ أظهُرِهِمُ المُنكَرَ وَالفَسادَ فَلا يَنهَونَهُم عَن ذلِكَ، رَغبَةً فيما كانوا يَنالونَ مِنهُم، ورَهبَةً مِمّا يَحذَرونَ، وَاللهُ يَقولُ: «فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ»[۶]، و قالَ: «وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ»[۷]. فَبَدَأَ اللهُ بِالأَمرِ بِالمَعروفِ وَالنَّهيِ عَنِ

---

[۱] مسند أبي يعلى: ج6 ص182 ح6752، كنز العمّال: ج3 ص83 ح5602.

[۲] الحِبر والحَبر: العالِم، ذمّيّا كانَ أو مسلما، بعد أن يكون من أهل الكتاب. وقال الجوهري: هو واحِد أحبارِ اليهود، وبالكسر أفصح (أُنظر: لسان العرب: ج4 ص157 «حبر»).

[۳] الرَّبّانى: المتَألِّهُ العارف بالله تعالى (الصحاح: ج1 ص130 «ربب»).

[۴] المائدة: 63.

[۵] المائدة: 78 و 79.

[۶] التوبة: 71.

[۷] التوبة: 71.

المُنكَرِ فَريضَةً مِنهُ، لِعِلمِهِ بِأَنَّها إذا أُدِّيَت وأُقيمَت استَقامَتِ الفَرائِضُ كُلُّها، هَيِّنُها وصَعبُها، وذلِكَ أنَّ الأَمرَ بِالمَعروفِ وَالنَّهيَ عَنِ المُنكَرِ دُعاءٌ إلَى الإِسلامِ مَعَ رَدِّ المَظالِمِ ومُخالَفَةِ الظّالِمِ، وقِسمَةِ الفَيءِ وَالغَنائِمِ، وأخذِ الصَّدَقاتِ مِن مَواضِعِها، ووَضعِها في حَقِّها. ثُمَّ أنتُم أيَّتُهَا العِصابَةُ، عِصابَةٌ بِالعِلمِ مَشهورَةٌ، وبِالخَيرِ مَذكورَةٌ، وبِالنَّصيحَةِ مَعروفَةٌ، وبِاللهِ في أنفُسِ النّاسِ مَهابَةٌ، يَهابُكُمُ الشَّريفُ، ويُكرِمُكُمُ الضَّعيفُ، ويُؤثِرُكُم مَن لا فَضلَ لَكُم عَلَيهِ ولا يَدَ لَكُم عِندَهُ، تَشفَعونَ فِي الحَوائِجِ إذَا امتُنِعَت مِن طُلّابِها، وتَمشونَ فِي الطَّريقِ بِهَيبَةِ المُلوكِ وكَرامَةِ الأَكابِرِ، أَلَيسَ كُلُّ ذلِكَ إنَّما نِلتُموهُ بِما يُرجى عِندَكُم مِنَ القِيامِ بِحَقِّ اللهِ، وإن كُنتُم عَن أكثَرِ حَقِّهِ تُقَصِّرونَ! فَاستَخفَفتُم بِحَقِّ الأَئِمَّةِ، فَأَمّا حَقَّ الضُّعَفاءِ فَضَيَّعتُم، وأمّا حَقَّكُم بِزَعمِكُم فَطَلَبتُم؛ فَلا مالاً بَذَلتُموهُ، ولا نَفساً خاطَرتُم بِها لِلَّذي خَلَقَها، ولا عَشيرَةً عادَيتُموها في ذاتِ اللهِ، أنتُم تَتَمَنَّونَ عَلَى اللهِ جَنَّتَهُ ومُجاوَرَةَ رُسُلِهِ وأماناً مِن عَذابِهِ! لَقَد خَشيتُ عَلَيكُم أيُّهَا المُتَمَنّونَ عَلَى اللهِ أن تَحُلَّ بِكُم نَقِمَةٌ مِن نَقِماتِهِ، لِأَنَّكُم بَلَغتُم مِن كَرامَةِ اللهِ مَنزِلَةً فُضِّلتُم بِها، ومَن يُعرَفُ بِاللهِ لا تُكرِمونَ، وأنتُم بِاللهِ في عِبادِهِ تُكرَمونَ، وقَد تَرَونَ عُهودَ اللهِ مَنقوضَةً فَلا تَفزَعونَ، وأنتُم لِبَعضِ ذِمَمِ آبائِكُم تَفزَعونَ، وذِمَّةُ رَسولِ اللهِ ﷺ مَحقورَةٌ، وَالعُميُ وَالبُكمُ وَالزَّمنى [1] فِي المَدائِنِ مُهمَلَةٌ لا تَرحَمونَ، ولا في مَنزِلَتِكُم تَعمَلونَ، ولا مَن عَمِلَ فيها تُعينونَ، وبِالإِدِّهانِ وَالمُصانَعَةِ عِندَ الظَّلَمَةِ تَأمَنونَ، كُلُّ ذلِكَ مِمّا أمَرَكُمُ اللهُ بِهِ مِنَ النَّهيِ وَالتَّناهي وأنتُم عَنهُ غافِلونَ، وأنتُم أعظَمُ النّاسِ مُصيبَةً لِما غُلِبتُم عَلَيهِ مِن مَنازِلِ العُلَماءِ لَو كُنتُم تَشعُرونَ. ذلِكَ بِأَنَّ مَجارِيَ الأُمورِ وَالأَحكامِ عَلى أيدِي العُلَماءِ بِاللهِ، الأُمَناءِ عَلى حَلالِهِ وحَرامِهِ، فَأَنتُمُ المَسلوبونَ تِلكَ المَنزِلَةَ، وما سُلِبتُم ذلِكَ إلّا بِتَفَرُّقِكُم عَنِ الحَقِّ، وَاختِلافِكُم فِي السُّنَّةِ بَعدَ البَيِّنَةِ الواضِحَةِ، ولَو صَبَرتُم عَلَى الأَذى وتَحَمَّلتُمُ المَؤونَةَ في ذاتِ اللهِ كانَت أُمورُ اللهِ عَلَيكُم تَرِدُ، وعَنكُم تَصدُرُ، وإلَيكُم تَرجِعُ، ولكِنَّكُم مَكَّنتُمُ الظَّلَمَةَ مِن مَنزِلَتِكُم، وأسلَمتُم [2] أُمورَ اللهِ في أيديهِم، يَعمَلونَ بِالشُّبُهاتِ، ويَسيرونَ فِي الشَّهَواتِ، سَلَّطَهُم عَلى ذلِكَ فِرارُكُم مِنَ المَوتِ، وإعجابُكُم بِالحَياةِ الَّتي

---

[1] الزَّمانَة: العاهة. يقال: هو زَمِنٌ، والجمع: زَمنى (أنظر: القاموس المحيط: ج4 ص232 «زمن»).

[2] في المصدر: «واستسلمتم»، والتصويب من بحار الأنوار.

هِیَ مُفارِقَتُکُم. فَأَسلَمتُمُ الضُّعَفاءَ فی أیدیهِم، فَمِن بَینِ مُستَعبَدٍ مَقهورٍ، وبَینَ مُستَضعَفٍ عَلی مَعیشَتِهِ مَغلوبٍ. یَتَقَلَّبونَ فِی المُلكِ بِآرائِهِم، ویَستَشعِرونَ الخِزیَ بِأَهوائِهِم، اقتِداءً بِالأَشرارِ، وجُرأَةً عَلَی الجَبّارِ. فی کُلِّ بَلَدٍ مِنهُم عَلی مِنبَرِهِ خَطیبٌ یَصقَعُ[1]، فَالأَرضُ لَهُم شاغِرَةٌ[2]، وأیدیهِم فیها مَبسوطَةٌ، وَالنّاسُ لَهُم خَوَلٌ[3]، لا یَدفَعونَ یَدَ لامِسٍ، فَمِن بَینِ جَبّارٍ عَنیدٍ، وذی سَطوَةٍ عَلَی الضَّعَفَةِ شَدیدٍ، مُطاعٍ لا یَعرِفُ المُبدِئَ المُعیدَ. فَیا عَجَبا وما لی لا أعجَبُ! وَالأَرضُ مِن غاشٍّ غَشومٍ[4]، ومُتَصَدِّقٍ ظَلومٍ، وعامِلٍ عَلَی المُؤمِنینَ بِهِم غَیرِ رَحیمٍ، فَاللهُ الحاکِمُ فیما فیهِ تَنازَعنا، وَالقاضی بِحُکمِهِ فیما شَجَرَ بَینَنا. اللّهُمَّ إنَّكَ تَعلَمُ أنَّهُ لَم یَکُن ما کانَ مِنّا تَنافُسا فی سُلطانٍ، ولاَ التِماسا مِن فُضولِ الحُطامِ، ولکِن لِنُرِیَ المَعالِمَ مِن دینِكَ، ونُظهِرَ الإِصلاحَ فی بِلادِكَ، ویَأمَنَ المَظلومونَ مِن عِبادِكَ، ویُعمَلَ بِفَرائِضِكَ وسُنَنِكَ وأحکامِكَ. فَإِن لَم تَنصُرونا وتُنصِفونا قَوِیَ الظَّلَمَةُ عَلَیکُم، وعَمِلوا فی إطفاءِ نورِ نَبِیِّکُم، وحَسبُنَا اللهُ وعَلَیهِ تَوَکَّلنا وإلَیهِ أنَبنا[5] وإلَیهِ المَصیرُ.[6]

۳۸۴) تحف العقول میں امام حسین علیہ السلام سے امر بالمعروف (نیکی کی دعوت) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنے) کے بارے میں آیا ہے کہ فرمایا: اے لوگو! خدا نے جس چیز کی نصیحت اپنے اولیاء (پیارے بندوں) کو کی ہے تم اس سے نصیحت حاصل کرو، جس طرح اس کے بارے میں غلط باتیں کی یہودیوں کے علماء نے کی کیونکہ خدا نے فرمایا:

وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ.

جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے۔

اور فرمایا

---

[1] الخَطیبُ المِصقَعُ: أیالبلیغ الماهر فی خطبته الداعی إلی الفتن الذی یحرّض الناس علیها، والصّقع: رفع الصوت ومتابعته (النهایة: ج3ص42 «صقع»).

[2] شاغرة: أی واسعة (لسان العرب: ج4ص418 «شغر»).

[3] الخَوَل: مثال الخَدَم والحَشَم وزناومعنی (المصباح المنیر: ص184 «خول»).

[4] الغَشْمُ: الظُّلْمُ (الصحاح: ج5ص1996 «غشم»).

[5] الإنابة: الرجوع إلی الله بالتوبة (النهایة: ج5ص123 «نوب»).

[6] تحف العقول: ص237، بحار الأنوار: ج100ص79 ح37.

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤدؑ اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کی زبانی لعنت کی گئی یہ (لعنت ان پر پڑی تو صرف) اس وجہ سے کہ (ایک تو) ان لوگوں نے نافرمانی کی اور (پھر ہر معاملہ میں) حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اور کسی بُرے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اس پر باوجود نصیحت اڑے رہتے) جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی بُرا تھا۔

خدا نے ان کی مذمت کی ہے کیوں کہ ان کے درمیان ایسے ظالم لوگ موجود تھے جن میں برائی اور فساد آشکار تھا، لیکن ان چیز کی لالچ میں جو ظالم لوگ ان کو دیتے تھے اور اس کا خوف کا ہوسکتا ہے کہ وہ حصہ نہ مل سکے۔ ان ظالموں و نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) نہیں کرتے تھے۔

درحالانکہ خدا فرماتا ہے:

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ

تم لوگ ان سے ڈرو نہیں اور صرف مجھ سے ڈرو

اور یہ بھی فرماتا ہے:

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں۔

خدا نے سب سے پہلا فرض کام امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اس لئے قرار دیا کیوں کہ خدا جانتا تھا کہ اگر یہ فرض کام انجام پا گیا اور ادا ہو گیا تو باقی دوسرے مشکل اور آسان فرض انجام دینا آسان ہو جائے گا اور یہ اس لئے کیوں کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کی طرف دعوت ہے، اس کے ساتھ کہ لوگوں کو حقوق واپس کئے جائیں اور ظالموں کی مخالفت کر کے عمومی آمدنی اور جنگ کی غنیمت کو تقسیم کیا جائے اور حقداروں سے زکوٰۃ لے کر اس کو دینی جگہوں میں خرچ کرنا، پھر اسے آپ متصل گروہ کے حوالے کریں، ایسا گروہ جو علم، نیکی اور امر بالمعروف کے بارے میں خیر خواہ ہو۔ خدا کے کرم سے لوگوں کے دل میں تم کو عزت ملی ہے بڑے اور بزرگ تم سے ڈرتے ہیں اور کمزور تمہارا احترام کرتے ہیں اور جس پر تم کو فضیلت نہیں ہے اور اس سے تم نے کوئی احسان نہیں کیا، وہ تم کو خود پر مقدم رکھتا ہے۔ جب بھی حاجتمند اپنی حاجت تک نہ پہنچ سکیں تو تم کو وسیلہ بناتے ہیں اور تم لوگ عزت کے بارے میں شہر کے سرداروں جیسی عزت اور

بزرگوں کی بزرگی کی طرح راستے میں قدم اٹھاتے ہو۔ کیا یہ سب کچھ اس وجہ سے نہیں ہے جو مقام تم کو ملا ہے اور لوگ تم سے خدا کے حق برپا کرنے کی امید رکھتے ہیں، اگرچہ تم میں سے اکثر لوگوں نے خدا کی حقوق کو قائم کرنے میں کوشش کی ہے، اپنے اماموں کے حق کو خوار سمجھا اور تم نے کمزور لوگوں کے حق کو برباد کیا۔ لیکن جس کو تم نے اپنا حق سمجھا اس کے پیچھے گئے نہ تم نے کوئی مال خرچ کیا ہے نہ ہی خدا کی راہ میں جان کو خطرہ میں ڈالا ہے اور نہ ہی خدا کے لئے کسی گروہ سے جنگ کی ہے۔ (اس کے باجود) تم لوگ خدا سے جنت کی امید، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے اور عذاب سے بچنے کی امید رکھتے ہو، اے وہ لوگ! جو ایسی امید خدا سے رکھتے ہو میں تمہارے بارے میں ڈر رہا ہوں اس سے کہ خدا کا کوئی انتقام نہ تم پر آ جائے، کیونکہ تم کو خدا کے کرم سے یہ منزلت ملی ہے، لیکن خدا کے بندوں کو بزرگ نہیں سمجھتے ہو،

اگر تم کو اپنے باپ دادا کے پیمان توڑنے کا پتہ چل جائے تو ڈر جاؤ گے لیکن اس کے باجود کہ دیکھ رہے ہو کہ خدا کے پیمان ٹوٹ گئے ہیں تم کو خوف نہیں ہو رہا۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد (ولایت) خوار سمجھا گیا ہے اور سارے (اسلامی معاشرے) اندھے، بہرے اور کمزور باقی رہ گئے ہیں جن پر رحم نہیں کیا جا رہا ہے۔ جتنی تم کو منزلت ملی ہے اتنا تم کام نہیں کر رہے ہو اور نہ ہی (اس بارے میں) اس شخص کی مدد کرتے ہو جو کام کر رہا ہے، چاپلوس اور ظالموں کے ساتھ صلح کے ذریعے خود کو خوش رکھ رہے ہو،

یہ سب چیزیں وہ ہیں جن کے بارے میں (فردی صورت میں) راستہ روکنا یا دوسروں کی مدد کرنے کے ساتھ اس کا راستہ روکنے کا حکم دیا ہے لیکن تم غافل ہو تمہاری کی مصیبت سب سے بڑی ہے، اگر نیک سمجھو تو یہ اس وجہ سے ہے کہ تم نے علماء کی منزلت کو لے لینے میں سستی کی ہے، کیونکہ کہ کاموں اور احکام کو سنبھالنا خدائی علماء کے ہاتھ میں ہے جو خدا کے حلال اور حرام کے امین ہیں اور یہ مقام تم سے لیا گیا ہے اور یہ اس لئے لیا گیا ہے تم سے کہ تم حق سے بکھر گئے اور تم نے واضح دلیل کے بعد بھی نبی کی سنت میں اختلاف کیا، اگر تم مشکل پر صبر کرتے اور خدا کی راہ میں برداشت کرتے تو خدا کے کام تمہارے حوالے ہوتے اور تمہارے ہاتھوں انجام پاتے اور تمہاری طرف لوٹ آتے، لیکن تم نے اپنی جگہ پر ظالموں کو بٹھا دیا اور خدا کے کاموں کی باگ ڈور ان کے حوالے کی تاکہ وہ شک سے عمل کریں اور نفسانی خواہشات کے پیچھے جائیں، تمہارا موت سے بھاگنا اور اس زندگی کو پسند کرنا جو ہر حال میں جدا ہوگی ان کو اس مقام پر مسلط بنایا تم نے کمزوروں کو ان کے حوالے کیا کہ بعض کو انہوں نے غلام بنایا اور کچھ کو معیشت سے دور اور مغلوب کیا، مملکت کو اپنے قبضہ میں، اوپر نیچے کیا اور ظالموں کی پیروی اور خدا کی نافرمانی کی اور نفسانی خواہشات کو اپنے اوپر مسلط کیا، ہر شہر میں انہوں نے ایک زبان دراز تقریر کرنے والا رکھا ہوا ہے اور ساری اسلامی سرزمین کو بغیر دفاع کے اپنے پیروں کے نیچے

رکھا اور ہر جگہ ان کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور لوگ ان کے ہاتھوں غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کے تجاوز سے خود کو بچا نہیں سکتے، کچھ تو ایسے ظالم اور لجوج ہیں کہ کمزور پر زیادہ حملہ کرتے ہیں اور کچھ ایسے حاکم ہیں کہ آنے اور واپس جانے (خدا اور قیامت) کو نہیں جانتے، تعجب ہے، کیسے میں تعجب نہ کروں کہ اس دھوکے باز، ظالم پر جو مومنوں پر رحم نہیں کرتے، خدا ہمارے اور آپ کے اختلاف کے درمیان حاکم ہے جو اپنے حکم کا فیصلہ کرے گا۔

اے خدا! تجھے پتہ ہے کہ جو ہم سے سرزد ہوا ہے وہ حکومت اور حقیر دنیا کا مل حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے؟ بلکہ اس لئے ہے کہ تیرے دین کے پرچم کو لہراتا ہوا دیکھیں اور تیری سرزمینوں میں اصلاح کو آشکار کریں اور تیرے مظلوم بندے امان میں رہیں اور تیرے واجبات، سنت اور احکام پر عمل ہو، بس اگر تم ہماری مدد نہیں کرتے اور ہم سے انصاف سے پیش نہیں آتے ہو تو ظالم اسی طرح تم پر قوت حاصل کریں گے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پہچانے میں کوشش کریں گے۔

خدا ہمارے لئے کافی ہے جس پر توکل کرتے ہیں اور اسی کی طرف رخ کریں گے اور سی کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

# الفصل التّاسِعُ: قراءة القرآن

# نویں فصل: قرآن پڑھنا

**9/1**

## فضل قِراءَةِ القُرآنِ

## تلاوت قرآن کی فضیلت

385. الكافي عن بشر بن غالب الأسدي عن الحسين بن علیّ ع: مَن قَرَأَ آيَةً مِن كِتابِ اللهِ عز وجل في صَلاتِهِ قائِما يُكتَبُ لَهُ بِكُلِّ حرفٍ مِئَةُ حَسَنَةٍ. فَإِذا قَرَأَها في غَيرِ صَلاةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ عَشرَ حَسَناتٍ، وإنِ استَمَعَ القُرآنَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ حَسَنَةً، وإن خَتَمَ القُرآنَ لَيلاً صَلَّت عَلَيهِ المَلائِكَةُ حَتّى يُصبِحَ، وإن خَتَمَهُ نَهارا صَلَّت عَلَيهِ الحَفَظَةُ حَتّى يُمسِيَ، وكانَت لَهُ دَعوَةٌ مُجابَةٌ، وكانَ خَيرا لَهُ مِمّا بَينَ السَّماءِ إلَى الأَرضِ. قُلتُ: هذا لِمَن قَرَأَ القُرآنَ، فَمَن لَم يَقرَأ؟ قالَ: يا أخا بَني أسَدٍ، إنَّ اللهَ جَوادٌ ماجِدٌ كَريمٌ، إذا قَرَأَ ما مَعَهُ أعطاهُ اللهُ ذلِكَ.[1]

۳۸۵) الکافی میں بشر بن غالب اسدی سے نقل ہے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی شخص نماز کی قرأت میں قرآن کی ایک آیت پڑھے تو اس کے ہر لفظ کے بدلے میں ۱۰۰ نیکی اس شخص کے لئے لکھی جائے گی اور اگر نماز کے علاوہ ایک آیت پڑھے تو ہر لفظ کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر قرآن کو غور سے سنے تو خدا اس کے ہر لفظ کے بدلے میں اس کے لئے نیکی لکھے گا اور اگر ایک رات میں مکمل قرآن پڑھے تو فرشتے اس پر صلوٰت بھیجتے ہیں اور اس کے لئے ایک مقبول دعا ہے اور یہ اس شخص کے لئے آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے،

میں نے کہا: یہ اس شخص کے لئے ہے جو قرآن کو (یاد رہے) قرأت کرے، لیکن جس کو (یاد نہیں) اور قرآن نہیں پڑھتا تو کیا حکم ہے؟

[1] الكافي: ج2 ص611 ح3، عدّة الداعي: ص269، بحار الأنوار: ج92 ص201 ح17.

فرمایا: اے اسدی بھائی! خدا بخشنے والا بزرگ اور کریم ہے، اگر وہ شخص وہی چیز پڑھے جو اس کو (یاد) ہے، تو خدا اس کو اس کا ثواب عطا کرے گا۔

386.الأمالی عن سعد بن طریف عن أبي جعفر الباقر عن أبیه: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن قَرَأَ عَشرَ آیاتٍ فی لَیلَةٍ لَم یُکتَب مِنَ الغافِلینَ، ومَن قَرَأَ خَمسینَ آیَةً کُتِبَ مِنَ الذّاکِرینَ، ومَن قَرَأَ مِئَةَ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ القانِتینَ[1]، ومَن قَرَأَ مِئَتَی آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الخاشِعینَ، ومَن قَرَأَ ثَلاثَمِئَةِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الفائِزینَ، ومَن قَرَأَ خَمسَمِئَةِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ المُجتَهِدینَ، ومَن قَرَأَ ألفَ آیَةٍ کُتِبَ لَهُ قِنطارٌ، وَالقِنطارُ خَمسونَ ألفَ مِثقالِ ذَهَبٍ، وَالمِثقالُ أربَعَةٌ وعِشرونَ قیراطا، أصغَرُها مِثلُ جَبَلِ اُحُدٍ، وأكبَرُها ما بَینَ السَّماءِ وَالأَرضِ.[2]

(۳۸۶) اَمالی صدوق میں سعد بن طریف نے امام باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہر رات (قرآن کی) دس آیتیں پڑھے (اس کا نام) غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا

جو شخص پچاس، آیتیں پڑھے وہ ذکر کرنے والوں میں شمار ہوگا

جو شخص ۱۰۰ آیتیں پڑھے اسکا نام اطاعت کرنے والوں میں لکھا جائے گا

جو ۲۰۰ آیتیں پڑھے تو اس کا نام خشوع وخضوع والوں میں لکھا جائے گا

جو ۳۰۰ آیتیں پڑھے تو وہ کامیاب لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

جو ۵۰۰ آیتیں پڑھے تو اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا

جو کہ ایک قنطار پچاس ہزار سونے کا مثقال ہے اور ہر مثقال ۲۴ قیراط ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا قیراط احد کے پہاڑ جتنا بڑا اور بڑے سے بڑا زمین سے لے کر آسمان جتنا ہے۔

---

[1] القُنوتُ: یرد بمعانی متعدّدة، کالطاعة والخشوع والصلاة، والدعاء والعبادة، فیُصرف فی کلّ واحد من هذه المعانی إلی ما یحتمله لفظ الحدیث الوارد فیه (النهایة: ج4 ص111 «قنت»).

[2] الأمالی للصدوق: ص115 ح97، بحار الأنوار: ج92 ص196 ح2 وراجع: الکافی: ج2 ص612 ح4 ومعانی الأخبار: ص147 ح1.

**9/2**

# فَضلُ قِراءَةِ البَسمَلَةِ

## بسم اللہ، پڑھنے کی فضیلت

387.الأمالی بإسناده عن الحسين بن عليّ عن أخيه الحسن ب قال أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: إنَّ «بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ» آيَةٌ مِن فاتِحَةِ الكِتابِ، وهِيَ سَبعُ آياتٍ تَمامُها: «بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ»... سَمِعتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ: إنَّ اللهَ عز و جل قالَ لي: يا مُحَمَّدُ «وَلَقَدْ ءاتَيْنَـٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَ الْقُرْءانَ الْعَظِيمَ»[1] فَأَفرَدَ الاِمتِنانَ عَلَيَّ بِفاتِحَةِ الكِتابِ وجَعَلَها بِإِزاءِ القُرآنِ العَظيمِ، وإنَّ فاتِحَةَ الكِتابِ أشرَفُ ما في كُنوزِ العَرشِ، وإنَّ اللهَ عز و جل خَصَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله وشَرَّفَهُ بِها ولَم يُشرِك مَعَهُ فيها أحَدًا مِن أنبِيائِهِ ما خَلا سُلَيمانَ عليه السلام، فَإِنَّهُ أعطاهُ مِنها «بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ»، ألا تَراهُ يَحكي عَن بِلقيسَ حينَ قالَت: «إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَـٰبٌ كَرِيمٌ * إِنَّهُ مِن سُلَيْمَـٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ»[2]. ألا فَمَن قَرَأَها مُعتَقِدًا لِمُوالاةِ مُحَمَّدٍ وآلِهِ الطَّيِّبينَ، مُنقادًا لِأَمرِهِما، مُؤمِنًا بِظاهِرِهِما وباطِنِهِما[3]، أعطاهُ اللهُ عز و جل بِكُلِّ حَرفٍ مِنها حَسَنَةً، كُلُّ واحِدَةٍ مِنها أفضَلُ لَهُ مِنَ الدُّنيا بِما فيها مِن أصنافِ أموالِها وخَيراتِها، ومَنِ استَمَعَ إلى قارِئٍ يَقرَؤُها كانَ لَهُ قَدرُ ثُلُثِ ما لِلقارِئِ[4]، فَليَستَكثِر أحَدُكُم مِن هٰذَا الخَيرِ المُعرَضِ لَكُم، فَإِنَّهُ غَنيمَةٌ لا يَذهَبَنَّ أوانُهُ فَتَبقى في قُلوبِكُمُ الحَسرَةُ.[5]

---

[1] الحجر: 87.

[2] النمل: 29 و 30.

[3] في نسخةٍ: «منقادا لأمرهم، مؤمنا بظاهرها وباطنها» (هامش المصدر).

[4] في عيون أخبار الرضا عليه السلام: «كان له بقدر ما للقارء».

[5] الأمالی للصدوق: ص 241 ح 255، عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج1 ص 302 ح 60 كلاهما عن محمّد بن زياد ومحمّد بن سيّار عن الإمام العسكري عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 92 ص 227 ح 5 وراجع: التفسير المنسوب إلى الإمام العسكري عليه السلام: ص 29 ح 10.

۳۸۷) اَمالی صدوق میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے: علی علیہ السلام نے فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، قرآن (حمد) کے شروعات کی پہلی آیت ہے اور وہ سات آیتوں پر مشتمل ہے جس کو مکمل کرنے والی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے، میں نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ خدا نے مجھ سے فرمایا؛ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے تجھے سبع المثانی (سورۂ حمد) اور بزرگ قرآن عطا کیا ہے، مجھ پر خدا نے احسان کیا ہے سارے قرآن کے مقابلے میں سورت حمد لے کر، سورہ حمد عرش کے خزانوں میں سے بہت بڑی چیز ہے اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خصوصی فضیلت دی ہے اور سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی بھی نبی کو اس فضیلت میں کسی کو شریک نہیں کیا ہے، سلیمان علیہ السلام کو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں سے (نہ سب) عطا کی، کیا نہیں دیکھ رہے ہو کہ بلقیس سے اس طرح حکایت کرتا ہے، عظیم خدا میرے ہاں آیا ہے اور وہ سلیمان علیہ السلام سے آیا ہے جس کا (مفہوم) اس طرح ہے، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، ہاں جو بھی اس کو پڑھے درحالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آل پر ایمان رکھتا ہو اور ان دو (قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی آل) کے فرمان کی اطاعت کرے اور ان کے ظاہر اور باطن کا ایمان رکھتا ہو، تو خدا ہر لفظ کے بدلے میں اسے ایک نیکی دے گا جو ظاہر ایک دنیا اور دنیا کے مختلف مال وملکیت سے بہتر ہے اور جو بھی شخص اس کے پڑھنے والے کی طرف غور سے کان دے تو وہ قاری (پڑھنے والا) کے تیسرے حصے کے برابر ثواب حاصل کرے گا، بس تم میں سے ہر ایک کو اس نیک کام سے زیادہ حاصل کرو کیوں کہ وہ غنیمت ہے، خبردار فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور اپنے بارے میں حسرت کرنے سے ڈرنا۔

**9/3**

## فَضلُ قِراءَةِ آيَةِ الكُرسِيّ

## آیت الکرسی کے پڑھنے کی فضیلت

388. جامع الأحاديث عن الحسين بن علي عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إنَّ آيَةَ الكُرسِيِّ في لَوحٍ مِن زُمُرُّدٍ أخضَرَ، مَكتوبٌ بِمِدادٍ[1] مَخصوصٍ بِاللهِ، لَيسَ مِن يَومِ جُمُعَةٍ إلّا صُكَّ[2] ذلِكَ اللَّوحُ جَبهَةَ إسرافيلَ، فَإِذا صُكَّ جَبهَتَهُ سَبَّحَ فَقالَ: «سُبحانَ مَن لا يَنبَغِي التَّسبيحُ إلّا لَهُ، ولا العِبادَةُ

---

[1] المِدادُ: ما يكتب به (مجمع البحرين: ج3 ص1680 «مدد»).

[2] صَكَّهُ: ضربه شديدا (تاج العروس: ج13 ص600 «صكك»).

وَالخُضوعُ إلاّ لِوَجهِهِ، ذلِكَ اللهُ القَديرُ الواحِدُ العَزيزُ». فَإِذا سَبَّحَ، سَبَّحَ جَميعُ مَن فِي السَّماواتِ مِن مَلَكٍ وهَلَّلوا، فَإِذا سَمِعَ أهلُ السَّماءِ الدُّنيا تَسبيحَهُم قَدَّسوا، فَلا يَبقى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ولا نَبِيٌّ مُرسَلٌ إلاّ دَعا لِقارِئِ آيَةِ الكُرسِيِّ عَلَى التَّنزيلِ.[1]

۳۸۸) جامع الاحادیث میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیت الکرسی سبز زمرد اور خاص سیاہی سے لکھی گئی ہے، کوئی بھی ایسا جمعہ کا دن نہیں ہے جس میں یہ نقش اسرافیل کی پیشانی پر لگا یا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس طرح تسبیح کرتا ہے اور کہتا ہے ؛ پاک ہے وہ خدا جس کے علاوہ تسبیح کے کوئی لائق نہیں ہے، اور بندگی او رخضوع فقط اس کی ذات کے لئے ہے، وہی واحد طاقتور اور عزیز خدا، جب تسبیح کہتا ہے تو آسمان کے سب فرشتے تسبیح اور تھلیل (لا الہ الا اللہ) کہتے ہیں اور جب نچلے آسمان والے (دنیا) ان کی تسبیح سنتے ہیں تو تقدیس کرتے ہیں اور کوئی بھی ایسا مقرب فرشتہ یا ایسا نبی نہیں بچے گا جو آیت الکرسی کے پڑھنے والے کے لئے اسی طرح دعا کرے جس طرح نازل ہوئی ہے۔

---

[1] جامع الأحاديث للقمّي: ص158، بحار الأنوار: ج89 ص355.

# الفصل العاشِرُ: الذّکر والدّعاء

# دسویں فصل: ذکر اور دعا

**10/1**

## یادخدا کی تشویق

## الحَثُّ علی ذِکرِ اللهِ

389.الأمالی بإسنادہ عن الحسین بن علیّ عن علیّ بن أبی قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: بادِروا إلی رِیاضِ الجَنَّةِ. قالوا: وما رِیاضُ الجَنَّةِ؟ قالَ: حَلَقُ الذِّکرِ.[1]

۳۸۹) أمالی صدوق میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جلدی قدم بڑھاؤ جنت کے باغوں کی طرف،

لوگوں نے پوچھا؛ جنت کے باغ کیا ہیں؟

فرمایا: ذکر کے جملے۔

390.الأمالی بإسنادہ عن الحسین بن علیّ عن أمیر المؤمنی قالَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم: مَن قالَ فی کُلِّ یَومٍ مِئَةَ مَرَّةٍ: «لا إلهَ إلاَّ اللهُ المَلِكُ الحَقُّ المُبینُ» استَجلَبَ بِهِ الغِنی وَاستَدفَعَ بِهِ الفَقرَ، وسَدَّ عَنهُ بابَ النّارِ وَاستَفتَحَ بِهِ بابَ الجَنَّةِ.[2]

۳۹۰) أمالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی شخص

---

[1] الأمالی للصدوق: ص 444 ح 592 عن محمّد بن الحسین بن علیّ بن الحسین بن علیّ بن أبی طالب عن أبیه عن جدّہ علیهم السلام، بحار الأنوار: ج93 ص156 ح 20، وفی معانی الأخبار: ص 321 ح1 عن الإمام الحسن علیه السلام عنه صلى الله عليه وسلم وراجع: کتاب من لا یحضرہ الفقیه: ج4 ص 409 ح 5888 ومکارم الأخلاق: ج2 ص 85 ح 2229.

[2] الأمالی للطوسی: ص 279 ح 534 عن أبی أحمد بن عامر الطائی عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج 87 ص 8 ح13.

روزانہ، ۱۰۰ مرتبہ ''لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین'' پڑھے تو اسکو بے نیازی مل جائے گی اور غربت دور ہوجائے گی اور اس پر جہنم کے دروازے بند کئے جائیں گے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

**10/2**

## سَبقُ ذِکرِ اللهِ لِلذّاکِرِ

## ذکر کرنے والے سے پہلے اس کو خدا یاد کرتا ہے

391. الإقبال عن الإمام الحسين عليه السلام. فيما نُسِبَ إلَيهِ مِن دُعاءِ عَرَفَةَ: يا مَن أذاقَ أحِبّاءَهُ حَلاوَةَ المُؤانَسَةِ فَقاموا بَينَ يَدَيهِ مُتَمَلِّقينَ[1]، ويا مَن ألبَسَ أولياءَهُ مَلابِسَ هَيبَتِهِ فَقاموا بَينَ يَدَيهِ مُستَغفِرينَ، أنتَ الذّاكِرُ قَبلَ الذّاكِرينَ، وأنتَ البادي بِالإِحسانِ قَبلَ تَوَجُّهِ العابِدينَ، وأنتَ الجَوادُ بِالعَطاءِ قَبلَ طَلَبِ الطّالِبينَ، وأنتَ الوَهّابُ ثُمَّ لِما وَهَبتَ لَنا مِنَ المُستَقرِضينَ.[2]

(۳۹۱) الاقبال میں امام حسین علیہ السلام سے منقول دعا عرفہ میں ہے: اے وہ خدا جو خود سے محبت کرنے والوں کو انس کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ وہ محبت کے اظہار کے لئے بارگاہ میں کھڑے ہوجائیں، اے وہ ذات جس نے اپنے اولیاء کو ہیبت کا لباس پہنایا تاکہ وہ تیری بارگاہ میں استغفار کریں ذکر کرنے والوں سے پہلے تو ان کو یاد کرتا ہے اور عبادت انجام دینے والوں سے پہلے تو ان پر احسان کرتا ہے اور مانگنے والوں سے پہلے تو ان کو عطا کرتا ہے تو ہی ہے جو ہمیں معاف کرتا ہے پھر وہی ہم سے قرض کے طور پر تو چاہتا ہے۔

---

[1] المَلَق: الزيادة في التودّد والدعاء والتضرّع فوق ما ينبغي (النهاية: ج4 ص358 «ملق»).

[2] الإقبال (طبعة دار الكتب الإسلاميّة): ص349، بحار الأنوار: ج98 ص226 ح3.

**10/3**

# أدَبُ الدُّعاءِ

## دعا کرنے کا ادب

392.تاریخ بغداد عن محمّد وزید ابنی علیّ عن أبیهما عن کانَ رَسولُ اللهِ ﷺ یرفَعُ یَدَیهِ إذا ابتَهَلَ ودَعا، کَما یَستَطعِمُ المِسکینُ.[1]

۳۹۲) تاریخ بغداد میں محمد بن علی اور زید بن علی نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے مانگتے وقت ایسے ہاتھ اٹھاتے تھے جیسے مسکین غذا مانگنے کے لئے اٹھاتے ہیں۔

**10/4**

# أدَبُ التَّحمیدِ

## حمد و تعریف کرنے کا ادب

393.الأمالی بإسناده عن الحسین بن علیّ علیه السلام: حَدَّثَنی أبی أمیرُ المُؤمِنینَ عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیه السلام قالَ: کانَ رَسولُ اللهِ ﷺ إذا أتاهُ أمرٌ یَسُرُّهُ قالَ: «الحَمدُ للهِ الَّذی بِنِعمَتِهِ تَتِمُّ الصّالِحاتُ». وإذا أتاهُ أمرٌ یَکرَهُهُ قالَ: «الحَمدُ للهِ عَلی کُلِّ حالٍ».[2]

۳۹۲) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: میرے بابا علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا: جب کوئی چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خوشی کا سبب بنتی تو فرماتے تھے، تعریف مخصوص ہے اس خدا کی جس کی نعمت کی وجہ سے نیک کام

---

[1] تاریخ بغداد: ج8 ص63 الرقم4138؛ مکارم الأخلاق: ج2 ص8 ح1981، تنبیه الخواطر: ج2 ص74، بحار الأنوار: ج16 ص287 ح141 وراجع: الأمالی للطوسی: ص585 ح1211.

[2] الأمالی للطوسی: ص50 ح64 عن داوود بن سلیمان الغازی عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج71 ص46 ح56.

انجام پاتے ہیں، اور جب کوئی چیز ان کے لیے ناراضگی کا سبب بنتی تھی تو فرماتے تھے، ہر حالت میں تعریف خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔

**10/5**

## مَظانُّ إجابَةِ الدُّعاءِ

## قبولیت دعا کی شرائط

394.الأمالی بإسناده عن الحسين بن علىّ الشهيد عليه السلام حدّثنی أبی أميرُ المُؤمِنينَ عَلِيُّ بنُ أبی طالِبٍ عليه السلام قالَ: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن أدّى فَريضَةً فَلَهُ عِندَ اللهِ دَعوَةٌ مُستَجابَةٌ.[1]

(۳۹۴) امالی مفید میں امام حسین علیہ السلام سے ہے، میرے بابا علی بن ابی طالب نے میرے لئے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک فرض کو ادا کرے اس کے لئے جنت خدا کے پاس مقبول دعا ہے۔

395.التوحيد بإسناده عن الإمام الحسين عن أمير المؤمنين رَأيتُ الخَضِرَ عليه السلام فِي المَنامِ قَبلَ بَدرٍ بِلَيلَةٍ، فَقُلتُ لَهُ: عَلِّمني شَيئاً أنصُرُ بِهِ عَلَى الأَعداءِ. فَقالَ: قُل: «يا هُوَ، يا مَن لا هُوَ إلّا هُوَ». فَلَمّا أصبَحتُ قَصَصتُها عَلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقالَ لي: «يا عَلِيُّ، عُلِّمتَ الإِسمَ الأَعظَمَ». فَكانَ عَلى لِساني يَومَ بَدرٍ. وإنَّ أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام قَرَأَ: «قُل هُوَ اللهُ أحَدٌ»، فَلَمّا فَرَغَ قالَ: يا هُوَ، يا مَن لا هُوَ إلّا هُوَ، اغفِر لي وَانصُرني عَلَى القَومِ الكافِرينَ. وكانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقولُ ذلِكَ يَومَ صِفّينَ وهُوَ يُطارِدُ، فَقالَ لَهُ عَمّارُ بنُ ياسِرٍ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، ما هذِهِ الكِناياتُ؟ قالَ: إسمُ اللهِ الأَعظَمُ، وعِمادُ التَّوحيدِ للهِ لا إلهَ إلّا هُوَ، ثُمَّ قَرَأَ: «شَهِدَ اللهُ أنَّهُ لا إلهَ إلّا هُوَ»، وآخِرَ الحَشرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّى أربَعَ رَكَعاتٍ قَبلَ الزَّوالِ. قالَ: وقالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: «اللهُ» مَعناهُ المَعبودُ الَّذي يَألَهُ[2] فيهِ الخَلقُ ويُؤلَهُ إلَيهِ،

---

[1] الأمالی للمفيد: ص 117 ح 1 عن محمّد بن عبد الله بن علىّ العلوی الزيدی عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 28 ح 22، الأمالی للطوسی: ص 597 ح 1238 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائی عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، الجعفريّات: ص 222، بحار الأنوار: ج 82 ص 207 ح 13.

[2] ألِهَ: بمعنى عَبَدَ عِبادَةً، والإلهُ المعبودُ وهو الله (المصباح المنير: ص 19 «أله»).

وَاللهُ هُوَ المَستورُ عَن دَركِ الأَبصارِ، المَحجوبُ عَنِ الأَوهامِ وَالخَطَراتِ.[1]

۳۹۵) التوحید میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ: علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جنگ بدر سے ایک رات پہلے خواب میں خضر علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے کہا: مجھے ایسی چیز بتادیں جس کے ذریعے میں دشمنون پر کامیاب ہوجاؤں، خضر علیہ السلام نے کہا؛ کہو یاھو یامن لاھو الا ھو، اے وہ کہ جس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، بس جیسے صبح ہوئی تو میں نے وہ خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، تو انہوں نے کہا؛ اے علی علیہ السلام! تو نے اسم اعظم کو یاد کیا ہے۔بس جنگ بدر کے دن یہ اسم میری زبان پر جاری تھا،

حضرت علی علیہ السلام نے سورۂ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی اور جب فارغ ہوئے تو کہا؛ اے وہ کہ جس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، مجھے معاف کردے اور کافروں کے خلاف مجھے مدد دے، علی علیہ السلام جنگ صفین میں یہی کہہ کر حملہ کررہے تھے،

عمار یاسر نے ان سے کہا؛ اے علی علیہ السلام! یہ اشارے کیا معنی رکھتے ہیں؟

فرمایا: خدا کا اسم اعظم ہے اور اس کی وحدانیت کی بنیاد ہے، ایسا خدا کے جس کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے، پھر خدا کی آیت گواہی دیتی ہے کہ وہی ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، اور سورۃ حشر کی آخری آیت کی تلاوت بھی کی، پھر واپس آئے اور ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی،

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا؛ اللہ ہی ایسا معبود ہے جس کے بارے میں مخلوق حیران ہے اور ساری مخلوق اس سے پناہ لے رہی ہے اور خداوند وہ ہے جو آنکھوں سے پوشیدہ اور وھم وگمان سے دور ہے۔

**10/6**

## الدُّعاءُ عِندَ لُبسِ الجَديدِ

## نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

396.الأمالی بإسناده عن الحسين بن علی عليه السلام: أتى أميرُ المُؤمِنينَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ عليه السلام أصحابَ القُمُصِ فَساوَمَ شَيخًا مِنهُم، فَقالَ: يا شَيخُ بِعني قَميصًا بِثَلاثَةِ دَراهِمَ، فَقالَ الشَّيخُ:

---

[1] التوحيد: ص 89 ح 2 عن وهب بن وهب القرشي عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام، عدّة الداعي: ص 262 وفيه إلى «يطارد»، بحار الأنوار: ج3 ص222 ح12.

حُبّا و كَرامَةً. فَاشتَرى مِنهُ قَميصا بِثَلاثَةِ دَراهِمَ، فَلَبِسَهُ ما بَينَ الرُّسغَينِ [1] إلَى الكَعبَينِ، وأتَى المَسجِدَ فَصَلّى فيهِ رَكعَتَينِ، ثُمَّ قالَ: الحَمدُ للهِ الَّذى رَزَقَنى مِنَ الرِّياشِ [2] ما أتَجَمَّلُ بِهِ فِي النّاسِ، وأُؤَدّى فيهِ فَريضَتى، وأستُرُ بِهِ عَورَتى. فَقالَ لَهُ رَجُلٌ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، أعَنكَ نَروى هذا، أو شَيءٌ سَمِعتَهُ مِن رَسولِ اللهِ ﷺ؟ قالَ: بَل شَيءٌ سَمِعتُهُ مِن رَسولِ اللهِ ﷺ، سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ يَقولُ ذلِكَ عِندَ الكِسوَةِ. [3]

۳۹۶) اَمالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے ہے، امام علی بن ابی طالب علیہ السلام قمیص سینے والے کے پاس آئے، ان میں سے ایک بوڑھے شخص کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے آیا اور کہا؛ اے بزرگ ! تم تین درہم میں قمیص مجھے فروخت کرو گے۔

اس نے کہا؛ بالکل شوق اور احترام کے ساتھ فروخت ہے آپ کے لئے، علی علیہ السلام نے تین درہم میں اس سے خرید لی اور اس کو پہنا تو سر سے پیر تک پہنچ گئی، اور مسجد میں آ کر اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور کہا، تعریف ہے اس خدا کی جس نے مجھے ایسا لباس عطا کیا جو پہن کر لوگوں کے درمیان آؤں اور اس میں واجب کو ادا کروں اور اس کے ذریعے میں اپنے عیب کو چھپاؤں،

ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا؛ اے علی علیہ السلام ! یہ بات آپ کا حوالہ لے کر ہم نقل کریں یا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟

فرمایا؛ یہ وہ بات ہے جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے، میں نے سنا کہ یہ ذکر لباس پہنتے وقت کہتے تھے۔

---

[1] الرُّسغُ: مفصل ما بين الكفّ والساعد (المصباح المنير: ص226 «رسغ»).
[2] الرِّياشُ: ما ظَهَرَ مِنَ اللِّباس (النهاية: ج2 ص288 «ريش»).
[3] الأمالي للطوسي: ص365 ح771 عن عليّ بن عليّ بن رزين عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، كشف الغمّة: ج2 ص25، بحار الأنوار: ج91 ص386 ح18.

10/7

# الدُّعاءُ لِدَفعِ الوَجَعِ

## درد ختم کرنے کی دعا

397.طبّ الأئمّة عن صفوان الجمّال عن جعفر بن محمّد عن: إنَّ رَجُلاً اشتَكى إلى أبي عَبدِ اللهِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام، فَقالَ: يابنَ رَسولِ اللهِ، إنّي أجِدُ وَجَعاً في عَراقيبي[1] قَد مَنَعَني مِنَ النُّهوضِ إلَى الصَّلاةِ. قالَ: فَما يَمنَعُكَ مِنَ العوذَةِ[2]؟ قالَ: لَستُ أعلَمُها. قالَ: فَإِذا أحسَستَ بِها فَضَع يَدَكَ عَلَيها وقُل: «بِاسمِ اللهِ وبِاللهِ وَالسَّلامُ عَلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله». ثُمَّ اقرَأ عَلَيهِ: «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ السَّمَوَ تُ مَطْوِيَّتُ بِيَمِينِهِ سُبْحَنَهُ وَ تَعَلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ[3]». فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذلِكَ فَشَفاهُ اللهُ تَعالى.[4]

۳۹۷) طب الآئمہ میں صفوان جمال نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کے پاس آکر درد کی شکایت کی اور کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! مجھے کمر میں بہت درد ہو رہا ہے جو مجھے نماز کے لئے اٹھنے سے روک رہا ہے،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ تم کیوں اس دعا یا ذکر کو نہیں پڑھتے ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اہل بیت میں سے کسی نے درد یا مشکل کے حل کے لئے کسی کو بتائی ہو؟

اس نے کہا؛ وہ مجھے نہیں آتی،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ جب درد ہونے لگے تو درد والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو، خدا کے نام اور مدد سے، اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو، پھر یہ آیت پڑھو:

---

[1] العُرقوبُ: العصبُ الغليظ الموتّرُ فوق عقب الإنسان (الصحاح: ج1 ص180 «عرقب»).
[2] العوذة: هي الدعاء والذكر الصادر من النبي صلى الله عليه وآله أو أهل البيت عليهم السلام لدفع البلاء وشفاء الأوجاع.
[3] الزمر: 67.
[4] طبّ الأئمّة لابني بسطام: ص34، بحار الأنوار: ج95 ص85 ح1.

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

اوران لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی۔ حالانکہ (وہ ایسا قادر ہے کہ) قیامت کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں جسے یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔

اس شخص نے ایسے ہی کیا اور سے شفا مل گئی۔

398.طبّ الأئمّة عن جابر الجعفی عن محمّد الباقر عَلَيهِ السَّلام كُنتُ عِندَ عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ عَلَيهِ السَّلام إذ أتاهُ رَجُلٌ مِن بَنی اُمَيَّةَ مِن شيعَتِنا، فَقالَ لَهُ: يَابنَ رَسولِ اللهِ، ما قَدَرتُ أن أمشِيَ إلَيكَ مِن وَجَعِ رِجلی. قالَ: أينَ أنتَ مِن عوذَةِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلام؟ قالَ: يَابنَ رَسولِ اللهِ وما ذاكَ؟ قالَ: الآيَةُ: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا * لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَ طًا مُّسْتَقِيمًا * وَ يَنصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيزًا * هُوَ الَّذِى أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا إِيمَـٰنًا مَّعَ إِيمَـٰنِهِمْ وَ لِلهِ جُنُودُ السَّمَوَ تِ وَ الْأَرْضِ وَ كَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا * لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَـٰتِ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَ كَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللهِ فَوْزًا عَظِيمًا * وَ يُعَذِّبَ الْمُنَـٰفِقِينَ وَ الْمُنَـٰفِقَـٰتِ وَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَـٰتِ الظَّآنِّينَ بِاللهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ أَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيرًا * وَ لِلهِ جُنُودُ السَّمَوَ تِ وَ الْأَرْضِ وَ كَانَ اللهُ عَزِيزًا حَكِيمًا[1]. قالَ: فَفَعَلتُ ما أمَرَنی بِهِ، فَما أحسَستُ بَعدَ ذٰلِكَ بِشَیءٍ مِنها بِعَونِ اللهِ تَعالی.[2]

(۳۹۸) طب الآئمہ میں جعفر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، میں علی بن حسین علیہ السلام کے پاس تھا کہ بنوامیہ خاندان کا ایک شخص جو اہل بیت کا پیروکار تھا، امام علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! پاؤں میں درد ہونے کی وجہ سے آپ کے پاس نہیں آسکتا۔

[1] الفتح:7.1.
[2] طبّ الأئمّة لابنی بسطام: ص33، بحار الأنوار: ج95 ص84 ح1.

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ کیوں حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام کی دعا سے استفادہ نہیں کرتے ہو؟

اس نے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندؑ! وہ کونسی دعا (یا ذکر) ہے؟

فرمایا؛ وہ یہ آیت ہے:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٧﴾

(اے رسولؐ یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری امت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے، اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔ وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں۔ اور سارے آسمانوں اور زمین کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ تاکہ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کردے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں بُرے بُرے خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے۔ اور خدا ان پر غضب ناک ہے اور اُس نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ کیا بُری جگہ ہے اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار اور

غالب ہے۔

اس شخص نے کہا؛ جو مجھے حکم دیا تھا وہ میں نے انجام دیا اور خدا کی مدد سے اس کے بعد مجھے کبھی بھی درد کا احساس نہ ہوا۔

**10/8**

## مِن أدعِيَةِ النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم

## رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا

399.الفردوس عن الحسين بن علي عليه السلام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اللّٰهُمَّ أغنِني بِالعِلمِ، وزَيِّنّي بِالحِلمِ، وأكرِمني بِالتَّقوى، وجَمِّلني بِالعافِيَةِ.[1]

۳۹۹) الفردوس میں امام حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: اے میرے خدا! مجھے علم کے ذریعے بے نیاز بنادے، اور بردباری کے ذریعے مجھے زینت دے اور مجھے پرہیز گاری کے ذریعے عزت دے اور عافیت کے ذریعے مجھے خوبصورت بنادے۔

**10/9**

## دُعاءُ الإمامِ في طَلَبِ مَكارِمِ الأَخلاقِ ومَحاسِنِ الأَعمالِ

## اچھے اخلاق اور نیک اعمال کے بارے میں امام کی دعا

400.مهج الدعوات عن الإمام الحسين عليه السلام. في دُعائِهِ: اللّٰهُمَّ إنّي أسأَلُكَ تَوفيقَ أهلِ الهُدى، وأعمالَ أهلِ التَّقوى، ومُناصَحَةَ أهلِ التَّوبَةِ، وعَزمَ أهلِ الصَّبرِ، وحَذَرَ أهلِ الخَشيَةِ، وطَلَبَ أهلِ العِلمِ، وزينَةَ أهلِ الوَرَعِ، وخَوفَ أهلِ الجَزَعِ، حَتّى أخافَكَ اللّٰهُمَّ مَخافَةً تَحجُزُني عَن

---

[1] الفردوس: ج1ص 469 ح1906وراجع: كنز العمّال: ج2ص 185 ح 3663 نقلاً عن ابن النجّار.

مَعاصيكَ، وحَتّى أعمَلَ بِطاعَتِكَ عَمَلاً أستَحِقُّ بِهِ كَرامَتَكَ، وحَتّى أُناصِحَكَ فِي التَّوبَةِ خَوفا لَكَ، وحَتّى أُخلِصَ لَكَ فِي النَّصيحَةِ حُبّا لَكَ، وحَتّى أتَوَكَّلَ عَلَيكَ فِي الاُمورِ حُسنَ ظَنٍّ بِكَ، سُبحانَ خالِقِ النّورِ، وسُبحانَ اللهِ العَظيمِ وبِحَمدِهِ.[1]

۴۰۰) مہج الدعوات میں امام حسین علیہ السلام کی دعا میں ہے:

اے خدا! میں تجھ سے ہدایت یافتہ لوگوں کی توفیق، پرہیزگاروں کی روش، استغفار کرنے والوں کا خلوص، صبر کرنے والوں کا عزم، خوف کھانے والوں کی احتیاط، اہل علم کی طلب، تقویٰ والوں کی زینت، کمزوروں کا خوف مانگتا ہوں

اے میرے اللہ! اس طرح تجھ سے ڈروں کہ مجھے گناہوں سے روک دے

اور اسی طرح تیری بندگی کروں کہ تیری عزت و کرامت کا لائق بن جاؤں اور تیرے خوف سے اپنی توبہ کو خلوص سے انجام دوں،

اور تیرے اور تیری محبت کے لئے تیری راہ میں خیرخواہی کو خلوص سے انجام دوں اور نیک گمان کرکے تجھ پر توکل کروں،

پاک ہے نور کے پیدا کرنے والا، بزرگ خدا کی تعریف کرتا ہوں اور اسے ہر عیب سے پاک سمجھتا ہوں۔

**10/10**

## دُعاؤُهُ فِي القُنوتِ

## قنوت میں امام علیہ السلام کی دعا

401.مهج الدعوات عن الإمام الحسين عليه السلام في قُنوتِهِ: اللّٰهُمَّ مَن أوى إلى مأوىً فَأَنتَ مَأوايَ، ومَن لَجَأَ إلى مَلجَأٍ فَأَنتَ مَلجَئي، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وَاسمَع نِدائي، وأجِب دُعائي،

---

[1] مهج الدعوات: ص198، بحار الأنوار: ج94 ص191 ح5.

وَاجعَل مَآبی[1] عِندَكَ ومَثوایَ[2]، وَاحرُسنی فی بَلوایَ مِنِ افتِتانِ الإمتِحانِ، ولَمَّةِ[3] الشَّیطانِ، بِعَظَمَتِكَ الَّتی لا یَشوبُها[4] وَلَعُ نَفسٍ بِتَفتینٍ، ولا وارِدُ طَیفٍ بِتَظنینٍ، ولا یَلُمُّ بِها فَرَحٌ[5]، حَتّی تَقلِبَنی إلَیكَ بِإرادَتِكَ غَیرَ ظَنینٍ ولا مَظنونٍ، ولا مُرابٍ ولا مُرتابٍ، إنَّكَ أرحَمُ الرّاحِمینَ.[6]

۴۰۱) مجح الدعوات میں امام صادق علیہ السلام کے قنوت میں آیا ہے کہ قنوت میں فرماتے تھے: اے خدا! جس نے بھی جہاں پناہ لی لیکن تو میری پناہ ہے اور ہر ایک نے اپنی جگہ کا رخ کیا لیکن میں تیرا رخ کرتا ہوں تو ہی میرا مقصد ہے، اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد پر درود بھیج اور میری آواز سن اور میری دعا کو قبول فرما اور میرے واپس آنے کی جگہ کو تو اپنے ہاں قرار دے، مجھے فتنے کے امتحان میں اور شیطان کی ہمراہی سے بچا اس تیری بزرگی کی برکت سے جس تک فتنے کرنے والے کی سانس بھی نہیں پہنچ سکتی اور ایسی باریکی کہ جس تک بدگمانی نہیں پہنچ سکتی اور اس کے نزدیک سرمستی نہیں ہوسکتی، تاکہ تو اپنی رضایت تک پہنچا دے بغیر اس کے کہ میں غلط خیال کروں یا میرے بارے میں غلط خیال کیا جائے، نہ مجھ میں شک کیا جائے نہ ہی میں شک کروں کیوں کہ تو سب مہربان کرنے والوں سے بڑا مہربان ہے۔

402.مهج الدعوات عن الإمام الحسین علیه السلام فی قُنوتِهِ: اللّٰهُمَّ مِنكَ البَدءُ ولَكَ المَشیَّةُ، ولَكَ الحَولُ ولَكَ القُوَّةُ، وأنتَ اللهُ الَّذی لا إلٰهَ إلّا أنتَ، جَعَلتَ قُلوبَ أولِیائِكَ مَسكَنًا لِمَشیَّتِكَ، ومَكمَنًا لإرادَتِكَ، وجَعَلتَ عُقولَهُم مَناصِبَ أوامِرِكَ ونَواهیكَ، فَأَنتَ إذا شِئتَ ما تَشاءُ حَرَّكتَ مِن أسرارِهِم كَوامِنَ ما أبطَنتَ فیهِم، وأبدَأتَ مِن إرادَتِكَ عَلی ألسِنَتِهِم ما أفهَمتَهُم بِهِ عَنكَ فی عُقودِهِم[7]، بِعُقولٍ تَدعوكَ وتَدعو إلَیكَ بِحَقائِقِ ما مَنَحتَهُم بِهِ، وإنّی لَأَعلَمُ مِمّا عَلَّمتَنی مِمّا أنتَ المَشكورُ عَلی ما مِنهُ أرَیتَنی، وإلَیهِ آوَیتَنی. اللّٰهُمَّ وإنّی مَعَ ذٰلِكَ كُلِّهِ عائِذٌ بِكَ، لائِذٌ بِحَولِكَ وقُوَّتِكَ، راضٍ بِحُكمِكَ الَّذی سُقتَهُ إلَیَّ فی عِلمِكَ، جارٍ بِحَیثُ أجرَیتَنی، قاصِدٌ ما أمَّمتَنی، غَیرُ ضَنینٍ

---

[1] المَآب: المرجِع (الصحاح: ج1 ص89 «أوب»).

[2] المَثوی: المَنزِل (المصباح المنیر: ص88 «ثوی»).

[3] اللَّمَّةُ: الخَطرَةُ تقع فی القلب، فما كان من خَطَرات الخیر فهو من المَلَك، وما كان من خَطَرات الشّرّ فهو من الشیطان (النهایة: ج4 ص273 «لمم»).

[4] الشَّوبُ: الخلط (الصحاح: ج1 ص158 «شوب»).

[5] فی بحار الأنوار: «فرج» بدل «فرح».

[6] مهج الدعوات: ص69، بحار الأنوار: ج85 ص214 ح1.

[7] اعتقدت كذا: عقدتُ علیه القلبَ والضمیر (المصباح المنیر: ص421 «عقد»).

بِنَفسی فیما یُرضیكَ عَنّی إذ بِهِ قَد رَضَّیتَنی، ولا قاصِرٍ بِجُهدی عَمّا إلَیهِ نَدَبتَنی[1]، مُسارِعٌ لِما عَرَّفتَنی، شارِعٌ فیما أشرَعتَنی، مُستَبصِرٌ فیما بَصَّرتَنی، مُراعٍ ما أرعَیتَنی، فَلا تُخلِنی مِن رِعایَتِكَ، ولا تُخرِجنی مِن عِنایَتِكَ، ولا تُقعِدنی عَن حَولِكَ، ولا تُخرِجنی[2] عَن مَقصِدٍ أنالُ بِهِ إرادَتَكَ، وَاجعَل عَلَی البَصیرَةِ مَدرَجَتی[3]، وعَلَی الهِدایَةِ مَحَجَّتی[4]، وعَلَی الرَّشادِ مَسلَكی، حَتّی تُنیلَنی وتُنیلَ بی اُمنِیَّتی، وتُحِلَّ بی عَلی ما بِهِ أرَدتَنی، ولَهُ خَلَقتَنی، وإلَیهِ آوَیتَ بی[5]، وأعِذ أولِیاءَكَ مِنَ الِافتِتانِ بی، وفَتِّنهُم بِرَحمَتِكَ لِرَحمَتِكَ فی نِعمَتِكَ تَفتینَ الِاجتِباءِ وَالِاستِخلاصِ بِسُلوكِ طَریقَتی، وَاتِّباعِ مَنهَجی، وألحِقنی بِالصّالِحینَ مِن آبائی وذَوی رَحِمی.[6]

۴۰۲) مہج الدعوات میں، امام حسینؑ کے قنوت میں آیا ہے: اے میرے خدا! تجھ سے آغاز کرتا ہوں اور مشیت تیرے لئے ہے، طاقت وقدرت تیرے لئے ہے اور تو ہی وہی خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، تو نے اپنے اولیاء کے دلوں کو مشیت کی جگہ بنا دیا، اور اپنے اردہ کی جگہ بنا دیا اور تو نے ان کیعقلوں کو امر اور نہی کے لئے پیدا کیا۔ جب بھی کسی چیز کو چاہتے ہو تو ان کے وجود کے اندر کو حرکت میں لاتے ہو اور جس چیز کا تو نے اردہ کیا ورانکی زبان پر جاری ہوا، ایسی چیز ہے جو تو نے ان کو سمجھایا ہے اور اس پر تو نے ان کو یقین دلایا، عقلوں کے ذریعے تجھ کو پکارتے ہیں اور جو حقائق تو نے ان کو دیے ہیں، ان کے ذریعے وہ (لوگوں کو) تیری طرف دعوت دیتے ہیں اور جو کچھ تو نے مجھے علم دیا، میں جانتا ہوں کہ جو کچھ تو نے بتایا اور جو راستہ دکھایا، شکر کرنا چاہیے، اے خدا! میں ساری ان چیزوں کے ساتھ تجھ پر اور تیری قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، میں راضی ہوں اس حکم پر جو اپنے علم میں تو نے میری طرف بھیجا ہے اور جہاں تو بھیجے وہاں میں جاؤں گا اور جہاں تو بھیجے گا وہاں رخ کرنے والا ہوں، میں اس چیز کے برپا کرنے میں جان کی قربانی سے بخل نہیں کروں گا جو تجھے مجھ سے راضی کرے، کیوں کہ تو نے مجھے اس پر راضی رکھا ہے، اور جس چیز کی طرف تو نے مجھے دعوت دی ہے میں اس میں کوشش کرنے سے سستی نہیں کروں گا۔ جو کچھ تو نے مجھے سمجھایا ہے میں اس کی جانب قدم

---

[1] نَدَبَهُ إلی الأمرِ: دعاهُ وحثَّهُ (القاموس المحیط: ج۱ ص131 «ندب»).
[2] فی المصدر: «تحرجنی»، والتصویب من بحار الأنوار.
[3] دَرَجَ: مشی قلیلاً فی أوّل ما یمشی (المصباح المنیر: ص 191 «درج»).
[4] المَحَجَّةُ: جادّة الطریق (الصحاح: ج۱ ص 304 «حجج»).
[5] فی بحار الأنوار: «آویتنی».
[6] مهج الدعوات: ص68، بحار الأنوار: ج85 ص214 ح1.

بڑھاؤں گا اور جو تو نے راستہ میرے لئے بنایا ہے اس میں قدم بڑھاؤں گا۔ جس میں تو نے بصیرت عطا کی ہے میں اس میں بصیر (باخبر) ہوں اور جہاں تک تو نے مجھے بچایا ہے (خود میں غلطیوں سے) بچا ہوا ہوں، بس مجھے تو اپنی حفظ و امان سے باہر نہ کرنا اور تو اپنی قدرت سے (کنار) نہ کر، اور اس مقصد سے باہر نہ کر جہاں تیری مرضی تک پہنچوں گا اور تو میرے پہلے قدم کو معرفت کے ساتھ قرار دے اور میری راہ کو اپنی محبت پر بنادے اور میرا جانے کا راستہ، سیدھا قرار دے تاکہ مجھے اپنی آوازوں تک پہنچادے، جہاں سے تو نے مجھے چاہا اور جس کے لئے پیدا کیا، میں اسی کے لئے آیا ہوں اور مجھے وہاں جگہ دے اور تو اپنے دوستوں کو میرے ذریعے آزمانے سے پناہ دے اور اپنی رحمت کے ذریعے ان کو اپنی دی ہوتی رحمت میں آزما، انتخاب کا امتحان اور اطاعت کی راہ پر چلنے میں اور مجھے اپنے نیک آباؤاجداد سے ملحق فرما۔

**10/11**

## دُعاؤُهُ فِي الوَترِ

## نماز وتر میں امام کی دعا

403.الطبقات الكبرى عن محمّد بن أبي محمّد البصري: كَانَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام يَقولُ فی وَترِهِ: اللّٰهُمَّ إنَّكَ تَرى ولا تُرى، وأنتَ بِالمَنظَرِ الأَعلى، وإنَّ لَكَ الآخِرَةَ والاُولى، وإنّا نَعوذُ بِكَ مِن أن نَذِلَّ ونَخزى.[1]

۴۰۳) طبقات کبری میں محمد بن ابی محمد بصری سے نقل ہے: امام حسین علیہ السلام نماز وتر میں پڑھتے تھے، اے خدا! تو دیکھ رہا ہے لیکن تجھے نہیں دیکھا جا رہا ہے، تو بلند نظر پر ہے اور آغاز و انجام تجھ سے ہے، ہم ذلت و رسوائی کی تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔

404.مسند أبي يعلى عن أبي الحوراء: قالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: عَلَّمَنی رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَلِماتٍ أقولُهُنَّ فی قُنوتِ الوَترِ: رَبِّ اهدِنی فیمَن هَدَیتَ، وعافِنی فیمَن عافَیتَ، وتَوَلَّنی فیمَن تَوَلَّیتَ، وبارِك لی فیما أعطَیتَ، وقِنی شَرَّ ما قَضَیتَ، فَإِنَّكَ تَقضی ولا یُقضی عَلَیكَ، وإنَّكَ لا تُذِلُّ مَن والَیتَ،

---

[1] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص409 ح383، المصنّف لابن أبي شيبة: ج7 ص113 ح2 و ج2 ص200 ح3 كلاهما عن شيخ يكنّى أبا محمّد بزيادة «وإنّ إليك الرجعى» بعد «الأعلى»، كنز العمّال: ج8 ص82 ح21992.

تَبارَكتَ رَبَّنا وتَعالَيتَ.[1]

۴۰۴) مسند ابی یعلی میں ابوحوراہ سے نقل ہے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کچھ ایسے الفاظ بتائے تاکہ وہ میں نماز وتر میں پڑھوں: اے خدا! مجھے ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کر اور مجھے عافیت دے (ان میں شمار کر کے جن کو) تو نے عافیت دی اور جن کی سرپرستی تیرے ذمہ ہے میری بھی سرپرستی کر اور جو کچھ تو نے مجھے دیا اس میں برکت ڈال دے، اور جس چیز کے نقصان کا تو نے بتایا اس سے مجھے بچا، کیوں کہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں چلتا اور جس سے تو محبت کرے گا اس کو ذلیل وخوار نہیں کرے گا، بلند وبالا ہو ہمارا خدا۔

**10/12**

## دُعاؤُهُ بَعدَ صَلاةِ الطَّوافِ

## نماز طواف کے بعد امام علیہ السلام کی دعا

405. ربيع الأبرار: رُؤِيَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام يَطوفُ بِالبَيتِ، ثُمَّ صارَ إلَى المَقامِ[2] فَصَلّى، ثُمَّ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَى المَقامِ فَجَعَلَ يَبكي ويَقولُ: «عُبَيدُكَ بِبابِكَ، سائِلُكَ بِبابِكَ، مِسكينُكَ بِبابِكَ» يُرَدِّدُ ذٰلِكَ مِرارًا. ثُمَّ انصَرَفَ.[3]

۴۰۵) ربیع الابرار: دیکھا گیا کہ امام حسین علیہ السلام کعبہ کا طواف کرتے کرتے، پھر مقام ابراہیم کی جانب گئے اس کے بعد اپنے چہرے کو مقام پر رکھ کر روئے اور کہا، تیرا چھوٹا بندہ تیری بارگاہ میں کھڑا ہے، محتاج تیرے دروازے پر کھڑا ہے، مسکین تیرے دروازے پر کھڑا ہے، امام علیہ السلام نے کئی بار یہ جملے تکرار کیے، پھر واپس لوٹ کر آئے۔

---

[1] مسند أبي يعلى: ج 6 ص 183 ح 6753، السنن الكبرى: ج 2 ص 297 ح 3138 عن الإمام الحسن أو الإمام الحسين عليهما السلام، الفردوس: ج1 ص 483 ح1977. وفي سنن الترمذي: ج 2 ص 328 ح 464 و مسند ابن حنبل: ج1 ص 425 ح1718 عن الإمام الحسن عليه السلام.

[2] المَقامُ: مقام إبراهيم عليه السلام هو الحَجَر الذي أثّر فيه قدمه، وموضعه أيضا. وفي الحديث: ما بين الركن والمقام مشحون من قبور الأنبياء (مجمع البحرين: ج3 ص1526 «قوم»).

[3] ربيع الأبرار: ج2 ص149.

**10/13**

# دُعاءٌ فی تعقیبِ الصَّلَواتِ

## تعقیب نماز میں دعا

406.تهذيب الأحكام: رُوِيَ عَن أميرِ المُؤمِنينَ عليه السلام أنَّهُ قالَ: مَن أحَبَّ أن يَخرُجَ مِنَ الدُّنيا وقَد تَخَلَّصَ مِنَ الذُّنوبِ كَما يَتَخَلَّصُ الذَّهَبُ الَّذي لا كَدَرَ فيهِ ولا يَطلُبُهُ أحَدٌ بِمَظلِمَةٍ، فَليَقُل في دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ نِسبَةَ الرَّبِّ[1] تَبارَكَ وتَعالَى اثنَتَي عَشرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ يَبسُطُ يَدَيهِ فَيَقولُ: اللّهُمَّ إنّي أسأَلُكَ بِاسمِكَ المَكنونِ المَخزونِ الطُّهرِ الطّاهِرِ المُبارَكِ، وأسأَلُكَ بِاسمِكَ العَظيمِ وسُلطانِكَ القَديمِ أن تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، يا واهِبَ العَطايا، يا مُطلِقَ الأُسارى، يا فَكّاكَ الرِّقابِ مِنَ النّارِ، أسأَلُكَ أن تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وأن تُعتِقَ رَقَبَتي مِنَ النّارِ، وتُخرِجَني مِنَ الدُّنيا آمِنًا، وتُدخِلَنِي الجَنَّةَ سالِمًا، وأن تَجعَلَ دُعائي أوَّلَهُ فَلاحًا، وأوسَطَهُ نَجاحًا، وآخِرَهُ صَلاحًا، إنَّكَ أنتَ عَلّامُ الغُيوبِ. ثُمَّ قالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: هذا مِنَ المَخبِيّاتِ مِمّا عَلَّمَني رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وأمَرَني أن اُعَلِّمَهُ الحَسَنَ وَالحُسَينَ B.[2]

۴۰۹) تھذیب الاحکام: روایت کی گئی ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ دنیا سے انتقال اس حالت میں کرے کہ اس کی گردن پر گناہ نہ ہوں اور جس طرح خالص سونا ناخالص سونے سے جدا ہوتا ہے اور اس پر کسی کا بھی حق نہ ہو تو اس کو ہر نماز کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا چاہئے اور ہاتھوں کو پھیلا کر کہے،

اے خدا! تیرے مخفی اور پاک و پاکیزہ نام کے ذریعے تجھ سے مانگتا ہوں اور بزرگ نام ہمیشہ والی بادشاہی کے ذریعہ تجھ سے مانگتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر صلوٰت بھیج،

اے تحفے دینے والے، اے اسیروں کو آزاد کرنے والے،

---

[1] يعني سورة الإخلاص.

[2] تهذيب الأحكام: ج2 ص108 ح410. كتاب من لا يحضره الفقيه: ج1 ص324 ح949. معاني الأخبار: ص140 ح1 عن الأصبغ. مكارم الأخلاق: ج2 ص31 ح2068 كلاهما نحوه. بحار الأنوار: ج86 ص25 ح26.

اے لوگوں کو آگ سے رہا کرنے والے، تجھ سے چاہتا ہوں کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور مجھے (جہنم کی) آگ سے آزاد کر اور اس کا انجام نیک قرار دے، کیوں کہ تو سارے رازوں سے باخبر ہے پھر علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ روزوں میں سے ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا اور مجھے حکم دیا کہ یہ حسن و حسین علیہ السلام کو بھی بتا دوں۔

**10/14**

## دُعاؤُهُ فی طَلَبِ الوَلَدِ الصّالِح

## نیک فرزند طلب کرنے کے بارے میں امام علیہ السلام کی دعا

407.مهج الدعوات عن الإمام الحسين عليه السلام: بِسمِ اللهِ، يا دائِمُ يا دَيمومُ، يا حَيُّ يا قَيّومُ[1] الرَّحمنُ الرَّحيمُ، يا كاشِفَ الغَمِّ، يا فارِجَ الهَمِّ، يا باعِثَ الرُّسُلِ، يا صادِقَ الوَعدِ، اللّٰهُمَّ إن كانَ لي عِندَكَ رِضوانٌ ووُدٌّ فَاغفِر لي ومَنِ اتَّبَعَني مِن إخواني وشيعَتي. وطَيِّب ما في صُلبي، بِرَحمَتِكَ يا أرحَمَ الرّاحِمينَ، وصَلَّى اللهُ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وآلِهِ أجمَعينَ.[2]

۴۰۷) مہج الدعوات میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: خدا کے نام سے، اے ہمیشہ رہنے والے، اے زندہ، اے لوگوں کے کام کو انجام دینے والے، اے مہربان رحمت بھیجنے والے، اے غم کو دور کرنے والے، اے غم کو برطرف کرنے والے، اے انبیاء کو بھیجنے والے، اے سچا وعدہ کرنے والے،

اے خدا! اگر (اپنی تقدیر) میں مجھ سے راضی اور مہربان ہو تو مجھ کو معاف کرو، تو اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ مہربان،

خدایا! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی ساری آل پر درود بھیجے۔

---

[1] قيّوم: من أبنية المبالغة، وهي من صفات الله تعالى، ومعناها: القائم بأُمور الخلق (النهاية: ج4 ص134 «قيم»).

[2] مهج الدعوات: ص23، بحار الأنوار: ج94 ص265 ح3 وراجع: كمال الدين: ص265 ح11 وعيون أخبار الرضا عليه السلام: ج1 ص60 ح29.

**10/15**

# دُعاؤُهُ فِي السُّجودِ

## سجدہ میں امام علیہ السلام کی دعا

408.مقتل الحسين عليه السلام: رُوِىَ فِي المَراسيلِ أنَّ شُرَيحا قالَ: دَخَلتُ مَسجِدَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَإِذَا الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام فيهِ ساجِدٌ يُعَفِّرُ خَدَّهُ عَلَى التُّرابِ، وهُوَ يَقولُ: سَيِّدي ومَولايَ، أَلِمَقامِعِ الحَديدِ خَلَقتَ أعضائي؟ أم لِشُربِ الحَميمِ [1] خَلَقتَ أمعائي [2]؟ إلهي لَئِن طالَبتَني بِذُنوبي لَأُطالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ، ولَئِن حَبَستَني مَعَ الخاطِئينَ لَأُخبِرَنَّهُم بِحُبّي لَكَ، سَيِّدي إنَّ طاعَتَكَ لا تَنفَعُكَ، ومَعصِيَتي لا تَضُرُّكَ، فَهَب لي ما لا يَنفَعُكَ، وَاغفِر لي ما لا يَضُرُّكَ، فَإِنَّكَ أرحَمُ الرّاحِمينَ. [3]

۴۰۸) مقتل الحسین خوارزمی: مرسل [4] روایتوں میں آیا ہے کہ شریح کہتا ہے: میں مسجد النبی میں آیا تو دیکھا امام حسین علیہ السلام سجدہ میں ہیں اور گال کو خاک پر رکھ کر کہہ رہے ہیں،

اے میرے آقا و سردار! کیا تو نے میرا اعضاء کو لوہے کے گرزوں کے لئے پیدا کیا ہے یا میرے معدے کو جہنم کے گرم پانی پینے کے لئے خلق کیا ہے؟

اے میرے اللہ اگر تو مجھ سے گناہوں کی وجہ سے حساب لے گا تو میں ان کو بتاؤں گا کہ تجھ سے محبت کرتا ہوں،

میرے سردار! میری عبادت تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی میری نافرمانی تجھے کوئی نقصان دے گی۔ بس جو چیز تجھے فائدہ نہ دے وہ مجھے دے، اور جو چیز تجھے نقصان نہیں دیتی وہ مجھے معاف کردے، کیونکہ تو بڑا مہربان ہے۔

---

[1] الحَميمُ: الماء الشديد الحرارة (مفردات ألفاظ القرآن: ص254، «حم»).
[2] إشارة إلى الآيات: 19.21 من سورة الحجّ.
[3] مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص152.
[4]

**10/16**

# دُعاؤُهُ فِي الإستِسقاءِ

## بارش طلب کرنے کے بارے میں امام کی دعا

409. كتاب من لا يحضره الفقيه: جاءَ قَومٌ مِن أهلِ الكوفَةِ إلى عَلِيّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام فَقالوا لَهُ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، ادعُ لَنا بِدَعَواتٍ فِي الإستِسقاءِ، فَدَعا عَلِيٌّ عليه السلام الحَسَنَ وَالحُسَينَ عليهما السلام... ثُمَّ قالَ لِلحُسَينِ عليه السلام: ادعُ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: اللّٰهُمَّ مُعطِيَ الخَيراتِ مِن مَظانِّها، ومُنزِلَ الرَّحَماتِ مِن مَعادِنِها، ومُجرِيَ البَرَكاتِ عَلى أهلِها، مِنكَ الغَيثُ المُغيثُ، وأنتَ الغِياثُ المُستَغاثُ، ونَحنُ الخاطِئونَ وأهلُ الذُّنوبِ، وأنتَ المُستَغفَرُ الغَفّارُ، لا إلٰهَ إلّا أنتَ. اللّٰهُمَّ أرسِلِ السَّماءَ عَلَينا ديمَةً[1] مِدرارًا، وَاسقِنَا الغَيثَ واكِفًا[2] مِغزارًا، غَيثًا مُغيثًا، واسِعًا مُسبِغًا مُهطِلًا، مَريئًا مَريعًا، غَدَقًا[3] مُغدِقًا، عُبابًا[4] مُجلجِلًا[5]، سَحًّا[6] سَحساحًا، بَسًّا[7] بَسّاسًا، مُسبِلًا[8] عامًّا، وَدقًا[9] مِطفاحًا، يَدفَعُ الوَدقَ بِالوَدقِ دِفاعًا، ويَطلُعُ القَطرُ مِنهُ، غَيرَ خُلَّبِ البَرقِ[10]، ولا مُكَذَّبِ الرَّعدِ، تَنعَشُ بِهِ الضَّعيفَ مِن عِبادِكَ، وتُحيي بِهِ المَيِّتَ مِن بِلادِكَ، مَنًّا عَلَينا مِنكَ، آمينَ يا رَبَّ

---

[1] الدّيمَة: المطر الذی ليس فيه رعدٌ ولا برق، وأقلّه ثلث النهار أو ثلث الليل، وأكثره ما بلغ من العدّة (الصحاح: ج 5 ص 1924 «ديم»).

[2] وكَفَ البيت: قَطَرَ، وناقة وكوف: غزيرة (القاموس المحيط: ج 3 ص 206 «وكف»).

[3] الغَدَق: المطر الكبار القطر (النهاية: ج 3 ص 345 «غدق»).

[4] العُباب: المطر الكثير (لسان العرب: ج 1 ص 573 «عبب»).

[5] المُجَلجِل: السحاب الذی فيه صوت الرعد (الصحاح: ج 4 ص 1659 «جلل»).

[6] يقال: سَحّ يسحّ سحّا، والمؤنّثة: سحّاء؛ أی دائمة الصبّ والهطل بالعطاء (النهاية: ج 2 ص 345 «سحح»).

[7] البَسّ: السَّوق اللّيِّن (الصحاح: ج 3 ص 908 «بسس»).

[8] قال ابن الأثير: فی حديث الاستسقاء: «اسقنا غيثا سابلاً» أی هاطلاً غزيرا (النهاية: ج 2 ص 340 «سبل»).

[9] الوَدق: المطر (الصحاح: ج 4 ص 1563 «ودق»).

[10] البرق الخُلَّب: الذی لا غيث فيه (الصحاح: ج 1 ص 122 «خلب»).

العالَمین. فَما تَمَّ کَلامُهُ حَتّیٰ صَبَّ اللهُ الماءَ صَبّاً.[1]

۴۰۹) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ: کوفہ کا ایک گروہ امام علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: ہمارے لیے بارش کے آنے کے لئے دعا کریں علی علیہ السلام نے حسن وحسین علیہ السلام کو بلایا، پھر حسین علیہ السلام سے فرمایا: دعا کرو۔ حسین علیہ السلام نے کہا: اے نیکیوں کو عطا کرنے والے، اپنے گمان کی جگہ سے اور پنے معادن سے رحمتوں کو نازل کرنے والے، اور برکت کے لائق لوگوں پر برکتوں کو نازل کرنے والا، تو ہی بارش برسانے والا ہے اور تجھ ہی کو پکارا جاتا ہے، ہم تو گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں، اور تجھ سے ہی توبہ طلب کی جاتی ہے اور تو ہی معاف کرتا ہے، تیرے علاوہ کوئی بھی خدا نہیں ہے، اے خدا! ہمارے لئے آسمان سے بغیر آواز والی بارش، پانی سے لبریز بھیج اور ایسی بارش بھیج جو ہمارے لئے جو قطروں سے لبریز ہو، وسیع بارش، بابرکت اور بڑی اور زیادہ تسلسل والی، اور وسیع بارش بھیج، ایسی بارش کہ سب کو شامل ہو اور قطرے ہمارے سر پر آئیں، نہ ایسی بارش کو جو سب کو غرق کردے، لیکن ایسی بارش نہ آئے جس سے تیرے کمزور بندوں کی زندگی مشکل میں پڑ جائے، بلکہ ایسی بارش ہو جن سے مردہ زمینوں کو زندہ کرے،

ہم پر تیرا احسان ہے، آمین، اے ساری کائنات کے رب!

امام علیہ السلام کی دعا پوری نہ ہوئی تھی کہ کافی مقدار میں بارش آگئی۔

410.عیون الأخبار عن إسرائیل عن الحسین علیه السلام. أنَّهُ کانَ إذَا استَسقی قالَ: اللّٰهُمَّ اسقِنا سَقیا واسِعَةً وادِعَةً، عامَّةً نافِعَةً غَیرَ ضارَّةٍ، تَعُمُّ بِها حاضِرَنا وبادِیَنا، وتَزیدُ بِها فی رِزقِنا وشُکرِنا. اللّٰهُمَّ اجعَلهُ رِزقَ إیمانٍ وعَطاءَ إیمانٍ، إنَّ عَطاءَكَ لَم یَکُن مَحظورا. اللّٰهُمَّ أنزِل عَلَینا فی أرضِنا سَکَنَها، وأنبِت فیها زینَتَها ومَرعاها.[2]

۴۱۰) عیون الا خبار میں اسرائیل نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے ؛ جب بارش طلب کرنے کی دعا کرتے تھے تو کہتے تھے،

اے خدا! ہمارے اوپر ایسی بارش بھیج جو وسیع سب کے فائدے میں بغیر نقصان والی ہو، ایسی بارش کہ جو شہر وگاؤں پر نازل ہو اور جو ہمارے رزق اور شکر کو بڑھائے،

---

[1] کتاب من لا یحضره الفقیه: ج1 ص535 ح1504، قرب الإسناد: ص156 ح576 عن وهب بن وهب عن الإمام الصادق عن أبیه عن جدّه B نحوه، بحار الأنوار: ج91 ص321 ح9.

[2] عیون الأخبار لابن قتیبة: ج2 ص278.

اے خدا! اسے ایمان کا رزق اور بخشش قرار دے کیونکہ تیری عطائیں کوئی مانع نہیں رکھتی ہیں،
اے خدا! ہمارے اوپر سرزمینوں کی رحمت نازل فرما اوران کی زینت اور گھاس کو اگا دے۔

**10/17**

## دُعاؤُهُ فی دَفعِ الأَعداءِ

## دشمنوں کو دور کرنے کے لئے امام علیہ السّلام کی دعا

411.طبّ الأئمّة عن عبد الله بن المفضّل النوفلیّ عن أ كَلِماتٌ إذا قُلتُهُنَّ ما اُبالی مِمَّن اجتَمَعَ عَلَیَّ الجِنُّ وَالإِنسُ: بِسمِ اللهِ وبِاللهِ وإلَى اللهِ وفی سَبیلِ اللهِ، وعَلی مِلَّةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، اللّٰهُمَّ اكفِنی بِقُوَّتِكَ وحَولِكَ وقُدرَتِكَ شَرَّ كُلِّ مُغتالٍ[1] وكَیدَ الفُجّارِ، فَإِنّی اُحِبُّ الأَبرارَ وأُولِی الأَخیارَ، وصَلَّى اللهُ عَلی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وآلِهِ وسَلَّمَ.[2]

(۴۱۱) طب الائمۃ میں عبداللہ بن مفضل نوفلی سے نقل ہے: کچھ ایسے کلمات ہیں کہ مجھے خوف نہیں ہے کہ مقابلے کے انسان اور جن آئیں (وہ یہ ہیں) خدا کے نام سے، اس کی مدد سے، اور اسکی طرف، خدا کی راہ، نبی کے دین پر، اے خدا! مجھے تو اپنی قدرت و طاقت سے ہر قاتل، دھوکہ باز اور گنہگاروں کے دھوکے سے بچائے رکھ کیونکہ میں نیک بندوں سے محبت کرتا ہوں اور تیرے چنے ہوئے بندوں سے میلاپ رکھتا ہوں، خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد پر درود وسلام بھیج۔

412.مهج الدعوات عن الإمام الحسين علیه السلام فی دُعائِهِ: یا مَن شَأنُهُ الكِفایَةُ، وسُرادِقُهُ[3] الرِّعایَةُ، یا مَن هُوَ الغایَةُ وَالنِّهایَةُ، یا صارِفَ السّوءِ وَالسَّوایَةِ وَالضُّرِّ، اصرِف عَنّی أذِیَّةَ العالَمینَ مِنَ الجِنِّ وَالإِنسِ أجمَعینَ، بِالأَشباحِ النّورانِیَّةِ، وبِالأَسماءِ السُّریانِیَّةِ، وبِالأَقلامِ الیونانِیَّةِ، وبِالكَلِماتِ العِبرانِیَّةِ، وبِما نَزَلَ فِی الأَلواحِ مِن یَقینِ الإیضاحِ. اِجعَلنِی اللّٰهُمَّ فی حِرزِكَ وفی حِزبِكَ، وفی عِیاذِكَ وفی سِترِكَ وفی كَنَفِكَ، مِن كُلِّ شَیطانٍ مارِدٍ، وعَدُوٍّ راصِدٍ، ولَئیمٍ مُعانِدٍ، وضِدٍّ

---

[1] الاغتيال: قَتَلَهُ غيلةً، وهو أن يخدعه فيذهب به إلى موضع فإذا صار إليه قتله (الصحاح: ج5 ص1787 «غيل»).
[2] طبّ الأئمّة لابنی بسطام: ص116، بحار الأنوار: ج95 ص220 ح17.
[3] السُّرادِق: هو كلّ ما أحاط بشیء من حائط أو مضرب أو خباء (النهاية: ج 2 ص359 «سردق»).

كَنودٍ[1]، ومِن كُلِّ حاسِدٍ، بِبِسمِ اللهِ استَشفَيتُ، وبِسمِ اللهِ استَكفَيتُ، وعَلَى اللهِ تَوَكَّلتُ، وبِهِ استَعَنتُ، وإلَيهِ استَعدَيتُ عَلى كُلِّ ظالِمٍ ظَلَمَ، وغاشِمٍ غَشَمَ، وطارِقٍ طَرَقَ، وزاجِرٍ زَجَرَ، فَاللهُ خَيرٌ حافِظًا وهُوَ أرحَمُ الرّاحِمينَ.[2]

۴۱۲) مہج الدعوات میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام اپنی دعا میں (کہتے تھے) اے وہ ذات جس کا کام کفایت کرنا ہے اور پردہ پوشی، رعایت ہے،

اے وہ ذات جو مقصد اور انتہا ہے، اے برائی ومصیبت کو ٹالنے والے! تجھے واسطہ ہے نورانی صورتوں کا، سریانی ناموں کا، یونانی قلموں کا، عبرانی لفظوں کا اس چیز کا جو لوح (محفوظ) میں واضح ہے یقین ہے، مجھ سے سارے جہاں کے جن اور انسانوں کے شر ونقصان کو دور کردے،

اے خدا! مجھے تو اپنی امان میں اور گروہ میں شامل کر اور مجھے اپنے پردے اور ہر شیطان سے، دشمن سے، ہر مخالف اور ہر حسد والے سے بچائے رکھ، میں نے بسم اللہ کے ذریعے شفا مانگی، خدا پر توکل کیا، اس سے مدد مانگی اور میں نے اسے ہر ظالم کے ظلم کے مقابلے میں جو ظلم کرے، بدسیرت شخص کی بدرفتاری سے اور ہر عالم کے ظلم سے، اور ہر اس شخص سے جو فریاد و پکار سے روکتا ہے میں نے پناہ مانگی ہے کیوں کہ خدا بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور سب سے بڑا مہربان ہے۔

**10/18**

## تَسبيحُهُ فِي اليَومِ الخامِسِ مِنَ الشَّهرِ

## ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو امام علیہ السلام کی تسبیح

413.الدعوات: تَسبيحُ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي اليَومِ الخامِسِ [مِنَ الشَّهرِ]: سُبحانَ الرَّفيعِ الأَعلى، سُبحانَ العَظيمِ الأَعظَمِ، سُبحانَ مَن هُوَ هكَذا ولا يَكونُ هكَذا غَيرُهُ، ولا يَقدِرُ أحَدٌ قُدرَتَهُ، سُبحانَ مَن أوَّلُهُ عِلمٌ لا يوصَفُ، وآخِرُهُ عِلمٌ لا يَبيدُ، سُبحانَ مَن عَلا فَوقَ البَرِيّاتِ بِالإِلهِيَّةِ فَلا عَينٌ

[1] الكَنُودُ: الكفور (القاموس المحيط: ج1 ص332، كند).
[2] مهج الدعوات: ص356، بحار الأنوار: ج94 ص374 ح1.

تُدرِكُهُ، ولا عقلٌ يُمَثِّلُهُ، ولا وهمٌ يُصَوِّرُهُ، ولا لِسانٌ يَصِفُهُ بِغايَةِ ما لَهُ مِنَ الوَصفِ، سُبحانَ مَن عَلا فِي الهَواءِ، سُبحانَ مَن قَضَى المَوتَ عَلَى العِبادِ، سُبحانَ المَلِكِ المُقتَدِرِ، سُبحانَ المَلِكِ القُدّوسِ، سُبحانَ الباقِي الدّائِمِ.[1]

۴۱۳) الدعوات: (ہر مہینے) پانچ تاریخ کو امام کی تسبیح اس طرح ہوتی تھی:

پاک و پاکیزہ ہے، بلند مرتبہ خدا، ہر عیب سے پاک ہے سب سے بڑا خدا،

پاک ہے وہ ذات جو اس طرح ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی اس طرح نہیں ہے اور کوئی اس کی قدرت کا مقابلہ نہیں کرسکتا،

بے عیب ہے وہ ذات جس کا آغاز ایسا علم ہے جو وصف کرنے سے باہر، اور اس کا انجام ایسا علم ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے،

پاک ہے وہ ذات جو اپنی خدائی کے ذریعے لوگوں سے بلند و بالاتر ہے، نہ اس کو آنکھ دیکھ سکتی ہے، نہ اس کی کوئی شبیہ بنا سکتی ہے، نہ کوئی خیال اس کا تصور کرسکتا ہے نہ کوئی زبان اس کی ایسی تعریف کرسکتی ہے جو اس کا حق ہے،

بے عیب ہے وہ ذات جو فضا میں (جگہ لینے سے) برتر ہے،

پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں پر موت کو متعین کیا،

پاک ہے قدرت والا حاکم (اللہ)،

پاک ہے وہ ذات جو بہت زیادہ پاک و پاکیزہ ہے،

پاک ہے ہمیشہ رہنے والی ذات۔

---

[1] الدعوات للراوندی: ص 92 ح 228، بحار الأنوار: ج 94 ص 206 ح 3.

10/19

## دُعاؤُهُ فِي الرَّغبَةِ إلَى الآخِرَةِ

## آخرت کی رغبت کے لئے امام علیہ السلام کی دعا

414. كشف الغمّة عن راشد بن أبي روح الأنصاری: كانَ مِن دُعاءِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام:
اللّٰهُمَّ ارزُقنِي الرَّغبَةَ فِي الآخِرَةِ حَتّى أعرِفَ صِدقَ ذٰلِكَ في قَلبي بِالزَّهادَةِ مِنّي في دُنيايَ. اللّٰهُمَّ ارزُقني بَصَرًا في أمرِ الآخِرَةِ حَتّى أطلُبَ الحَسَناتِ شَوقًا، وأفِرَّ[1] مِنَ السَّيِّئاتِ خَوفًا، يا رَبِّ.[2]

۴۱۴) کشف الغمۃ: راشد بن ابی روح انصاری سے نقل ہے: امام حسین علیہ السلام کی دعا یہ تھی، اے خدا! مجھے آخرت کی طرف رغبت عطا کرتا کہ میں آخرت کی سچائی کو دنیا سے بے رغبتی کے ذریعے جان لوں، اے خدا! مجھے آخرت کے کام میں بصیرت عطا کرتا کہ شوق سے نیکیوں کے پیچھے جاؤں اور خوف سے گناہ سے دوری اختیار کروں، اے میرے خدا۔

10/20

## دُعاؤُهُ يَومَ عَرَفَةَ

## عرفہ کے دن امام علیہ السلام کی دعا

415. الإقبال: مِنَ الدَّعَواتِ المُشَرَّفَةِ في يَومِ عَرَفَةَ، دُعاءُ مَولانَا الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ صَلَواتُ

[1] في المصدر: «وافرا»، وهو تصحيف.
[2] كشف الغمّة: ج2 ص275.

اللهِ عَلَيهِ[١] : الحَمدُ للهِ الَّذی لَيسَ لِقَضائِهِ دافِعٌ، ولا لِعَطائِهِ مانِعٌ، ولا كَصُنعِهِ صُنعُ صانِعٍ، وهُوَ الجَوادُ الواسِعُ، فَطَرَ[٢] أجناسَ البَدائِعِ، وأتقَنَ بِحِكمَتِهِ الصَّنائِعَ، لا يَخفى عَلَيهِ الطَّلائِعُ، ولا تَضيعُ عِندَهُ الوَدائِعُ، أتى بِالكِتابِ الجامِعِ، وبِشَرعِ الإِسلامِ النّورِ السّاطِعِ، وهُوَ لِلخَليقَةِ صانِعٌ، وهُوَ المُستَعانُ عَلَى الفَجائِعِ، جازی كُلِّ صانِعٍ، ورائِشُ[٣] كُلِّ قانِعٍ[٤]، وراحِمُ كُلِّ ضارِعٍ[٥]، ومُنزِلُ المَنافِعِ وَالكِتابِ الجامِعِ بِالنّورِ السّاطِعِ، وهُوَ لِلدَّعَواتِ سامِعٌ، ولِلدَّرَجاتِ رافِعٌ، ولِلكُرُباتِ دافِعٌ، ولِلجَبابِرَةِ قامِعٌ، وراحِمُ عَبرَةِ كُلِّ ضارِعٍ، ودافِعُ ضَرعَةِ كُلِّ ضارِعٍ، فَلا إلهَ غَيرُهُ، ولا شَیءَ يَعدِلُهُ، ولَيسَ كَمِثلِهِ شَیءٌ، وهُوَ السَّميعُ البَصيرُ، اللَّطيفُ الخَبيرُ، وهُوَ عَلى كُلِّ شَیءٍ قَديرٌ. اللّٰهُمَّ إنّی أرغَبُ إلَيكَ، وأشهَدُ بِالرُّبوبِيَّةِ لَكَ، مُقِرّا بِأَنَّكَ رَبّی، وأنَّ إلَيكَ مَرَدّی، ابتَدَأتَنی بِنِعمَتِكَ قَبلَ أن أكونَ شَيئا مَذكورا، وخَلَقتَنی مِنَ التُّرابِ ثُمَّ أسكَنتَنِی الأَصلابَ، أمنا لِرَيبِ المَنونِ[٦] وَاختِلافِ الدُّهورِ، فَلَم أزَل ظاعِنا[٧] مِن صُلبٍ إلى رَحِمٍ فی تَقادُمِ الأَيّامِ الماضِيَةِ، وَالقُرونِ الخالِيَةِ، لَم تُخرِجنی لِرَأفَتِكَ بی، ولُطفِكَ لی وإحسانِكَ إلَیَّ، فی دَولَةِ أيّامِ الكَفَرَةِ، الَّذينَ نَقَضوا عَهدَكَ وكَذَّبوا رُسُلَكَ، لكِنَّكَ أخرَجتَنی رَأفَةً مِنكَ وتَحَنُّنا عَلَیَّ لِلَّذی سَبَقَ لی مِنَ الهُدَى، الَّذی فيهِ يَسَّرتَنی، وفيهِ أنشَأتَنی، ومِن قَبلِ ذلِكَ رَؤُفتَ بی بِجَميلِ صُنعِكَ وسَوابِغِ نِعمَتِكَ، فَابتَدَعتَ خَلقی مِن مَنِیٍّ يُمنی،

---

[١] قال الكفعمی فی حاشية البلد الأمين: ذكر السيّد الحسيب النسيب رضیّ الدين علیّ بن طاووس، قدّس الله روحه، فی كتاب مصباح الزائر قال: روى بشر وبشير الأسديّان أنّ الحسين بن علیّ بن أبی طالب عليهم السلام، خرج عشيّة عرفة يومئذٍ من فسطاطه، متذلّلاً خاشعاً، فجعل عليه السلام يمشی هوناً هوناً، حتّى وقف هو وجماعة من أهل بيته وولده ومواليه فی مَيسَرَةِ الجبل، مستقبلَ البيت، ثُمّ رفع يديه تلقاء وجهه كاستطعام المسكين، ثُمَّ قال: الحمد لله الذی ليس لقضائه دافع... إلى آخره (البلد الأمين: ص251، بحار الأنوار: ج98 ص214 ح2).

[٢] فَطَرَ: خلق (المصباح المنير: ص476 «فطر»).

[٣] يقال: راشَهُ يَريشُه، إذا أحسن حاله. وكلُّ من أوليته خيرا فقد رِشتَه (لسان العرب: ج6 ص310 «ريش»).

[٤] القانِعُ: السائل، من القنوع: الرضا باليسير من العطاء (النهاية: ج4 ص114 «قنع»).

[٥] الضّارِعُ: النحيف الضاوی الجسم (النهاية: ج3 ص84 «ضرع»).

[٦] المنون: الدَّهرُ. والموتُ (القاموس المحيط: ج4 ص272 «منّ»).

[٧] ظَعَنَ: سارَ (الصحاح: ج4 ص2159 «ظعن»).

ثُمَّ أسكَنتَنى فى ظُلُماتٍ ثَلاثٍ، بَينَ لَحمٍ وجِلدٍ ودَمٍ، لَم تُشَهِّرنى بِخَلقى [1]، ولَم تَجعَل إلَىَّ شَيئًا مِن أمرى. ثُمَّ أخرَجتَنى إلَى الدُّنيا تامًّا سَوِيًّا، وحَفِظتَنى فِى المَهدِ طِفلاً صَبِيًّا، ورَزَقتَنى مِنَ الغِذاءِ لَبَنًا مَرِيًّا، وعَطَفتَ عَلَيَّ قُلوبَ الحَواضِنِ، و كَفَّلتَنِى الاُمَّهاتِ الرَّحائِمَ، وكَلَأتَنى [2] مِن طَوارِقِ الجانِّ، وسَلَّمتَنى مِنَ الزِّيادَةِ وَالنُّقصانِ، فَتَعالَيتَ يا رَحيمُ يا رَحمانُ. حَتّى إذَا استَهلَلتُ ناطِقًا بِالكَلامِ، أتمَمتَ عَلَيَّ سَوابِغَ الإِنعامِ، فَرَبَّيتَنى زائِدًا فى كُلِّ عامٍ، حَتّى إذا كَمُلَت فِطرَتى، وَاعتَدَلَت سَريرَتى، أوجَبتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَن ألهَمتَنى مَعرِفَتَكَ، ورَوَّعتَنى بِعَجائِبِ فِطرَتِكَ، وأنطَقتَنى لِما ذَرَأتَ فى سَمائِكَ وأرضِكَ مِن بَدائِعِ خَلقِكَ، ونَبَّهتَنى لِذِكرِكَ وشُكرِكَ وواجِبِ طاعَتِكَ وعِبادَتِكَ، وفَهَّمتَنى ما جاءَت بِهِ رُسُلُكَ، ويَسَّرتَ لى تَقَبُّلَ مَرضاتِكَ، ومَنَنتَ عَلَيَّ فى جَميعِ ذلِكَ بِعَونِكَ ولُطفِكَ. ثُمَّ إذ خَلَقتَنى مِن حُرِّ [3] الثَّرى، لَم تَرضَ لى يا إلهى بِنِعمَةٍ دونَ اُخرى، ورَزَقتَنى مِن أنواعِ المَعاشِ وصُنوفِ الرِّياشِ بِمَنِّكَ العَظيمِ عَلَيَّ، وإحسانِكَ القَديمِ إلَيَّ، حَتّى إذا أتمَمتَ عَلَيَّ جَميعَ النِّعَمِ، وصَرَفتَ عَنّى كُلَّ النِّقَمِ، لَم يَمنَعكَ جَهلى وجُرأَتى عَلَيكَ أن دَلَلتَنى عَلى ما يُقَرِّبُنى إلَيكَ، ووَفَّقتَنى لِما يُزلِفُنى لَدَيكَ، فَإِن دَعَوتُكَ أجَبتَنى، وإن سَأَلتُكَ أعطَيتَنى، وإن أطَعتُكَ شَكَرتَنى، وإن شَكَرتُكَ زِدتَنى، كُلُّ ذلِكَ إكمالاً لِأَنعُمِكَ عَلَيَّ، وإحسانِكَ إلَيَّ. فَسُبحانَكَ سُبحانَكَ! مِن مُبدِئٍ مُعيدٍ حَميدٍ مَجيدٍ، وتَقَدَّسَت أسماؤُكَ، وعَظُمَت آلاؤُكَ، فَأَيُّ أنعُمِكَ يا إلهى اُحصى عَدَدًا أو ذِكرًا، أم أيُّ عَطاياكَ أقومُ بِها شُكرًا، وهِيَ يا رَبِّ أكثَرُ مِن أن يُحصِيَهَا العادّونَ، أو يَبلُغَ عِلمًا بِهَا الحافِظونَ! ثُمَّ ما صَرَفتَ ودَرَأتَ [4] عَنّى اللّهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرّاءِ أكثَرُ مِمّا ظَهَرَ لى مِنَ العافِيَةِ وَالسَّرّاءِ. وأنَا أشهَدُ يا إلهى بِحَقيقَةِ إيمانى، وعَقدِ عَزَماتِ يَقينى، وخالِصِ صَريحِ تَوحيدى، وباطِنِ مَكنونِ ضَميرى، و عَلائِقِ مَجارى نورِ بَصَرى، وأساريرِ صَفحَةِ جَبينى، وخُرقِ مَسارِبِ نَفَسى،

---

[1] قال العلاّمة المجلسی: لم تشهّرنی بخلقی؛ أی لم تجعل تلك الحالات الخسیسة ظاهرة للخلق فی ابتداء خلقی لأصیر محقّرا مهینا عندهم، بل سترت تلك الأحوال عنهم، وأخرجتنی بعد اعتدال صورتی وخروجی عن تلك الاُصول الدّنیة (بحار الأنوار: ج60 ص373). هذا وفی البلد الأمین: «لَم تُشهِدنی خلقی».

[2] كَلأهُ: حرسه (القاموس المحیط: ج1 ص26 «كلأ»).

[3] الحُرّ من الطین والرَّمل: الطیّب. وحرّ كلّ أرضٍ: وسطها وأطیبها (تاج العروس: ج6 ص261 «حرر»).

[4] الدَّرأُ: الدَّفع (الصحاح: ج1 ص48 «درأ»).

وخَذاريفِ[1] مارِنِ[2] عِرنيني[3]، ومَسارِبِ صِماخِ[4] سَمعي، وما ضُمَّت وأطبَقَت عَلَيهِ شَفَتايَ، وحَرَكاتِ لَفظِ لِساني، ومَغرَزِ حَنَكِ فَمي وفَكّي، ومَنابِتِ أضراسي، وبُلوغِ حَبائِلِ بارِعِ عُنُقي، ومَساغِ مَطعَمي ومَشرَبي، وحِمالَةِ[5] اُمِّ رَأسي، وجُمَلِ حَمائِلِ حَبلِ وَتيني[6]، وما اشتَمَلَ عَلَيهِ تامورُ[7] صَدري، ونِياطُ[8] حِجابِ قَلبي، وأفلاذُ حَواشي كَبِدي، وما حَوَتهُ شَراسيفُ[9] أضلاعي، وحِقاقُ مَفاصِلي، وأطرافُ أنامِلي، وقَبضُ عَوامِلي، ودَمي وشَعري وبَشَري، وعَصَبي وقَصَبي[10] وعِظامي، ومُخّي وعُروقي، وجَميعُ جَوارِحي، وما انتَسَجَ عَلى ذلِكَ أيّامَ رِضاعي، وما أقَلَّتِ الأَرضُ مِنّي، ونَومي ويَقظَتي، وسُكوني وحَرَكَتي، وحَرَكاتِ رُكوعي وسُجودي؛ أن لَو حاوَلتُ وَاجتَهَدتُ مَدَى الأَعصارِ وَالأَحقابِ لَو عُمِّرتُها، أن اُؤَدِّيَ شُكرَ واحِدَةٍ مِن أنعُمِكَ، مَا استَطَعتُ ذلِكَ! إلّا بِمَنِّكَ الموجِبِ عَلَيَّ شُكراً آنِفاً جَديداً، وثَناءً طارِفاً[11] عَتيداً. أجَل، ولَو حَرَصتُ وَالعادّونَ مِن أنامِكَ أن نُحصِيَ مَدى إنعامِكَ، سالِفَةً وآنِفَةً، لَما حَصَرناهُ عَدَداً، ولا أحصَيناهُ أبَداً، هَيهاتَ! أنّى ذلِكَ، وأنتَ المُخبِرُ عَن نَفسِكَ في كِتابِكَ النّاطِقِ، وَالنَّبَأُ الصّادِقِ: «وَ إِن تَعُدُّواْ نِعۡمَتَ اللهِ لَا تُحۡصُوهَآ»[12]، صَدَقَ كِتابُكَ اللّٰهُمَّ ونَبَؤُكَ، وبَلَّغَت أنبِياؤُكَ ورُسُلُكَ ما أنزَلتَ عَلَيهِم مِن وَحيِكَ، وشَرَعتَ لَهُم مِن دينِكَ، غَيرَ أنّي أشهَدُ بِجِدّي وجَهدي، ومَبالِغِ طاقَتي ووُسعي، وأقولُ مُؤمِناً موقِناً: الحَمدُ للهِ الَّذي لَم يَتَّخِذ وَلَداً

---

[1] الخُذروف: عُوَيد، أو قصَبَة مشقوقة، يفرضُ في وسطه... (تاج العروس: ج12 ص157 «خذرف»). وقد استعاره عليه السلام لمجاري الأنف هنا.

[2] المارِن: ما لان من الأنفِ وفَضَل عن القصَبَة (الصحاح: ج6 ص2202 «مرن»).

[3] العِرنِينُ: الأنف (النهاية: ج3 ص223 «عرن»).

[4] الصِّماخ: قناة الأُذن التي تُفضي إلى طبلته (المعجم الوسيط: ج1 ص522 «صمخ»).

[5] مَحامِلُ الشيء وحَمائِله: العروق التي في أصله وجلده (لسان العرب: ج11 ص180 «حمل»).

[6] الوَتِينُ: عِرقٌ في القلب إذا انقطع مات صاحبه (الصحاح: ج6 ص2210 «وتن»).

[7] التامور: علقة القلب ودمه (النهاية: ج1 ص196).

[8] نياط القلب: هو العرق الذي القلب معلّق به (النهاية: ج5 ص141 «نيط»).

[9] الشراسيف: وهي أطراف الأضلاع المشرفة على البطن (النهاية: ج2 ص459 «شرسف»).

[10] القُصْبُ: اسم للأمعاء كلّها (النهاية: ج4 ص67 «قصب»).

[11] الطارف: المستحدث، خلاف التالد والتليد (الصحاح: ج4 ص1394 «طرف»).

[12] إبراهيم: 34، النحل: 18.

فَيَكونَ مَوروثا، ولَم يَكُن لَهُ شَريكٌ فِي المُلكِ فَيُضادَّهُ فيمَا ابتَدَعَ، ولا وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيُرفِدَهُ [1] فيما صَنَعَ، سُبحانَهُ سُبحانَهُ سُبحانَهُ! لَو كانَ فيهِما آلِهَةٌ إلاَّ اللهُ لَفَسَدَتا وتَفَطَّرَتا. فَسُبحانَ اللهِ الواحِدِ الحَقِّ الأَحَدِ الصَّمَدِ، الَّذي لَم يَلِد ولَم يولَد ولَم يَكُن لَهُ كُفُوا أحَدٌ. الحَمدُ للهِ حَمدا يَعدِلُ حَمدَ مَلائِكَتِهِ المُقَرَّبينَ، وأنبيائِهِ المُرسَلينَ، وصَلَّى اللهُ عَلى خِيَرَتِهِ مِن خَلقِهِ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيّينَ، وآلِهِ الطّاهِرينَ المُخلَصينَ. [ثُمَّ اندَفَعَ عليه السلام فِي المَسأَلَةِ وَاجتَهَدَ فِي الدُّعاءِ وقالَ . وعَيناهُ تَكِفانِ دُموعا [2]

[3]: اللّٰهُمَّ اجعَلني أخشاكَ كَأَنّي أراكَ، وأسعِدني بِتَقواكَ، ولا تُشقِني بِمَعصِيَتِكَ، وخِر لي في قَضائِكَ، وبارِك لي في قَدَرِكَ، حَتّى لا اُحِبَّ تَعجيلَ ما أخَّرتَ، ولا تَأخيرَ ما عَجَّلتَ. اللّٰهُمَّ اجعَل غِنايَ في نَفسي، وَاليَقينَ في قَلبي، وَالإِخلاصَ في عَمَلي، وَالنّورَ في بَصَري، وَالبَصيرَةَ في ديني، ومَتِّعني بِجَوارِحي، وَاجعَل سَمعي وبَصَري الوارِثَينِ مِنّي، وَانصُرني عَلى مَن ظَلَمَني، وأرِني فيهِ مَآرِبي وثاري، وأقِرَّ بِذلِكَ عَيني. اللّٰهُمَّ اكشِف كُربَتي، وَاستُر عَورَتي، وَاغفِر لي خَطيئَتي، وَاخسَأ شَيطاني، وفُكَّ رِهاني، وَاجعَل لي يا إلٰهِي الدَّرَجَةَ العُليا فِي الآخِرَةِ وَالاُولى. اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمدُ كَما خَلَقتَني فَجَعَلتَني سَميعا بَصيرا، ولَكَ الحَمدُ كَما خَلَقتَني فَجَعَلتَني حَيّا سَوِيّا، رَحمَةً بي وكُنتَ عَن خَلقي غَنِيّا. رَبِّ بِما بَرَأتَني فَعَدَّلتَ فِطرَتي، رَبِّ بِما أنشَأتَني فَأَحسَنتَ صورَتي، يا رَبِّ بِما أحسَنتَ بي وفي نَفسي عافَيتَني، رَبِّ بِما كَلَأتَني ووَفَّقتَني، رَبِّ بِما أنعَمتَ عَلَيَّ فَهَدَيتَني، رَبِّ بِما آوَيتَني ومِن كُلِّ خَيرٍ آتَيتَني وأعطَيتَني، رَبِّ بِما أطعَمتَني وسَقَيتَني، رَبِّ بِما أغنَيتَني وأقنَيتَني [4]، رَبِّ بِما أعَنتَني وأعزَزتَني، رَبِّ بِما ألبَستَني مِن ذِكرِكَ الصّافي، ويَسَّرتَ لي مِن صُنعِكَ الكافي، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وأعِنّي عَلى بَوائِقِ [5] الدَّهرِ، وصُروفِ الأَيّامِ وَاللَّيالي، ونَجِّني مِن أهوالِ الدُّنيا وكُرُباتِ الآخِرَةِ، وَاكفِني شَرَّ ما يَعمَلُ الظّالِمونَ فِي الأَرضِ. اللّٰهُمَّ ما أخافُ فَاكفِني، وما أحذَرُ فَقِني، وفي نَفسي وديني فَاحرُسني،

---

[1] الرِفدُ: العَطاءُ والصلة (الصحاح: ج2 ص475 «رفد»).

[2] وَكَفَ الدَّمعُ: إذا تَقاطَر (النهاية: ج5 ص220 «وكف»).

[3] ما بين المعقوفين أثبتناه من البلد الأمين: ص253. وراجع: بحار الأنوار: ج98 ص213 ح2 و مستدرك الوسائل: ج10 ص25 ح11370.

[4] أغناهُ اللهُ وأقناهُ: أي أعطاه الله ما يسكن إليه (الصحاح: ج6 ص2468 «قنا»).

[5] البائقة: الداهية (الصحاح: ج4 ص1452 «بوق»).

وفی سَفَری فَاحفَظنی، وفی أهلی ومالی ووُلدی فَاخلُفنی، وفیما رَزَقتَنی فَبارِك لی، وفی نَفسی فَذَلِّلنی، وفی أعیُنِ النّاسِ فَعَظِّمنی، ومِن شَرِّ الجِنِّ وَالإنسِ فَسَلِّمنی، وبِذُنوبی فَلا تَفضَحنی، وبِسَریرَتی فَلا تُخزِنی، وبِعَمَلی فَلا تُبسِلنی [1]، ونِعَمَكَ فَلا تَسلُبنی، وإلی غَیرِكَ فَلا تَكِلنی. إلی مَن تَكِلُنی؟ إلَی القَریبِ یَقطَعُنی! أم إلَی البَعیدِ یَتَهَجَّمُنی [2]! أم إلَی المُستَضعِفینَ لی! وأنتَ رَبّی ومَلیكُ أمری، أشكو إلَیكَ غُربَتی وبُعدَ داری، وهَوانی عَلی مَن مَلَّكتَهُ أمری. اللّٰهُمَّ فَلا تُحلِل بی غَضَبَكَ. فَإِن لَم تَكُن غَضِبتَ عَلَیَّ فَلا اُبالی سِواكَ. غَیرَ أنَّ عافِیَتَكَ أوسَعُ لی؛ فَأَسأَلُكَ بِنورِ وَجهِكَ الَّذی أشرَقَت لَهُ الأَرضُ وَالسَّماواتُ، وَانكَشَفَت بِهِ الظُّلُماتُ، وصَلَحَ عَلَیهِ أمرُ الأَوَّلینَ وَالآخِرینَ، ألّا تُمیتَنی عَلی غَضَبِكَ، ولا تُنزِلَ بی سَخَطَكَ. لَكَ العُتبی حَتّی تَرضی مِن قَبلِ ذلِكَ، لا إلهَ إلّا أنتَ، رَبَّ البَلَدِ الحَرامِ، وَالمَشعَرِ الحَرامِ، وَالبَیتِ العَتیقِ، الَّذی أحلَلتَهُ البَرَكَةَ، وجَعَلتَهُ لِلنّاسِ أمَنَةً. یا مَن عَفا عَنِ العَظیمِ مِنَ الذُّنوبِ بِحِلمِهِ، یا مَن أسبَغَ النِّعمَةَ بِفَضلِهِ، یا مَن أعطَی الجَزیلَ بِكَرَمِهِ، یا عُدَّتی فی كُربَتی، ویا مونِسی فی حُفرَتی، یا وَلِیَّ نِعمَتی، یا إلهی وإلهَ آبائی إبراهیمَ وإسماعیلَ وإسحاقَ ویَعقوبَ، ورَبَّ جَبرَئیلَ ومیكائیلَ و إسرافیلَ، ورَبَّ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیّینَ وآلِهِ المُنتَجَبینَ، ومُنزِلَ التَّوراةِ وَالإِنجیلِ وَالزَّبورِ وَالقُرآنِ العَظیمِ، ومُنزِلَ كهیعص وطه ویس وَالقُرآنِ الحَكیمِ، أنتَ كَهفی حینَ تُعیینِی المَذاهِبُ فی سَعَتِها، وتَضیقُ عَلَیَّ الأَرضُ بِما رَحُبَت [3]، ولَولا رَحمَتُكَ لَكُنتُ مِنَ [الهالِكینَ، وأنتَ مُقیلُ عَثرَتی، ولَولا سَترُكَ إیّایَ لَكُنتُ مِنَ] [4] المَفضوحینَ، وأنتَ مُؤَیِّدی بِالنَّصرِ عَلَی الأَعداءِ، ولَولا نَصرُكَ لی لَكُنتُ مِنَ المَغلوبینَ. یا مَن خَصَّ نَفسَهُ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفعَةِ، وأولِیاؤُهُ بِعِزِّهِ یَعتَزّونَ، یا مَن جَعَلَت لَهُ المُلوكُ نیرَ [5] المَذَلَّةِ عَلی أعناقِهِم فَهُم مِن سَطَواتِهِ

---

[1] أبسَلَهُ: أسلَمَهُ للهَلَكَة. وأبسَلَهُ لِعَمَلِهِ وبِعَمَلِهِ: وَكَلَهُ إلیهِ (اُنظر: القاموس المحیط: ج 3 ص 335 «بسل»). وفی البلد الأمین وبحار الأنوار: «فلا تَبتَلِنی».

[2] هَجَمَ الرّجلَ وغَیرَهُ. ساقه وطرده ویقال: هجم الفحلُ آتُنَهُ أی طَرَدَها (لسان العرب: ج 12 ص 602 «هجم»). وفی البلد الأمین: «یَتَجَهَّمُنی»، قال ابن الأثیر فی معناها: أی یلقانی بالغلظة والوجه الكریه (النهایة: ج 1 ص 323 «جهم»).

[3] الرُّحب: السَّعَة (الصحاح: ج 1 ص 134 «رحب»).

[4] ما بین المعقوفین أثبتناه من البلد الأمین: ص 254.

[5] نیرُ الفدّان: الخشبة المعترضة فی عنق الثورین، وقد یستعار للإذلال (مجمع البحرین: ج 3 ص 1853 «نیر»).

خائِفونَ، يَعلَمُ خائِنَةَ الأَعيُنِ وما تُخفِي الصُّدورُ، وغَيبَ ما تَأتي بِهِ الأَزمانُ وَالدُّهورُ. يا مَن لا يَعلَمُ كَيفَ هُوَ إلاّ هُوَ، يا مَن لا يَعلَمُ ما هُوَ إلاّ هُوَ، يا مَن لا يَعلَمُ ما يَعلَمُهُ إلاّ هُوَ، يا مَن كَبَسَ الأَرضَ عَلَى الماءِ، وسَدَّ الهَواءَ بِالسَّماءِ، يا مَن لَهُ أكرَمُ الأَسماءِ، يا ذَا المَعروفِ الَّذي لا يَنقَطِعُ أبَدا. يا مُقَيِّضَ[1] الرَّكبِ لِيوسُفَ فِي البَلَدِ القَفرِ، ومُخرِجَهُ مِنَ الجُبِّ، وجاعِلَهُ بَعدَ العُبودِيَّةِ مَلِكا. يا رادَّ يوسُفَ عَلى يَعقوبَ بَعدَ أنِ ابيَضَّت عَيناهُ مِنَ الحُزنِ فَهُوَ كَظيمٌ. يا كاشِفَ الضُّرِّ وَالبَلاءِ عَن أيّوبَ. يا مُمسِكَ يَدِ إبراهيمَ عَن ذَبحِ ابنِهِ بَعدَ أن كَبِرَ سِنُّهُ وفَنِيَ عُمُرُهُ. يا مَنِ استَجابَ لِزَكَرِيّا فَوَهَبَ لَهُ يَحيى ولَم يَدَعهُ فَردا وَحيدا. يا مَن أخرَجَ يونُسَ مِن بَطنِ الحوتِ. يا مَن فَلَقَ البَحرَ لِبَني إسرائيلَ فَأَنجاهُم وجَعَلَ فِرعَونَ وجُنودَهُ مِنَ المُغرَقينَ. يا مَن أرسَلَ الرِّياحَ مُبَشِّراتٍ بَينَ يَدَي رَحمَتِهِ. يا مَن لا يَعجَلُ عَلى مَن عَصاهُ مِن خَلقِهِ. يا مَنِ استَنقَذَ السَّحَرَةَ مِن بَعدِ طولِ الجُحودِ، وقَد غَدَوا في نِعمَتِهِ يَأكُلونَ رِزقَهُ ويَعبُدونَ غَيرَهُ، وقَد حادّوهُ[2] ونادّوهُ وكَذَّبوا رُسُلَهُ.! يا اللّهُ يا بَديءُ لا بَدءَ لَكَ، يا دائِما لا نَفادَ لَكَ، يا حَيُّ يا قَيّومُ، يا مُحيِيَ المَوتى، يا مَن هُوَ قائِمٌ عَلى كُلِّ نَفسٍ بِما كَسَبَت، يا مَن قَلَّ لَهُ شُكري فَلَم يَحرِمني، وعَظُمَت خَطيئَتي فَلَم يَفضَحني، ورَآني عَلَى المَعاصي فَلَم يَخذُلني. يا مَن حَفِظَني في صِغَري، يا مَن رَزَقَني في كِبَري، يا مَن أياديهِ عِندي لا تُحصى، يا مَن نِعَمُهُ عِندي لا تُجازى، يا مَن عارَضَني بِالخَيرِ وَالإِحسانِ وعارَضتُهُ بِالإِساءَةِ وَالعِصيانِ، يا مَن هَداني بِالإِيمانِ قَبلَ أن أعرِفَ شُكرَ الاِمتِنانِ. يا مَن دَعَوتُهُ مَريضا فَشَفاني، وعُريانا فَكَساني، وجائِعا فَأَطعَمَني، وعَطشانا فَأَرواني، وذَليلاً فَأَعَزَّني، وجاهِلاً فَعَرَّفَني، ووَحيدا فَكَثَّرَني، وغائِبا فَرَدَّني، ومُقِلاًّ فَأَغناني، ومُنتَصِرا فَنَصَرَني، وغَنِيّا فَلَم يَسلُبني، وأمسَكتُ عَن جَميعِ ذلِكَ فَابتَدَأَني. فَلَكَ الحَمدُ يا مَن أقالَ عَثرَتي، ونَفَّسَ كُربَتي، وأجابَ دَعوَتي، وسَتَرَ عَورَتي وذُنوبي، وبَلَّغَني طَلِبَتي، ونَصَرَني عَلى عَدُوّي، وإن أعُدَّ نِعَمَكَ ومِنَنَكَ وكَرائِمَ مِنَحِكَ لا اُحصيها. يا مَولايَ، أنتَ الَّذي أنعَمتَ، أنتَ الَّذي أحسَنتَ، أنتَ الَّذي أجمَلتَ، أنتَ الَّذي أفضَلتَ، أنتَ الَّذي مَنَنتَ، أنتَ الَّذي أكمَلتَ، أنتَ الَّذي رَزَقتَ، أنتَ الَّذي أعطَيتَ، أنتَ الَّذي أغنَيتَ، أنتَ الَّذي أقنَيتَ، أنتَ الَّذي آوَيتَ، أنتَ الَّذي كَفَيتَ،

---

[1] قَيَّضَ اللّهُ فلانا لفلانٍ: أي جاء به وأتاحه له (الصحاح: ج 3 ص 1104 «قيض»).
[2] المحادّة: المعاداة والمخالفة والمنازعة (النهاية: ج 1 ص 353 «حدد»).

أنتَ الَّذی هَدَیتَ، أنتَ الَّذی عَصَمتَ، أنتَ الَّذی سَتَرتَ، أنتَ الَّذی غَفَرتَ، أنتَ الَّذی أقَلتَ، أنتَ الَّذی مَكَّنتَ، أنتَ الَّذی أعزَزتَ، أنتَ الَّذی أعَنتَ، أنتَ الَّذی عَضَدتَ، أنتَ الَّذی أیَّدتَ، أنتَ الَّذی نَصَرتَ، أنتَ الَّذی شفَیتَ، أنتَ الَّذی عافَیتَ، أنتَ الَّذی أكرَمتَ، تَبارَكتَ رَبّی وتعالَیتَ. فَلَكَ الحَمدُ دائِمًا، ولَكَ الشُّكرُ واصِبا[١]. ثُمَّ أنَا یا إلهی المُعتَرِفُ بِذُنوبی فاغفِرها لی، أنَا الَّذی أخطَأتُ، أنَا الَّذی أغفَلتُ، أنَا الَّذی جَهِلتُ، أنَا الَّذی هَمَمتُ، أنَا الَّذی سَهَوتُ، أنَا الَّذی اعتَمَدتُ، أنَا الَّذی تَعَمَّدتُ، أنَا الَّذی وَعَدتُ، أنَا الَّذی أخلَفتُ، أنَا الَّذی نَكَثتُ، أنَا الَّذی أقرَرتُ. یا إلهی أعتَرِفُ بِنِعَمِكَ عِندی، وأبوءُ بِذُنوبی[٢] فَاغفِر لی، یا مَن لا تَضُرُّهُ ذُنوبُ عِبادِهِ، وهُوَ الغَنِیُّ عَن طاعَتِهِم، وَالمُوَفِّقُ مَن عَمِلَ مِنهُم صالِحًا بِمَعونَتِهِ ورَحمَتِهِ. فَلَكَ الحَمدُ. إلهی أمَرتَنی فَعَصَیتُكَ، ونَهَیتَنی فَارتَكَبتُ نَهیَكَ، فَأَصبَحتُ لا ذا بَراءَةٍ فَأَعتَذِرَ، ولا ذا قُوَّةٍ فَأَنتَصِرَ. فَبِأَیِّ شَیءٍ أستَقیلُكَ[٣] یا مَولایَ؛ أبِسَمعی، أم بِبَصَری، أم بِلِسانی، أم بِیَدی، أم بِرِجلی؟ ألَیسَ كُلُّها نِعَمَكَ عِندی؟ وبِكُلِّها عَصَیتُكَ یا مَولایَ. فَلَكَ الحُجَّةُ وَالسَّبیلُ عَلَیَّ. یا مَن سَتَرَنی مِنَ الآباءِ وَالاُمَّهاتِ أن یَزجُرونی، ومِنَ العَشائِرِ وَالإِخوانِ أن یُعَیِّرونی، ومِنَ السَّلاطینِ أن یُعاقِبونی، ولَوِ اطَّلَعوا یا مَولایَ عَلی مَا اطَّلَعتَ عَلَیهِ مِنّی إذا ما أنظَرونی، ولَرَفَضونی وقَطَعونی. فَها أنَا ذا بَینَ یَدَیكَ یا سَیِّدی، خاضِعًا ذَلیلاً حَصیرًا حَقیرًا، لا ذو بَراءَةٍ فَأَعتَذِرَ، ولا ذو قُوَّةٍ فَأَنتَصِرَ، ولا حُجَّةٍ لی فَأَحتَجَّ بِها، ولا قائِلٌ لَم أجتَرِح[٤] ولَم أعمَل سوءًا، وما عَسَی الجُحودُ لَو جَحَدتُ یا مَولایَ یَنفَعُنی، وكَیفَ وأنّی ذٰلِكَ وجَوارِحی كُلُّها شاهِدَةٌ عَلَیَّ بِما قَد عَمِلتُ وعَلِمتُ یَقینًا غَیرَ ذی شَكٍّ أنَّكَ سائِلی عَن عَظائِمِ الاُمورِ، وأنَّكَ الحَكَمُ العَدلُ الَّذی لا یَجورُ، وعَدلُكَ مُهلِكی، ومِن كُلِّ عَدلِكَ مَهرَبی. فَإِن تُعَذِّبنی فَبِذُنوبی یا مَولایَ بَعدَ حُجَّتِكَ عَلَیَّ، وإن تَعفُ عَنّی فَبِحِلمِكَ وجودِكَ وكَرَمِكَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی كُنتُ مِنَ الظّالِمینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی كُنتُ مِنَ المُستَغفِرینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ

---

[١] وَصَبَ الشیء: دامَ وثَبَتَ (تاج العروس: ج2 ص468 «وصب»).
[٢] أبوءُ بذنبی: أی ألتَزِمُ وأُقِرُّ وأرجِعُ (النهایة: ج1 ص159 «بوء»).
[٣] فی بحار الأنوار والبلد الأمین: «أستقبلك».
[٤] جَرَحَ واجتَرَحَ: اكتسب (الصحاح: ج1 ص358 «جرح»).

إنّی کُنتُ مِنَ المُوَحّدِینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی کُنتُ مِنَ الوَجِلِینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی کُنتُ مِنَ الرّاجِینَ الرّاغِبِینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی کُنتُ مِنَ السّائِلِینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ سُبحانَكَ إنّی کُنتُ مِنَ المُهَلِّلِینَ المُسَبِّحِینَ. لا إلهَ إلاّ أنتَ رَبّی ورَبُّ آبائِیَ الأوَّلِینَ. اللّٰهُمَّ هذا ثَنائی عَلَیكَ مُمَجِّدا، وإخلاصی لَكَ مُوَحِّدا، وإقراری بِآلائِكَ مُعَدِّدا، وإن کُنتُ مُقِرّا أنّی لا اُحصیها لِکَثرَتِها وسُبوغِها [1]، وتَظاهُرِها وتَقادُمِها، إلی حادِثٍ ما لَم تَزَل تَتَغَمَّدُنی بِهِ مَعَها، مُذ خَلَقتَنی وبَرَأتَنی مِن أوَّلِ العُمُرِ، مِنَ الإغناءِ بَعدَ الفَقرِ، وکَشفِ الضُّرِّ، وتَسبیبِ الیُسرِ، ودَفعِ العُسرِ، وتَفریجِ الکَربِ، وَالعافِیَةِ فِی البَدَنِ، وَالسَّلامَةِ فِی الدّینِ. ولَو رَفَدَنی [2] عَلی قَدرِ ذِکرِ نِعمَتِكَ عَلَیَّ جَمیعُ العالَمینَ مِنَ الأوَّلینَ وَالآخِرینَ، لَما قَدَرتُ ولا هُم عَلی ذلِكَ. تَقَدَّستَ وتَعالَیتَ مِن رَبٍّ عَظیمٍ کَریمٍ رَحیمٍ، لا تُحصی آلاؤُكَ، ولا یُبلَغُ ثَناؤُكَ، ولا تُکافی نَعماؤُكَ. صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وأتمِم عَلَینا نِعَمَتَكَ، وأسعِدنا بِطاعَتِكَ، سُبحانَكَ لا إلهَ إلاّ أنتَ. اللّٰهُمَّ إنَّكَ تُجیبُ دَعوَةَ المُضطَرِّ إذا دَعاكَ، وتَکشِفُ السّوءَ، وتُغیثُ المَکروبَ، وتَشفِی السَّقیمَ، وتُغنِی الفَقیرَ، وتَجبُرُ الکَسیرَ، وتَرحَمُ الصَّغیرَ، وتُعینُ الکَبیرَ، ولَیسَ دونَكَ ظَهیرٌ، ولا فَوقَكَ قَدیرٌ، وأنتَ العَلِیُّ الکَبیرُ. یا مُطلِقَ المُکَبَّلِ الأسیرِ، یا رازِقَ الطِّفلِ الصَّغیرِ، یا عِصمَةَ الخائِفِ المُستَجیرِ، یا مَن لا شَریكَ لَهُ ولا وَزیرَ، صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وأعطِنی فی هذِهِ العَشِیَّةِ أفضَلَ ما أعطَیتَ وأنَلتَ أحَدا مِن عِبادِكَ مِن نِعمَةٍ تولیها، وآلاءٍ تُجَدِّدُها، وبَلِیَّةٍ تَصرِفُها، وکُربَةٍ تَکشِفُها، ودَعوَةٍ تَسمَعُها، وحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُها، وسَیِّئَةٍ تَغفِرُها، إنَّكَ لَطیفٌ خَبیرٌ، وعَلی کُلِّ شَیءٍ قَدیرٌ. اللّٰهُمَّ إنَّكَ أقرَبُ مَن دُعِیَ، وأسرَعُ مَن أجابَ، وأکرَمُ مَن عَفا، وأوسَعُ مَن أعطی، وأسمَعُ مَن سُئِلَ، یا رَحمانَ الدُّنیا وَالآخِرَةِ ورَحیمَهُما، لَیسَ کَمِثلِكَ مَسؤولٌ، ولا سِواكَ مَأمولٌ، دَعَوتُكَ فَأَجَبتَنی، وسَأَلتُكَ فَأَعطَیتَنی، ورَغِبتُ إلَیكَ فَرَحِمتَنی، ووَثِقتُ بِكَ فَنَجَّیتَنی، وفَزِعتُ إلَیكَ فَکَفَیتَنی. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ عَبدِكَ ورَسولِكَ ونَبِیِّكَ وعَلی آلِهِ الطَّیِّبینَ الطّاهِرینَ أجمَعینَ، وتَمِّم لَنا نَعماءَكَ، وهَنِّئنا عَطاءَكَ، وَاجعَلنا لَكَ شاکِرینَ، ولِآلائِكَ ذاکِرینَ، آمینَ رَبَّ العالَمینَ. اللّٰهُمَّ یا مَن مَلَكَ فَقَدَرَ، وقَدَرَ فَقَهَرَ، وعُصِیَ

---

[1] أسبغ علیه النعمة: أی أتمّها (الصحاح: ج4 ص1320 «سبغ»).

[2] تقول: رَفَدتُه، إذا أعَنتَه (الصحاح: ج2 ص475 «رفد»).

فَستَرَ، وَاستُغفِرَ فَغفَرَ، يا غايَةَ رَغبَةِ الرّاغِبينَ، ومُنتَهى أمَلِ الرّاجينَ، يا مَن أحاطَ بِكُلِّ شَيءٍ عِلما، ووَسِعَ المُستَقيلينَ[1] رَأفَةً وحِلما. اللّهُمَّ إنّا نَتَوَجَّهُ إلَيكَ في هذِهِ العَشِيَّةِ الَّتي شَرَّفتَها وعَظَّمتَها، بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ ورَسولِكَ وخِيَرَتِكَ، وأمينِكَ عَلى وَحيِكَ. اللّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى البَشيرِ النَّذيرِ، السِّراجِ المُنيرِ، الَّذي أنعَمتَ بِهِ عَلَى المُسلِمينَ، وجَعَلتَهُ رَحمَةً لِلعالَمينَ. اللّهُمَّ فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِهِ كَما مُحَمَّدٌ أهلُ ذلِكَ يا عَظيمُ، فَصَلِّ عَلَيهِ وعَلى آلِ مُحَمَّدٍ المُنتَجَبينَ الطَّيِّبينَ الطّاهِرينَ أجمَعينَ، وتَغَمَّدنا بِعَفوِكَ عَنّا، فَإِلَيكَ عَجَّتِ الأَصواتُ بِصُنوفِ اللُّغاتِ، وَاجعَل لَنا في هذِهِ العَشِيَّةِ نَصيبا في كُلِّ خَيرٍ تَقسِمُهُ، ونورٍ تَهدي بِهِ، ورَحمَةٍ تَنشُرُها، وعافِيَةٍ تُجَلِّلُها، وبَرَكَةٍ تُنزِلُها، ورِزقٍ تَبسُطُهُ، يا أرحَمَ الرّاحِمينَ. اللّهُمَّ اقلِبنا في هذَا الوَقتِ مُنجِحينَ مُفلِحينَ مَبرورينَ غانِمينَ، ولا تَجعَلنا مِنَ القانِطينَ، ولا تُخلِنا مِن رَحمَتِكَ، ولا تَحرِمنا ما نُؤَمِّلُهُ مِن فَضلِكَ، ولا تَرُدَّنا خائِبينَ، ولا مِن بابِكَ مَطرودينَ، ولا تَجعَلنا مِن رَحمَتِكَ مَحرومينَ، ولا لِفَضلِ ما نُؤَمِّلُهُ مِن عَطاياكَ قانِطينَ، يا أجوَدَ الأَجوَدينَ ويا أكرَمَ الأَكرَمينَ. اللّهُمَّ إلَيكَ أقبَلنا موقِنينَ، ولِبَيتِكَ الحَرامِ آمّينَ قاصِدينَ، فَأَعِنّا عَلى مَنسَكِنا، وأكمِل لَنا حَجَّنا، وَاعفُ اللّهُمَّ عَنّا وعافِنا، فَقَد مَدَدنا إلَيكَ أيدِيَنا، وهِيَ بِذِلَّةِ الاِعتِرافِ مَوسومَةٌ. اللّهُمَّ فَأَعطِنا في هذِهِ العَشِيَّةِ ما سَأَلناكَ، وَاكفِنا مَا استَكفَيناكَ، فَلا كافِيَ لَنا سِواكَ، ولا رَبَّ لَنا غَيرُكَ، نافِذٌ فينا حُكمُكَ، مُحيطٌ بِنا عِلمُكَ، عَدلٌ فينا قَضاؤُكَ، اقضِ لَنَا الخَيرَ وَاجعَلنا مِن أهلِ الخَيرِ. اللّهُمَّ أوجِب لَنا بِجودِكَ عَظيمَ الأَجرِ، وكَريمَ الذُّخرِ، ودَوامَ اليُسرِ، وَاغفِر لَنا ذُنوبَنا أجمَعينَ، ولا تُهلِكنا مَعَ الهالِكينَ، ولا تَصرِف عَنّا رَأفَتَكَ، بِرَحمَتِكَ يا أرحَمَ الرّاحِمينَ. اللّهُمَّ اجعَلنا في هذَا الوَقتِ مِمَّن سَأَلَكَ فَأَعطَيتَهُ، وشَكَرَكَ فَزِدتَهُ، وتابَ إلَيكَ فَقَبِلتَهُ، وتَنَصَّلَ[2] إلَيكَ مِن ذُنوبِهِ فَغَفَرتَها لَهُ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ. اللّهُمَّ وَفِّقنا وسَدِّدنا وَاعصِمنا وَاقبَل تَضَرُّعَنا، يا خَيرَ مَن سُئِلَ، ويا أرحَمَ مَنِ استُرحِمَ، يا مَن لا يَخفى عَلَيهِ إغماضُ الجُفونِ، ولا لَحظُ العُيونِ، ولا مَا استَقَرَّ فِي المَكنونِ، ولا مَا انطَوَت عَلَيهِ مُضمَراتُ القُلوبِ، ألا كُلُّ ذلِكَ قَد أحصاهُ عِلمُكَ، ووَسِعَهُ حِلمُكَ، سُبحانَكَ وتَعالَيتَ عَمّا يَقولُ الظّالِمونَ عُلُوّا كَبيرا، تُسَبِّحُ لَكَ السَّماواتُ

---

[1] في المصدر: «المستقبلين»، والصواب ما أثبتناه كما في بحار الأنوار والبلد الأمين.
[2] تَنَصَّلَ: أي انتفى من ذنبه واعتذر إليه (النهاية: ج 5 ص 67 «نصل»).

السَّبعُ وَالأَرضُ ومَن فيهنَّ، وإن مِن شَيءٍ إلاّ يُسَبِّحُ بِحَمدِكَ. فَلَكَ الحَمدُ وَالمَجدُ، وعُلُوُّ الجَدِّ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، وَالفَضلِ وَالإِنعامِ، وَالأَيادِي الجِسامِ، وأنتَ الجَوادُ الكَريمُ، الرَّؤوفُ الرَّحيمُ، أوسِع عَلَيَّ مِن رِزقِكَ، وعافِني في بَدَني وديني، وآمِن خَوفي، وأعتِق رَقَبَتي مِنَ النّارِ. اللّٰهُمَّ لا تَمكُر بي ولا تَستَدرِجني ولا تَخذُلني، وَادرَأ عَنّي شَرَّ فَسَقَةِ الجِنِّ وَالإِنسِ. [ثُمَّ رَفَعَ عليه السلام صَوتَهُ وبَصَرَهُ إلَى السَّماءِ وعَيناهُ قاطِرَتانِ كَأَنَّهُما مَزادَتانِ، وقالَ:] [1] يا أسمَعَ السّامِعينَ، ويا أبصَرَ النّاظِرينَ، ويا أسرَعَ الحاسِبينَ، ويا أرحَمَ الرّاحِمينَ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وأسأَلُكَ اللّٰهُمَّ حاجَتِيَ الَّتي إن أعطَيتَنيها لَم يَضُرَّني ما مَنَعتَني، وإن مَنَعتَنيها لَم يَنفَعني ما أعطَيتَني، أسأَلُكَ فَكاكَ رَقَبَتي مِنَ النّارِ، لا إلٰهَ إلاّ أنتَ وَحدَكَ لا شَريكَ لَكَ، لَكَ المُلكُ ولَكَ الحَمدُ، وأنتَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ، يا رَبِّ يا رَبِّ يا رَبِّ. [2] إلهي، أنَا الفَقيرُ في غِنايَ، فَكَيفَ لا أكونُ فَقيرا في فَقري؟ إلهي، أنَا الجاهِلُ في عِلمي، فَكَيفَ لا أكونُ جَهولاً في جَهلي؟ إلهي، إنَّ اختِلافَ تَدبيرِكَ، وسُرعَةَ طَواءِ مَقاديرِكَ، مَنَعا عِبادَكَ العارِفينَ بِكَ عَنِ السُّكونِ إلى عَطاءٍ، وَاليَأسِ مِنكَ في بَلاءٍ. إلهي، مِنّي ما يَليقُ بِلُؤمي، ومِنكَ ما يَليقُ بِكَرَمِكَ. إلهي، وَصَفتَ نَفسَكَ بِاللُّطفِ وَالرَّأفَةِ لي قَبلَ وُجودِ ضَعفي، أفَتَمنَعُني مِنهُما بَعدَ وُجودِ ضَعفي؟ إلهي، إن ظَهَرَتِ المَحاسِنُ مِنّي فَبِفَضلِكَ، ولَكَ المِنَّةُ عَلَيَّ، وإن ظَهَرَتِ المَساوِئُ مِنّي فَبِعَدلِكَ، ولَكَ الحُجَّةُ عَلَيَّ. إلهي، كَيفَ تَكِلُني، وقَد تَوَكَّلتَ لي؟ وكَيفَ اُضامُ [3]، وأنتَ النّاصِرُ لي؟

---

[1] أثبتنا ما بين المعقوفين من البلد الأمين: ص 258. وراجع: بحار الأنوار: ج 98 ص 213 ح 2 و مستدرك الوسائل: ج 10 ص 25 ح 11370.

[2] عند هذه الكلمات تمّ دعاؤه عليه السلام في البلد الأمين، ولم يذكر قوله بعد ذلك: «إلهي أنا الفقير ...» إلى آخر الدعاء. ثمّ قال: فلم يكن له عليه السلام جهد إلاّ قوله: يا ربّ، يا ربّ، بعد هذا الدعاء، وشغل من حضر ممّن كان حوله وشهد ذلك المحضر عن الدعاء لأنفسهم، وأقبلوا على الاستماع له عليه السلام، والتأمين على دعائه، قد اقتصروا على ذلك لأنفسهم، ثمّ علت أصواتهم بالبكاء معه، وغربت الشمس، وأفاض عليه السلام وأفاض الناس معه (البلد الأمين: ص 258 وراجع: بحار الأنوار: ج 98 ص 213 ح 2 و مستدرك الوسائل: ج 10 ص 26 ح 11370). جدير بالذكر أنّنا نقلنا المقطع التالي من الدعاء عن كتاب الإقبال للسيّد ابن طاووس، ولهذا وقع الاختلاف في كون المقطع المذكور من دعاء الإمام الحسين عليه السلام أم من غيره، وسنتعرّض لذلك في البيان الذي نذكره بعد إيراد الدعاء.

[3] الضَّيمُ: الظلم (الصحاح: ج 5 ص 1973 «ضيم»).

أم كَيفَ أخيبُ، وأنتَ الحَفِيُّ[1] بي؟ ها أنَا أتَوَسَّلُ إلَيكَ بِفَقري إلَيكَ، وكَيفَ أتَوَسَّلُ إلَيكَ بِما هُوَ مُحالٌ أن يَصِلَ إلَيكَ؟ أم كَيفَ أشكو إلَيكَ حالي، وهُوَ لا يَخفى عَلَيكَ؟ أم كَيفَ أُتَرجِمُ بِمَقالي، وهُوَ مِنكَ بَرَزٌ إلَيكَ؟ أم كَيفَ تُخَيِّبُ آمالي، وهِيَ قَد وَفَدَت إلَيكَ؟ أم كَيفَ لا تُحسِنُ أحوالي، وبِكَ قامَت؟ إلهي، ما ألطَفَكَ بي مَعَ عَظيمِ جَهلي! وما أرحَمَكَ بي مَعَ قَبيحِ فِعلي! إلهي، ما أقرَبَكَ مِنّي وأبعَدَني عَنكَ! وما أرأفَكَ بي، فَمَا الَّذي يَحجُبُني عَنكَ؟ إلهي، عَلِمتُ بِاختِلافِ الآثارِ، وتَنَقُّلاتِ الأَطوارِ، أنَّ مُرادَكَ مِنّي أن تَتَعَرَّفَ إلَيَّ في كُلِّ شَيءٍ، حَتّى لا أجهَلَكَ في شَيءٍ. إلهي، كُلَّما أخرَسَني لُؤمي أنطَقَني كَرَمُكَ، وكُلَّما آيَسَتني أوصافي أطمَعَتني مِنَنُكَ. إلهي، مَن كانَت مَحاسِنُهُ مَساوِيَ، فَكَيفَ لا تَكونُ مَساويهِ مَساوِيَ؟ ومَن كانَت حَقايِقُهُ دَعاوِيَ، فَكَيفَ لا تَكونُ دَعاويهِ دَعاوِيَ؟ إلهي، حُكمُكَ النّافِذُ، ومَشِيَّتُكَ القاهِرَةُ، لَم يَترُكا لِذي مَقالٍ مَقالاً، ولا لِذي حالٍ حالاً. إلهي، كَم مِن طاعَةٍ بَنَيتُها، وحالَةٍ شَيَّدتُها، هَدَمَ اعتِمادي عَلَيها عَدلُكَ، بَل أقالَني مِنها فَضلُكَ. إلهي، إنَّكَ تَعلَمُ أنّي وإن لَم تَدُمِ الطّاعَةُ مِنّي فِعلاً جَزماً، فَقَد دامَت مَحَبَّةً وعَزماً. إلهي، كَيفَ أعزِمُ وأنتَ القاهِرُ؟ وكَيفَ لا أعزِمُ وأنتَ الآمِرُ؟ إلهي، تَرَدُّدي فِي الآثارِ يوجِبُ بُعدَ المَزارِ، فَاجمَعني عَلَيكَ بِخِدمَةٍ توصِلُني إلَيكَ. كَيفَ يُستَدَلُّ عَلَيكَ بِما هُوَ في وُجودِهِ مُفتَقِرٌ إلَيكَ، أيَكونُ لِغَيرِكَ مِنَ الظُّهورِ ما لَيسَ لَكَ، حَتّى يَكونَ هُوَ المُظهِرَ لَكَ؟ مَتى غِبتَ حَتّى تَحتاجَ إلى دَليلٍ يَدُلُّ عَلَيكَ؟ ومَتى بَعِدتَ حَتّى تَكونَ الآثارُ هِيَ الَّتي توصِلُ إلَيكَ؟ عَمِيَت عَينٌ لا تَراكَ[2] عَلَيها رَقيباً، وخَسِرَت صَفقَةُ عَبدٍ لَم تَجعَل لَهُ مِن حُبِّكَ نَصيباً. إلهي، أمَرتَ بِالرُّجوعِ إلَى الآثارِ، فَارجِعني إلَيكَ بِكِسوَةِ الأَنوارِ، وهِدايَةِ الاِستِبصارِ، حَتّى أرجِعَ إلَيكَ مِنها كَما دَخَلتُ إلَيكَ مِنها؛ مَصونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ إلَيها، ومَرفوعَ الهِمَّةِ عَنِ الاِعتِمادِ عَلَيها، إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ. إلهي، هذا ذُلّي ظاهِرٌ بَينَ يَدَيكَ، وهذا حالي لا يَخفى عَلَيكَ، مِنكَ أطلُبُ الوُصولَ إلَيكَ، وبِكَ أستَدِلُّ عَلَيكَ، فَاهدِني بِنورِكَ إلَيكَ، وأقِمني بِصِدقِ العُبودِيَّةِ بَينَ يَدَيكَ. إلهي، عَلِّمني مِن عِلمِكَ المَخزونِ، وصُنّي بِسِرِّكَ المَصونِ. إلهي، حَقِّقني بِحَقايِقِ أهلِ القُربِ، وَاسلُك بي مَسلَكَ أهلِ الجَذبِ. إلهي، أغنِني بِتَدبيرِكَ لي عَن تَدبيري،

---

[1] حَفِيَ به: أي بالغ في برّه والسؤال عنه (النهاية: ج1 ص409 «حفا»).

[2] في المصدر: «لا تَزال»، والتصويب من بحار الأنوار.

وبِاختِيارِكَ عَنِ اختِيارى، وأوقِفنى عَلى مَراكِزِ اضطِرارى. اِلهى، أخرِجنى مِن ذُلِّ نَفسى، وطَهِّرنى مِن شَكّى وشِركى، قَبلَ حُلولِ رَمسى[1]. بِكَ أنتَصِرُ فَانصُرنى، وعَلَيكَ أتَوَكَّلُ فَلا تَكِلنى، وإيّاكَ أسأَلُ فَلا تُخَيِّبنى، وفى فَضلِكَ أرغَبُ فَلا تَحرِمنى، وبِجَنابِكَ أنتَسِبُ فَلا تُبعِدنى، وبِبابِكَ أقِفُ فَلا تَطرُدنى. اِلهى، تَقَدَّسَ رِضاكَ أن تَكونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنكَ، فَكَيفَ يَكونُ لَهُ عِلَّةٌ مِنّى؟ اِلهى، أنتَ الغَنِىُّ بِذاتِكَ أن يَصِلَ اِلَيكَ النَّفعُ مِنكَ، فَكَيفَ لا تَكونُ غَنِيّا عَنّى؟ اِلهى، اِنَّ القَضاءَ وَالقَدَرَ يُمَنّينى، واِنَّ الهَوى[2] بِوَثائِقِ الشَّهوَةِ أسَرَنى، فَكُن أنتَ النَّصيرَ لى حَتّى تَنصُرَنى وتُبَصِّرَنى، وأغنِنى بِفَضلِكَ حَتّى أستَغنِىَ بِكَ عَن طَلَبى. أنتَ الَّذى أشرَقتَ الأَنوارَ فى قُلوبِ أولِيائِكَ حَتّى عَرَفوكَ ووَحَّدوكَ، وأنتَ الَّذى أزَلتَ الأَغيارَ عَن قُلوبِ أحِبّائِكَ حَتّى لَم يُحِبّوا سِواكَ، ولَم يَلجَؤوا اِلى غَيرِكَ. أنتَ المونِسُ لَهُم حَيثُ أوحَشَتهُمُ العَوالِمُ، وأنتَ الَّذى هَدَيتَهُم حَيثُ استَبانَت لَهُمُ المَعالِمُ. ماذا وَجَدَ مَن فَقَدَكَ؟ ومَا الَّذى فَقَدَ مَن وَجَدَكَ؟ لَقَد خابَ مَن رَضِىَ دونَكَ بَدَلاً، ولَقَد خَسِرَ مَن بَغى عَنكَ مُتَحَوِّلاً. كَيفَ يُرجى سِواكَ وأنتَ ما قَطَعتَ الاِحسانَ؟ وكَيفَ يُطلَبُ مِن غَيرِكَ وأنتَ ما بَدَّلتَ عادَةَ الاِمتِنانِ؟ يا مَن أذاقَ أحِبّاءَهُ حَلاوَةَ المُؤانَسَةِ فَقاموا بَينَ يَدَيهِ مُتَمَلِّقينَ، ويا مَن ألبَسَ أولِياءَهُ مَلابِسَ هَيبَتِهِ فَقاموا بَينَ يَدَيهِ مُستَغفِرينَ. أنتَ الذّاكِرُ قَبلَ الذّاكِرينَ، وأنتَ البادى بِالاِحسانِ قَبلَ تَوَجُّهِ العابِدينَ، وأنتَ الجَوادُ بِالعَطاءِ قَبلَ طَلَبِ الطّالِبينَ، وأنتَ الوَهّابُ ثُمَّ لِما وَهَبتَ لَنا مِنَ المُستَقرِضينَ. اِلهى، اُطلُبنى بِرَحمَتِكَ حَتّى أصِلَ اِلَيكَ، وَاجذِبنى بِمَنِّكَ حَتّى اُقبِلَ عَلَيكَ. اِلهى، اِنَّ رَجائى لا يَنقَطِعُ عَنكَ واِن عَصَيتُكَ، كَما أنَّ خَوفى لا يُزايِلُنى واِن أطَعتُكَ، فَقَد رَفَعَتنى (دفعتنى خ ل) العَوالِمُ اِلَيكَ، وقَد أوقَعَنى عِلمى بِكَرَمِكَ عَلَيكَ. اِلهى، كَيفَ أخيبُ وأنتَ أمَلى؟ أم كَيفَ اُهانُ وعَلَيكَ مُتَّكَلى؟ اِلهى، كَيفَ أستَعِزُّ وفِى الذِّلَّةِ أركَزتَنى؟ أم كَيفَ لا أستَعِزُّ واِلَيكَ نَسَبتَنى؟ اِلهى، كَيفَ لا أفتَقِرُ وأنتَ الَّذى فِى الفُقَراءِ أقَمتَنى؟ أم كَيفَ أفتَقِرُ وأنتَ الَّذى بِجودِكَ أغنَيتَنى؟ وأنتَ الَّذى لا اِلهَ غَيرُكَ، تَعَرَّفتَ لِكُلِّ شَىءٍ فَما جَهِلَكَ شَىءٌ، وأنتَ الَّذى تَعَرَّفتَ اِلَىَّ فى كُلِّ شَىءٍ فَرَأَيتُكَ ظاهِرا فى كُلِّ شَىءٍ، وأنتَ الظّاهِرُ لِكُلِّ شَىءٍ. يا مَنِ استَوى

---

[1] الرَّمس: الدَّفن، والقبر (القاموس المحيط: ج2 ص220 «رمس»).

[2] فى المصدر: «الهواء»، والتصويب من بحار الأنوار.

بِرَحمانِيَّتِهِ فَصارَ العَرشُ غَيبا فى ذاتِهِ، مَحَقتَ الآثارَ بِالآثارِ، ومَحَوتَ الأَغيارَ بِمُحيطاتِ أفلاكِ الأَنوارِ. يا مَنِ احتَجَبَ فى سُرادِقاتِ[1] عَرشِهِ عَن أن تُدرِكَهُ الأَبصارُ، يا مَن تَجَلّى بِكَمالِ بَهائِهِ فَتَحَقَّقَت عَظَمَتُهُ [مِنَ][2] الاِستِواءِ، كَيفَ تَخفى وأنتَ الظّاهِرُ؟ أم كَيفَ تَغيبُ وأنتَ الرَّقيبُ الحاضِرُ؟ إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ. وَالحَمدُ للهِ وَحدَهُ.[3]

روایت ہے کہ روز عرفہ بوقت عصر میدان عرفات میں حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے فرزندوں اور شیعوں کے ساتھ نہایت عاجزانہ طور پر اپنے خیمے سے باہر آئے اور پہاڑ کی بائیں طرف کھڑے ہو کر کعبے کی طرف رخ کر لیا، اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے لا کر پھیلا دیئے۔ خدا کے حضور عاجزی اور انکساری کی حالت میں یہ کلمات کہے:

حمد ہے خدا کے لیے جس کے فیصلے کو کوئی بدلنے والا نہیں، کوئی اس کی عطا روکنے والا نہیں اور کوئی اس جیسی صنعت والا نہیں اور وہ کشادگی کے ساتھ دینے والا ہے اس نے قسم قسم کی مخلوق بنائی اور بنائی ہوئی چیزوں کو اپنی حکمت سے محکم کیا، دنیا میں آنے والی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اس کے ہاں کوئی امانت ضائع نہیں ہوتی وہ ہر کام پر جزا دینے والا ہے وہ ہر قانع کو زیادہ دینے والا اور ہر نالاں پر رحم کرنے والا ہے وہ بھلائیاں نازل کرنے والا اور چمکتے نور کے ساتھ مکمل و کامل کتاب اتارنے والا ہے وہ لوگوں کی دُعاؤں کا سننے والا، لوگوں کے دکھ دور کرنے والا، درجے بلند کرنے والا، اور سرکشوں کی جڑ کاٹنے والا ہے پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی چیز اس کے برابر نہیں، کوئی چیز اس کے مانند نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے باریک بین خبر رکھنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! بے شک میں تیری طرف متوجہ ہوا ہوں تیرے پروردگار ہونے کی گواہی دیتا اور مانتا ہوں کہ تو میرا پالنے والا ہے اور تیری طرف لوٹا ہوں کہ تو نے مجھ سے اپنی نعمت کا آغاز کیا اس سے پہلے کہ میں وجود میں آتا اور تو نے مجھ کو مٹی سے پیدا کیا پھر بڑوں کی پشتوں میں جگہ دی مجھے موت سے اور ماہ و سال میں آنے والی آفات سے امن دیا پس میں پے در پے ایک پشت سے ایک رحم میں آیا ان دنوں میں جو گزر رہے ہیں اور ان صدیوں میں جو بیت چکی ہیں تو نے بوجہ اپنی محبت و مہربانی کے مجھ پر احسان کیا اور مجھے کافر بادشاہوں کے دور میں پیدا نہیں کیا کہ جنہوں نے تیرے فرمان کو توڑا اور تیرے رسولوں کو

---

[1] السُّرادِقُ: واحد السرادقات التى تمدّ فوق صحن الدار (الصحاح: ج4 ص1496 «سردق»).

[2] ما بين المعقوفين أثبتناه من بحار الأنوار.

[3] الإقبال (طبعة دار الكتب الإسلاميّة): ص 339، البلد الأمين: ص 251 وليس فيه ذيله من: «إلهى، أنا الفقير فى غناى...»، بحار الأنوار: ج98 ص216 ح2.

جھٹلایا لیکن تو نے مجھ کو اس زمانے میں پیدا کیا جس میں تھوڑے عرصے میں مجھے ہدایت میسر آ گئی کہ اس میں تو نے مجھے پالا اور اس سے پہلے تو نے اچھے عنوان سے میرے لیے محبت ظاہر فرمائی اور بہترین نعمتیں عطا کیں پھر میرے پیدا کرنے کا آغاز ٹپکنے والے آب حیات سے کیا اور مجھ کو تین تاریکیوں میں ٹھہرا دیا یعنی گوشت خون اور جلد کے نیچے جہاں میں نے بھی اپنی خلقت کو نہ دیکھا اور تو نے میرے اس معاملے میں سے کچھ بھی مجھ پر نہ ڈالا پھر تو نے مجھے رحم مادر سے نکالا کہ مجھے ہدایت دے کر دنیا میں درست و سالم جسم کے ساتھ بھیجا اور گہوارے میں میری نگہبانی کی جب میں چھوٹا بچہ تھا تو نے میرے لیے تازہ دودھ کی غذا بہم پہنچائی اور دودھ پلانے والیوں کے دل میرے لیے نرم کر دیے تو نے مہربان ماؤں کو میری پرورش کا ذمہ دار بنایا جن و پری کے آسیب سے میری حفاظت فرمائی اور مجھے ہر قسم کی کمی بیشی سے بچائے رکھا پس تو برتر ہے اے مہربان اے عطاؤں والے یہاں تک کہ میں باتیں کرنے لگا اور یوں تو نے مجھے اپنی بہترین نعمتیں پوری کر دیں اور ہر سال میرے جسم کو بڑھایا حتی کہ میری جسمانی ترقی اپنے کمال تک پہنچ گئی اور میری شخصیت میں توازن پیدا ہو گیا تو مجھ پر تیری حجت قائم ہو گئی اس لیے کہ تو نے مجھے اپنی معرفت کرائی اور اپنی عجیب عجیب حکمتوں کے ذریعے مجھے خائف کر دیا اور مجھے بیدار کیا ان چیزوں کے ذریعے جو تو نے آسمان و زمین میں عجیب طرح سے خلق کیں اس طرح مجھے اپنے شکر اور ذکر سے آگاہ کیا اور مجھ پر اپنی فرمانبرداری اور عبادت لازم فرمائی تو نے مجھے وہ چیز سمجھائی جو تیرے رسول لائے اور میرے لیے اپنی رضاؤں کی قبولیت آسان کی تو ان سب باتوں میں مجھ پر تیرا احسان ہے اس کے ساتھ تیری مدد اور مہربانی ہے پھر جب تو نے مجھے پیدا کیا بہترین خاک سے تو میرے لیے اے اللہ! تو نے ایک آدھ نعمت پر ہی بس نہیں کی بلکہ مجھے معاش کے کئی طریقے اور فائدے کے کئی راستے عطا کیے مجھ پر اپنے بڑے بہت بڑے احسان و کرم سے اور مجھ پر اپنی سابقہ مہربانیوں سے، یہاں تک کہ جب مجھے تو نے یہ تمام نعمتیں دے دیں اور تکلیفیں مجھ سے دور کر دیں، تیرے آگے میری جرات اور میری نادانی اس میں رکاوٹ نہیں بنی کہ تو نے مجھے وہ راستے بتائے جو مجھ کو تیرے قریب کرتے اور تو نے مجھے توفیق دی کہ تیرا پسندیدہ بنوں پس میں نے جو دُعا مانگی تو نے قبول کی اور جو سوال کیا وہ تو نے پورا فرمایا اگر میں نے تیری اطاعت کی تو نے قدر فرمائی اور میں نے شکر کیا تو نے زیادہ دیا، یہ سب مجھ پر تیری نعمتوں کی کثرت اور مجھ پر تیرا احسان و کرم ہے پس تو پاک ہے تو پاک ہے کہ تو آغاز کرنے والا، لوٹانے والا، تعریف والا، بزرگی والا ہے اور پاک ہیں تیرے نام اور بہت بڑی ہیں تیری نعمتیں تو اے میرے خدا! تیری کس نعمت کی گنتی کروں اور اسے یاد کروں یا تیری کون کونسی عطاؤں کا شکر بجا لاؤں اور اے میرے پروردگار یہ تو اتنی زیادہ ہیں کہ شمار کرنے والے انہیں شمار نہیں کر سکتے یا یاد کرنے والے ان کو یاد نہیں رکھ سکتے پھر اے اللہ! جو تکلیفیں اور

سختیاں تو نے مجھ سے دور کیں اور ہٹائی ہیں ان میں اکثر ایسی ہیں جن سے میرے لیے آرام اور خوشی ظاہر ہوئی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ! اپنے ایمان کی حقیقت، اپنے اٹل ارادوں کی مضبوطی، اپنی واضح و آشکار توحید، اپنے باطن میں پوشیدہ ضمیر، اپنی آنکھوں کے نور سے پیوستہ راستوں، اپنی پیشانی کے نقوش کے رازوں، اپنے سانس کی رگوں کے سوراخوں، اپنی ناک کے نرم و ملائم پردوں، اپنے کانوں کی سننے والی جھلیوں اور اپنے چپکنے اور ٹھیک بند ہونے والے ہونٹوں، اپنی زبان کی حرکات سے نکلنے والے لفظوں، اپنے منہ کے اوپر نیچے کے حصوں کے ملنے، اپنے دانتوں کے اگنے کی جگہوں، اپنے کھانے پینے کے ذائقہ دار ہونے، اپنے سر میں دماغ کی قرارگاہ، اپنی گردن میں غذا کی نالیوں اور ان ہڈیوں، جن سے سینہ کا گھیرا بنا ہے، اپنے گلے کے اندر لٹکی ہوئی شہ رگ، اپنے دل میں آویزاں پردے، اپنے جگر کے بڑھے ہوئے کناروں، اپنی ایک دوسری سے ملی اور جھکی ہوئی پسلیوں، اپنے جوڑوں کے حلقوں، اپنے اعضاء کے بندھنوں، اپنی انگلیوں کے پوروں اور اپنے گوشت خون اپنے بالوں، اپنی جلد اپنے پٹھوں اور نلیوں، اپنی ہڈیوں، اپنے مغز، اپنی رگوں اور اپنے ہاتھ پاؤں اور بدن کی جو میری شیرخوارگی میں پیدا ہوئیں اور زمین پر پڑنے والے اپنے بوجھ اپنی نیند اپنی بیداری اپنے سکون اور اپنے رکوع وسجدے کی حرکات ان سب چیزوں پر اگر تیرا شکر ادا کرنا چاہوں اور تمام زمانوں اور صدیوں میں کوشاں رہوں اور عمر وفا کرے تو بھی میں تیری ان نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر تیرے احسان کے ذریعے جس سے مجھ پر تیرا ایک اور شکر واجب ہو جاتا ہے اور تیری لگا تار ثنا واجب ہو جاتی ہے اور اگر میں ایسا کرنا چاہوں اور تیری مخلوق میں سے شمار کرنے والے بھی شمار کرنا چاہیں کہ ہم تیری گزشتہ وآئندہ نعمتیں شمار کریں تو ہم نہ انکی تعداد کا اور نہ ان کی مدت کا حساب کر سکیں گے یہ ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ تو نے اپنی خبر دینے والی گویا کتاب میں سچی خبر دے کر بتایا ہے کہ ''اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گنو تو ان کا حساب نہ لگا سکو گے'' تیری کتاب سچی ہے اے اللہ! اور تیری خبریں بھی سچی ہیں جو تیرے نبیوں اور رسولوں نے تبلیغ کی وہ سچ ہے جو تو نے ان پر وحی نازل کی وہ سچ ہے اور جو ان کیلئے اور ان کے ذریعے اپنے دین کو جاری کیا وہ سچ ہے دیگر یہ کہ اے میرے اللہ! گواہی دیتا ہوں میں اپنی محنت وکوشش اور اپنی فرمانبرداری و ہمت کے ساتھ اور میں ایمان ویقین سے کہتا ہوں کہ حمد خدا کے لیے ہے جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا جو اس کا وارث ہو اور نہ ملک وحکومت میں کوئی اس کا شریک ہے جو پیدا کرنے میں اس کا ہمکار ہو اور نہ وہ کمزور ہے کہ اشیاء کے بنانے میں کوئی اس کی مدد کرے پس وہ پاک ہے، پاک ہے اگر زمین وآسمان میں خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو یہ ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑتے پاک ہے خدا یگانہ یکتا بے نیاز جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے حمد ہے خدا کے لیے برابر اس حمد کے جو اس کے مقرب فرشتوں اور

اس کے بھیجے ہوئے نبیوں نے کی ہے اور اس کے پسند کیے ہوئے محمدؐ نبیوں کے خاتم پر خدا کی رحمت ہو اور ان کی آل پر جو نیک پاک خالص ہیں اور ان پر سلام ہو۔

پھر آپ نے اللہ سے حاجات طلب کرنا شروع کیں۔ جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اسی حالت میں آپ بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے:

اے اللہ! مجھے ایسا ڈرنے والا بنادے گویا تجھے دیکھ رہا ہوں مجھے پرہیز گاری کی سعادت عطا کر اور نافرمانی کے ساتھ بدبخت نہ بنا اپنی قضا میں مجھے نیک بنادے اور اپنی تقدیر میں مجھے برکت عطا فرما یہاں تک کہ جس امر میں تو تاخیر کرے اس میں جلدی نہ چاہوں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں تاخیر نہ چاہوں اے اللہ! پیدا کردے میرے نفس میں بے نیازی میرے دل میں یقین میرے عمل میں خلوص میری نگاہ میں نور میرے دین میں سمجھ اور میرے اعضا میں فائدہ پیدا کردے اور میرے کانوں و آنکھوں کو میرا مطیع بنادے اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابل میری مدد کر مجھے اس سے بدلہ لینے والا بنا، یہ آرزو پوری کر اور اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی فرما اے اللہ! میری سختی دور کردے میری پردہ پوشی فرما میری خطائیں معاف کردے میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری ذمہ داری پوری کرادے میرے لیے، اے میرے خدا دنیا اور آخرت میں بلند سے بلند تر مرتبے قرار دے اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا تو نے مجھ کو سننے والا دیکھنے والا بنایا حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا تو اپنی رحمت سے بہترین تربیت عطا کی حالانکہ تو مجھے خلق کرنے سے بے نیاز تھا میرے پروردگار تو نے مجھے پیدا کیا ہے تو متوازن بنایا ہے اے میرے پروردگار تو نے مجھے نعمت دی ہے تو ہدایت بھی عطا کی ہے اے پروردگار تو نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے صحت و عافیت دی، اے پروردگار تو نے میری حفاظت کی اور توفیق دی اے پروردگار تو نے مجھے نعمت دی تو ہدایت بھی عطا کر، اے پروردگار تو نے مجھے اپنی پناہ میں لیا اور ہر بھلائی مجھے عطا فرمائی، اے پروردگار تو نے مجھے کھانا اور پانی دیا، اے پروردگار تو نے مجھے مال دیا، میری نگہبانی کی، اے پروردگار تو نے میری مدد کی اور عزت بخشی اے پروردگار تو نے اپنی عنایت سے مجھے لباس عطا کیا اور اپنی چیزیں میری دسترس میں دی ہیں، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور زمانے کی سختیوں اور شب و روز کی گردش کے مقابلے میں میری مدد فرما دنیا کے خوف اور آخرت کی سختیوں سے مجھے نجات دے اور اس زمین پر ظالموں کے پھیلائے ہوئے فساد سے محفوظ رکھ اے اللہ! حالت خوف میں میری مدد فرما اور ہراس سے بچائے رکھ جس سے میں ڈرتا ہوں، میری جان اور میرے ایمان کی نگہداری فرما دوران سفر میری حفاظت کر اور میری عدم موجودگی میں میرے مال و اولاد کو نظر میں رکھ جو رزق تو نے مجھے دیا اس میں برکت دے میرے نفس کو میرا مطیع بنادے

اور لوگوں کی نگاہوں میں مجھے عزت دے، مجھ کو جنوں اور اور انسانوں کی بدی سے محفوظ فرما میرے گناہوں پر مجھے بے پردہ نہ کر، میرے باطن سے مجھے رسوا نہ کر، میرے عمل پر میری گرفت نہ کر، اپنی نعمتیں مجھ سے نہ چھین، مجھے اپنے غیر کے حوالے نہ کر، میرے خدا تو مجھے جس کے بھی حوالے کرے گا وہ جلد ہی نظریں پھیرے یا تھوڑے عرصے کے بعد مجھ سے نفرت کرے گا یا انکے حوالے کرے گا جو پست سمجھیں جبکہ تو میرا پروردگار اور میرا مالک ہے میں اپنی اس بے کسی اپنے گھر سے دوری اور جسے تو نے مجھ پر اختیار دیا ہے تجھی سے اس کی شکایت کرتا ہوں، میرے اللہ! مجھ پر اپنا غضب نازل نہ فرما پس اگر تو ناراض نہ ہو تو پھر مجھے تیرے سوا کسی کی پروا نہیں، تیری ذات پاک ہے، تیری مہربانی مجھ پر بہت زیادہ ہے پس مزید سوال کرتا ہوں بواسطہ تیرے نور کے جس سے زمین اور سارے آسمانوں روشن ہوئے تاریکیاں اس کے ذریعے سے چھٹ گئیں اور اس سے اگلے پچھلے لوگوں کے کام سدھر گئے یہ کہ مجھے موت نہ دے، جب تو مجھ سے ناراض ہو اور مجھ پر سختی نہ ڈال تجھ سے معافی کا طالب ہوں معافی کا طالب ہوں، حتیٰ کہ تو میری موت سے پہلے مجھ سے راضی ہو جائے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ تو حرمت والے شہر حرمت والے مشعر اور پاکیزہ گھر کعبہ کا رب ہے جس میں تو نے برکت نازل کی اور اسے لوگوں کیلئے جائے امن قرار دیا، اے وہ جو اپنی نرمی سے بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے، اے وہ جو اپنے فضل سے نعمتیں کامل کرتا ہے، اے وہ جو اپنے کرم سے بہت عطا کرتا ہے اے سختی کے وقت میری مدد پر آمادہ، اے تنہائی کے ہنگام میرے ساتھی، اے مشکل میں میرے فریادرس، اے مجھے نعمت دینے والے مالک اے میرے معبود اور میرے آباء و اجداد ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے معبود اور مقرب فرشتوں جبرائیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب اور اے نبیوں کے خاتم حضرت محمدؐ اور ان کے گرامی قدر آل کے رب، اے تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے، اے کٓھٰیٰعٓصٓ، طٰہٰ، یٰسٓ اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے تو ہی میری جائے پناہ ہے، جب زندگی کے وسیع راستے مجھ پر تنگ ہو جائیں اور زمین کشادگی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو جائے اور اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوتی تو میں تباہ ہو جاتا تو ہی میرے گناہ معاف کرنیوالا ہے اور اگر تو میری پردہ پوشی نہ کرتا تو میں رسوا ہو کر رہ جاتا اور تو اپنی مدد کے ساتھ دشمنوں کے مقابل میں مجھے قوت دینے والا ہے اور اگر تیری مدد حاصل نہ ہوتی تو میں زیر ہو جانے والوں میں سے ہو جاتا، اے وہ جس نے اپنی ذات کو بلندی اور برتری کے لیے خاص کیا اور جس کے دوست اس کی عزت سے عزت پاتے ہیں، اے وہ جسکے دربار میں بادشاہوں نے اپنی گردنوں میں عاجزی کا طوق پہنا پس وہ اس کے دبدبے سے ڈرتے ہیں وہ آنکھوں کے اشاروں کو اور جو سینوں میں چھپا ہے اسے جانتا ہے اور ان غیب کی باتوں کو جانتا ہے جو آیندہ زمانوں میں ظاہر ہونگی اے وہ جسکی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود،

اے وہ جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود، اے وہ کوئی جسکا علم نہیں رکھتا مگر وہ خود، اے وہ جس نے زمین کو پانی کی سطح پر رکھا ہوا اور ہوا کو فضاء آسمان میں باندھا، اے وہ جس کیلئے سب سے بہترین نام ہے، اے احسان کے مالک جو کسی وقت میں منقطع نہ ہوتا، اے یوسفؑ کے لیے بے آب بیابان میں کاروان کو روکنے والے اور انہیں چکنوئیں میں سے نکالنے والے اور غلامی کے بعد ان کو بادشاہ بنانے والے اے یوسفؑ کو یعقوبؑ سے ملانے والے جبکہ ان کی آنکھیں روتے روتے سفید ہوچکی تھیں اور وہ سخت غم زدہ رہتے تھے، اے ایوبؑ کو نقصان اور مصیبت سے نجات دینے والے، اے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں ابراہیمؑ کے ہاتھوں کو روکنے والے جب وہ بہت بوڑھے اور زندگی کی آخری منزل میں تھے اے وہ جس نے زکریاؑ کی دُعا قبول کی پس انہیں یحییٰ عطا کیا اور انہیں یکہ وتنہا نہ چھوڑا تھا، اے وہ جس نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا، اے وہ جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا میں راستے بنائے پس انہیں نجات دی اور فرعون اور اس کے لشکروں کو غرق کر دیا، اے وہ جو باران رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے، اے وہ جو اپنی مخلوق میں نافرمانی کرنے والے کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا اے وہ جس نے جادوگروں کو مدتوں کے کفر سے نجات عطا فرمائی جبکہ وہ اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے اسکی دی ہوئی روزی کھاتے اور عبادت اس کے غیر کی کرتے تھے وہ خدا سے دشمنی کرتے شرک کی راہ پر چلتے اور اس کے رسولوں کو جھٹلاتے تھے، اے اللہ اے اللہ! اے آغاز کرنے والے اے پیدا کرنے والے تیرا کوئی ثانی نہیں، اے ہمیشگی والے تجھے فنا نہیں، اے زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا، اے مردوں کو زندہ کرنے والے، اے ہر نفس کے اعمال پر نگہبان جو اس نے انجام دیئے، اے وہ میں نے جس کا شکر کم کیا تب بھی اس نے مجھے محروم نہ کیا میں نے بڑی بڑی خطائیں کیں تب بھی اس نے مجھے رسوا نہ کیا، اس نے مجھے نافرمان دیکھا تو پردہ فاش نہ کیا، اے وہ جس نے میرے بچپنے میں میری حفاظت کی، اے وہ جس نے میرے بڑھاپے میں روزی دی، اے وہ جس کی نعمتوں کا کوئی شمار ہی نہیں اور جس کی نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں، اے وہ جس نے مجھ سے بھلائی اور احسان کیا اور میں نے برائی اور نافرمانی پیش کی، اے وہ جس نے مجھے ایمان کی راہ بتائی اس سے پہلے کہ اس پر میری طرف سے شکر ادا ہوتا، اے وہ جسے میں نے بیماری میں پکارا تو مجھے شفا دی عریانی میں پکارا تو لباس دیا بھوک میں پکارا تو مجھے سیر کیا پیاس میں پکارا تو سیراب کیا پستی میں عزت دی نادانی میں معرفت بخشی تنہائی میں کثرت دی سفر سے وطن پہنچایا تنگدستی میں مجھے مال دیا مدد مانگی تو میری مدد فرمائی تونگر تھا تو میرا مال نہیں چھینا اور میں نے ان چیزوں کا شکر نہ کیا تو اس نے دینے میں پہل کی پس ساری تعریف اور شکر تیرے ہی لئے ہے، اے وہ جس نے میری لغزش معاف کی میری تکلیف دور کی میری دُعا قبول فرمائی میرے عیبوں کو چھپایا میرے گناہ بخش دیئے میری حاجت پوری کی اور دشمن کے خلاف میری

مدد کی اور اگر میں تیری نعمتوں تیرے احسانوں اور عطاؤں کو شمار کروں تو شمار نہیں کر سکتا، اے میرے مالک تو وہ ہے جس نے احسان کیا، تو وہ ہے جس نے نعمت دی، تو وہ ہے جس نے بہتری کی، تو وہ ہے جس نے جمال دیا تو وہ ہے جس نے بڑائی دی، تو وہ ہے جس نے کمال عطا کیا، تو وہ ہے جس نے روزی دی تو وہ ہے جس نے توفیق دی، تو وہ ہے جس نے عطا کیا تو وہ ہے جس نے مال دیا تو وہ ہے جس نے نگہداری کی تو وہ ہے جس نے پناہ دی تو وہ ہے جس نے کام بنایا تو وہ ہے جس نے ہدایت کی تو وہ ہے جس نے گناہ سے بچایا تو وہ ہے جس نے پرورش کی تو وہ ہے جس نے معاف کیا تو وہ ہے جس نے بخش دیا تو وہ ہے جس نے قدرت دی تو وہ ہے جس نے عزت بخشی تو وہ ہے جس نے آرام دیا تو وہ ہے جس نے سہارا دیا تو وہ ہے جس نے حمایت کی تو وہ ہے جس نے مدد کی تو وہ ہے جس نے شفا دی تو وہ ہے جس نے آرام دیا تو وہ ہے جس نے بزرگی دی تو بڑا برکت والا اور برتر ہے ہمیشہ پس حمد ہی تیرے لیے ہے اور شکر لگاتار ہمیشہ ہمیشہ تیرے ہی لیے ہے، پھر میں ہوں اے میرے معبود اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا پس مجھے ان سے معافی دے میں وہ ہوں جس نے برائی کی، میں وہ ہوں جس نے خطا کی، میں وہ ہوں جس نے برا ارادہ کیا، میں وہ ہوں جس نے نادانی کی میں وہ ہوں جس سے بھول ہوئی میں وہ ہوں جو چوک گیا، میں نے خود پر اعتماد کیا میں نے دانستہ گناہ کیا، میں وہ ہوں جس نے وعدہ کیا میں وہ ہوں جس نے وعدہ خلافی کی، میں وہ ہوں جس نے عہد توڑا میں وہ ہوں جو اقرار کرتا اور میں وہ ہوں جو تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو مجھے ملی ہیں اور میرے پاس ہیں مجھ پر گناہوں کا بڑا بوجھ ہے پس مجھے معاف کردے اے وہ جسے اس کے بندوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور وہ ان کی بندگی سے بے نیاز ہے اور توفیق دیتا ہے اسے اپنی مہربانی اور مدد سے جو ان میں سے نیک عمل کرے پس حمد تیرے ہی لیے ہے اے میرے معبود و سردار اے میرے معبود تو نے حکم دیا تو میں نے نافرمانی کی جس سے تو نے مجھے روکا میں وہ کام کر گزرا پس حال یہ ہے کہ نہ گناہ سے بری ہوں کہ عذر کروں نہ یہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں پس کیا چیز لے کر تیرے سامنے آؤں اے میرے مالک آیا اپنے کان یا اپنی آنکھ یا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے پاؤں کے ساتھ کیا یہ سب میرے پاس تیری نعمتیں نہیں ہیں؟ اور ان سب کے ساتھ میں نے تیری نافرمانی کی اے میرے مولا پس تیرے پاس میرے خلاف حجت اور دلیل ہے، اے وہ جس نے ماں باپ سے میری پردہ پوشی کی کہ وہ مجھے دھتکار دیں گے اہل قبیلہ اور بھائی بندوں سے میرا پردہ رکھا کہ مجھے ڈانٹ ڈپٹ کریں گے اور حاکموں سے میرا پردہ رکھا کہ وہ مجھے سزا دیں گے اے میرے مولا اگر وہ میرے بارے میں وہ جان لیتے جو کچھ تو جانتا ہے تو وہ مجھے کبھی مہلت نہ دیتے مجھے چھوڑ جاتے اور قطع تعلق کر جاتے پس اے میرے معبود میں تیرے سامنے حاضر ہوں اے میرے سردار میں پست عاجز قیدی بے مایہ ہوں نہ گناہ سے بری ہوں کہ عذر

کروں اور نہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں نہ کوئی دلیل ہے کہ وہ پیش کروں نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ گناہ نہیں کیا اور نہ یہ کہ برائی نہیں کی اس سے انکار کا کوئی راستہ نہیں اور اگر انکار کروں تو اے میرے مولا اسکا کچھ فائدہ نہیں اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جب میرے اعضاء مجھ پر گواہ ہیں کہ جو کچھ میں نے عمل کیا ہے اور میں جانتا ہوں یقین کے ساتھ جس میں شک نہیں ضرور تو بڑے معاملوں میں میری باز پرس کرے گا بلا شبہ تو انصاف کا فیصلہ دینے والا ہے کہ جو زیادتی نہیں کرتا تیرا انصاف مجھے نابود کر دے گا اور میں تیرے ہر عدل سے ڈرتا بھاگتا ہوں پس اگر تو مجھے عذاب دے اے میرے اللہ تو وہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ پر تیری حجت ہے اور اگر تو مجھے معاف فرما دے تو یہ تیری مہربانی تیری بخشش اور تیرے کرم کا نتیجہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں ستم کاروں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں معافی مانگنے والوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے، بے شک میں توحید پرستوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک تر ہے بے شک میں تجھ سے ڈرنے والوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں خوف رکھنے والوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے، بے شک میں امیدواروں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں توجہ کرنے والوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں نام لیواؤں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، تو پاک تر ہے بے شک میں سوال کرنے والوں میں ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں تسبیح کرنے والوں میں ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے بے شک میں تکبیر کہنے والوں میں ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک تر ہے کہ میرا رب اور میرے پہلے بزرگوں کا رب ہے اے معبود میری طرف سے یہ تیری ثناء ہے تیری شان بیان کرتے ہوئے یہ تیرے ذکر کے بارے میں میرا خلوص توحید کو مانتے ہوئے اور میری طرف سے یہ تیری مہربانیوں کا اقرار ہے ان کو شمار کرتے ہوئے اگرچہ یہ مانتا ہوں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا کیونکہ وہ زیادہ ہیں اور بہت سی ہیں وہ عیاں ہیں اور پہلے سے اب تک مل رہی ہیں تو نے مجھ کو یہ نعمات دینے میں ہمیشہ یاد رکھا ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا اور اول عمر میں مجھے بے مائیگی میں تونگری کا حصہ عنایت فرمایا تنگدستی سے بچایا آسائش کے اسباب فراہم کیے اور سختی دور فرمائی مصیبت سے چھٹکارا دلایا جسمانی صحت نصیب کی اور دین و ایمان پر پوری طرح قائم رکھا اور اگر تیری نعمتوں کا اندازہ کرنے کیلئے دنیا جہان کے لوگ اولین اور آخرین میں سے میرا ساتھ دیں تو بھی میں اندازہ نہ کر سکوں گا اور نہ ہی وہ اندازہ کر سکیں گے تو پاکیزہ ہے اور بلند تر ہے اے پروردگار شان والا بڑائی والا رحم والا تیری مہربانیوں کا شمار نہیں تیری تعریف کا حق ادا نہیں ہو پاتا اور تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دیا جا سکتا محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہم پر اپنی نعمتیں

پوری فرما اپنی بندگی کے ساتھ خوش بخت بنا دے پاک تر ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ تو بے شک لاچار کی دُعا قبول کرتا ہے برائی دور کرتا ہے مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے مفلس کو مال دیتا ہے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے چھوٹے پر رحم کرتا ہے بڑے کی مدد کرتا ہے اور تیرے سوا کوئی سہارہ دینے والا نہیں ہے اور تجھ پر کوئی بالا دست نہیں ہے تو برتر بزرگی والا ہے اے قیدی کو پھندے سے چھڑانے والے اے ننھے بچے کو روزی دینے والے اے ڈرے ہوئے پناہ کے طالب کو بچانے والے اے وہ ذات جس کا کوئی ثانی نہیں نہ کوئی وزیر، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور آج کی شب مجھے اس سے بہتر دے جو تو نے کسی کو دیا ہے اور اپنے بندوں میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا فرمائی اور جو مہربانیاں کسی پر کی ہیں اور جو سختی دور کی ہے جو مصیبت ہٹائی ہے جو دُعا تو نے سنی ہے جو نیکی قبول کی ہے اور جو برائی معاف کی ہے بے شک جس پر چاہے تو لطف کرتا ہے اور خبر رکھتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ بے شک تو قریب تر ہے جسے پکارا جاتا ہے تو تیز تر ہے جو قبول کرتا ہے معاف کرنے والوں میں بہترین عطا کرنے والوں میں زیادہ عطا والا اور سوالی کی بہت سننے والا اے دنیا وآخرت میں رحم کرنے والے اور دونوں جگہ پر مہربان کوئی تیرے جیسا نہیں جس سے سوال کیا جائے اور سوائے تیرے کوئی نہیں جس پر امید رکھی جائے میں نے دُعا کی تو نے قبول کی میں نے مانگا پس تو نے عطا کیا میں نے تیری طرف توجہ کی پس تو نے رحمت فرمائی تیرا سہارا لیا پس تو نے نجات دی میں تجھ سے ڈرا تو نے میری مدد فرمائی اے اللہ حضرت محمدؐ پر رحمت فرما جو تیرے بندے تیرے رسولؐ اور تیرے نبیؐ ہیں اور انکی آل پر جو سب کے سب بے عیب اور پاک تر ہیں اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری کر اور ہم پر خوشگوار عطائیں فرما ہمیں اپنے شکر گزاروں میں رکھ دے اور اپنے احسانوں کا ذکر کرنے والوں میں رکھ، ایسا ہی ہو، ایسا ہی ہو، اے جہانوں کے پروردگار اے اللہ اے وہ مالک جو با قدرت ہے اے با قدرت جو غالب ہے اے وہ جو نافرمانی کو ڈھانپتا ہے اور بخشش چاہنے پر بخشتا ہے اے طلبگاروں، توجہ کرنے والوں کی امیدگاہ اور آرزومندوں کے مقام آرزو، اے وہ کہ جس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور توبہ کرنے والوں کے لئے محبت ومہربانی اور ملائمت سے جس کا دامن وسیع ہے، اے اللہ ہم نے توجہ کی ہے تیری طرف آج کی رات میں جسے تو نے بزرگی اور بڑائی دی حضرت محمدؐ کے ذریعے جو تیرے نبیؐ تیرے رسولؐ اور مخلوقات میں سے تیرے چنے ہوئے تیری وحی کے امانتدار بشارت دینے والے ڈرانے والے روشن چراغ ہیں جن کے وجود کو تو نے مسلمانوں کیلئے نعمت بنایا اور ان کو سارے جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا اے اللہ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان کی آل پر جیسا کہ حضرت محمدؐ تیری طرف سے اس کے لائق ہیں اے بزرگتر ان پر اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل کر جو سب کے سب بلند تر نیک نہاد اور پاک ہیں اور ہمیں معافی دیکر ہماری پردہ پوشی کر کیونکہ تیرے حضور

فریادیں ہورہی ہیں ہر ہر دیس کی زبان میں، پس اے اللہ آج کی رات میں ہر نیکی میں سے حصہ قرار دے ہمارے لئے جوتو نے اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کی، نور میں جس سے ہدایت فرمائی رحمت میں جو عام، کی برکت میں جوتو نے نازل کی، عافیت کے لباس میں جوتو نے پہنایا، رزق میں جو وسیع کیا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے اللہ اس وقت ہمیں بدل کر بنا دے کامیاب ہونے والے، فلاح پانے والے، پسندیدہ عمل والے اور نفع اٹھانے والے اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں قرار نہ دے ہمیں اپنی رحمت سے دور نہ کر ہمیں اس چیز میں سے محروم نہ فرما جس کی تیرے فضل میں سے امید کریں اور ہم کو اپنی رحمت سے محروم و خالی قرار نہ دے، تیری عطا میں سے جس عنایت کی امید کریں اس سے مایوس نہ فرما ہمیں ناکام کر کے نہ پلٹا اور اپنی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے قرار نہ دے، اے بہت عطا والوں میں بڑی عطا والے اور عزت داروں میں بڑی عزت والے ہم تیری درگاہ میں لوٹ کے آئے ہیں معتقد بن کر ہم تیرے محترم گھر کعبہ میں پکارتے ہوئے آئے ہیں پس اعمال حج میں ہماری مدد فرما اور ہمارا حج مکمل کرادے ہمیں معاف فرما پناہ دے کہ ہم نے اپنے ہاتھ تیرے آگے پھیلائے ہیں کہ جن پر گناہوں کے اقرار و اعتراف کے نشان ہیں اے اللہ پس ہمیں آج کی رات میں جو ہم نے تجھ سے مانگا عطا فرما تمام کاموں میں ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی ہماری کفایت کرنے والا نہیں اور سوائے تیرے کوئی ہمارا رب نہیں کہ تیرا حکم ہی ہم پر جاری ہے تیرا علم ہمیں گھیرے ہوئے ہے ہمارے لئے تیرا فیصلہ درست ہے ہمارے لئے اچھا فیصلہ کر اور ہمیں نیکوکارں میں سے قرار دے اے اللہ ہمارے لئے اپنی عطا سے بہت بڑا اجر بہترین ذخیرہ اور ہمیشہ کی آسائش واجب کر دے، ہمارے سارے کے سارے گناہ بخش دے اور ہمیں تباہ ہونے والوں کے ساتھ تباہ نہ کر اور اپنی مہربانی اور رحمت ہم سے دور نہ فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے اللہ اس وقت ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جنہوں نے تجھ سے مانگا تو نے عطا کیا جنہوں نے شکر کیا تو نے زیادہ دیا تیری طرف پلٹے تو نے انہیں قبول کیا اپنے گناہوں کے ساتھ تیری طرف آئے تو ان کے سبھی گناہ معاف کردیئے اے جلالت وعزت کے مالک اے اللہ ہمیں پاک کر ہماری رہنمائی فرما اور ہماری زاری قبول کر، اے بہترین سوال شدہ اور طلب رحمت پر زیادہ رحمت کرنے والے، اے وہ جس پر پوشیدہ نہیں ہے پلک کا جھپکنا نہ آنکھوں کا اشارہ نہ وہ چیز جو پردے کے نیچے ہو اور نہ وہ بات جو دلوں کے پردوں میں لپٹی ہوئی ہو ہاں ان سب کو تیرے علم نے شمار کر رکھا ہے اور تیری نرمی ان پر چھائی ہوئی ہے تو پاک تر اور بلند تر ہے اس سے جو ناحق کہنے والے کہتے ہیں تو بلند تر بزرگتر ہے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے نہیں کوئی چیز موجود ہے مگر وہ تیری حمد کر رہی ہے پس حمد تیرے لئے ہے اے بزرگی بلند شان اے جلالت وعزت کے مالک فضل کرنے والے، نعمت دینے

والے بڑی بڑی عطائیں کرنے والے اور تو بخشش کرنے والا کرم کرنے والا نرمی کرنے والا مہربان ہے اے اللہ میرے لئے اپنا رزق حلال وسیع فرما میرے بدن اور میرے دین کی حفاظت فرما مجھے خوف سے بچا اور میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کردے اے اللہ مجھے غلط فہمی میں نہ ڈال دھوکے میں نہ رکھ مجھے فریب نہ کھانے دے اور نابکار جنّوں اور انسانوں کو مجھ سے دور کردے۔

پھر آپ نے اپنے سر اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ با آواز بلند عرض کر رہے تھے:

اے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے زیادہ دیکھنے والے، اے سب سے تیز تر حساب کرنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو برکت والے سردار ہیں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اپنی اس حاجت کا کہ اگر تو وہ عطا کردے تو جو کچھ تو نے نہیں دیا اس سے مجھے نقصان نہیں اور اگر تو وہ عطا نہ کرے تو جو تو نے دیا اس سے مجھے کوئی نفع نہیں سوال کرتا ہوں کہ میری گردن جہنم سے آزاد کردے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے حکومت تیرے لئے حمد ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے اے میرے رب اے میرے رب۔

حضرت امام حسین علیہ السلام بار بار یارب یارب کہتے رہے جبکہ آپ کے اردگرد کھڑے لوگ آپ کی دعا سنتے ہوئے آمین کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ساتھ ان سب کی رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

سید ابن طاؤس نے یارب یارب کے بعد یہ اضافی کلمات بھی تحریر فرمائے ہیں۔

میرے اللہ میں اپنی تونگری میں بھی محتاج ہوں تو اپنے فقر کی حالت میں کیوں نہ محتاج ہوں گا، میرے اللہ میں علم رکھتے ہوئے بھی جاہل ہوں تو اپنی جہالت میں کیوں نہ جاہل ہوں گا، اے اللہ بے شک تیری تدبیر کے تغیر و تبدل اور تیری جلد وارد ہونے والی تقدیر نے تیری معرفت رکھنے والے بندوں کو، ہے، تیری عطا کی امید نہ رکھنے اور مشکل کے وقت تجھ سے مایوس ہو جانے سے روکا ہوا ہے، میرے اللہ میں نے وہ کیا جو میری پستی کا تقاضہ ہے اور تو وہ کرے گا جو تیری بڑائی کے لائق ہے میرے اللہ میری کمزوری سے پہلے ہی تیری ذات لطف و کرم کے اوصاف رکھتی ہے تو کیا میری کمزوری کے بعد مجھ سے تو یہ مہربانیاں روک دے گا، میرے اللہ اگر مجھ سے نیکیاں ظاہر ہوئیں تو یہ تیرا فضل ہے اور مجھ پر یہ تیرا احسان ہے اور اگر مجھ سے برائیوں کا ظہور ہوا ہے تو یہ تیرا عدل ہے اور مجھ پر تیری حجت قائم ہوگئی ہے، میرے اللہ کیسے تو مجھ کو چھوڑ دے گا جب کہ تو میرا کفیل ہے کیوں کر میں روند دیا جاؤں جب کہ تو میرا مددگار ہے یا کیسے بے آس

ہو جاؤں جب کہ تو مجھ پر مہربان ہے اب میں تیری درگاہ میں اپنے فقر کے ساتھ آیا ہوں اور کس طرح تجھے اپنا وسیلہ بناؤں جب کہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی تجھ تک پہنچ پائے یا کیونکر تجھ سے اپنے حالات کی شکایت کروں جب کہ وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں یا کس طرح اپنی زبان سے ان کی تشریح کروں جب کہ وہ تیری طرف سے اور تجھ پر عیاں ہیں یا کیونکر میری آرزوئیں ناکام رہیں گی جب کہ یہ تیرے جناب میں پیش کی جاچکی ہیں یا کیونکر میرے حالات بہتر نہ ہونگے جب کہ میں تیری وجہ سے قائم ہوں، میرے اللہ تیرا کتنا لطف ہے مجھ پر جبکہ میں بڑا ہی نادان ہوں اور تو کس قدر مہربان ہے مجھ پر جبکہ میں خطا کار ہوں میرے اللہ تو کتنا نزدیک ہے مجھ سے جبکہ میں تجھ سے بہت دور ہوں اور کتنا مہربان ہے تو مجھ پر پھر کس نے مجھے تجھ سے ہٹا دیا ہے، میرے اللہ دنیا کے حالات کی تبدیلیوں اور طریقوں کے تغیرات کے ذریعے میں جان گیا کہ تیری مراد یہ ہے کہ تو ہر چیز سے مجھے اپنی شناسائی کرائے تاکہ میں کسی چیز کے ضمن میں تیری قدرت سے ناواقف نہ رہوں میرے اللہ جب میری پستی مجھے گنگ کر دیتی ہے تو تیرا کرم مجھے گویا کر دیتا ہے جب بھی میرے برے اوصاف مجھے مایوس کرتے ہیں تیرے احسان مجھے حوصلہ دیتے ہیں، میرے اللہ جس شخص کی خوبیاں بھی برائیاں ہوں تو اس کی برائیاں کیوں نہ برائیاں شمار کی جائیں گی اور جس شخص کی حقیقت ہی محض کھوکھلی باتیں ہوں تو اس کی خالی خولی باتیں کیوں نہ محض باتیں تصور کی جائیں گی، میرے اللہ تیرا حکم جاری ہے اور تیری مرضی قاہر و غالب ہے کہ ان کے مقابل بولنے والا بول نہیں سکتا اور نہ کوئی صاحب حال کچھ کر سکتا ہے میرے اللہ کتنی ہی بار میں نے اطاعت کرتے ہوئے عبادت کی شکل بنائی ہے مگر تیرے عدل کے خوف سے اس پر میرا بھروسہ نہ رہا بلکہ وہ تیرے فضل سے میری بخشش کا ذریعہ بنی میرے اللہ بے شک تو جانتا ہے اگرچہ میں عبادت میں مستقلاً مشغول نہیں ہوں تو بھی تجھ سے میری محبت ہمیشہ راسخ ہے میرے اللہ کس قدر بندگی کا ارادہ کروں جب کہ تو غالب ہے اور کیونکر ارادہ نہ کروں جب کہ تو حکم دیتا ہے، میرے اللہ تیری قدرت کے آثار میں غور کرنا تیرے دیدار سے دوری کا سبب ہے پس مجھے اپنے حضور حاضر رکھ تیری سرکار میں پہنچ پاؤں کیونکر وہ چیز تیری طرف رہنمائی کر سکتی ہے جو اپنے وجود ہی میں تیری محتاج ہے آیا تیرے غیر کیلئے ایسا ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تجھے ظاہر کرنے والا بن جائے تو کب غائب تھا کہ کسی ایسے نشان کی حاجت ہو جو تیری دلیل ٹھہرے اور تو کب دور تھا کہ آثار اور نشان تجھ تک پہنچانے کا ذریعہ و وسیلہ بنیں، اندھی ہے وہ آنکھ جو تجھ کو اپنا نگہبان نہیں پاتی اس بندے کا سودہ خسارے والا ہے جس کو تو نے اپنی محبت کا حصہ نہیں دیا میرے اللہ تو نے اپنی قدرت کے آثار پر توجہ کا حکم کیا پس مجھ کو اپنے نور کے پردوں اور بصیرت کے راستوں کی طرف لے چل، تاکہ اس کے ذریعے تیری درگاہ میں آؤں جس طرح انہی کے ذریعے تیری طرف راہ پائی، انہیں دیکھ کر راز حقیقت کی خبر

پاؤں اور ان کے سہارے اپنی ہمت کو بلند کروں بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے میرے اللہ یہ ہے میری پستی جو تیرے آگے عیاں ہے اور یہ ہے میری بری حالت جو تجھ سے پوشیدہ نہیں میں تیری بارگاہ میں پہنچنا چاہتا ہوں اور تجھ پر تجھی کو دلیل ٹھہراتا ہوں پس اپنے نور سے میری اپنی طرف سے رہنمائی کر اور اپنے حضور مجھے سچی بندگی پر قائم رکھ، میرے اللہ مجھے اپنے پوشیدہ علوم میں سے تعلیم دے اور اپنے محکم پردے کے ساتھ میری حفاظت کر، میرے اللہ مجھے اپنے اہل قرب کے حقائق سے بہرہ ور فرما اور ان کی راہ پر ڈال جو تیری طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں، میرے اللہ اپنے تدبر اور پسند کے ذریعے مجھے میرے تدبر اور پسند سے بے نیاز کر دے اور پریشانی کے عالم میں مجھے ثابت قدم رکھ، میرے معبود مجھے میرے نفس کی پستی سے نکال لے، مجھے شک اور شرک سے پاک کر دے قبل اسکے کہ میں قبر میں جاؤں، تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں پس مجھے چھوڑ نہ دے، تجھ سے مانگتا ہوں پس ناامید نہ کر، تیرے فضل کی آس لگائی ہے پس مجھے محروم نہ کر، تیری بارگاہ سے تعلق جوڑا ہے پس مجھے دور نہ فرما، تیرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں پس مجھے ٹھکرا نہ دے، میرے اللہ تیری رضا پاک ہے، ممکن نہیں اس میں تیری طرف سے نقص آئے، پھر کیسے ممکن ہے کہ میں اسے نقص دار کہوں، میرے اللہ تو اپنی ذات میں بے نیاز ہے اس سے کہ تجھے اپنی ذات سے نفع پہنچے کیوں کر تو مجھ سے بے نیاز نہ ہوگا، میرے اللہ قضا وقدر مجھ کو آرزومند بناتی ہے اور خواہش نفس مجھے آرزوؤں کا قیدی بنا لیتی ہے پس تو میرا مددگار بن جا تا کہ کامیاب ہو جاؤں، بینا ہو جاؤں اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کر دے تا کہ تیرے ذریعے حاجت سے بے نیاز ہو جاؤں، تو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں کو نور کی شعاؤں سے روشن کر دیا تو انہوں نے تجھے پہچانا اور تجھے ایک مانا اور تو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں سے غیروں کو دور کر دیا تو وہ سوائے تیرے کسی سے محبت نہیں رکھتے اور تیرے غیر کی پناہ نہیں لیتے جب زمانہ ان کو ہراساں کرے اس وقت تو ہی ان کا ہمدم ہے اور تو وہ ہے جس نے ان کی رہنمائی کی جب وہ تیرے نشان و برھان سے دور ہوئے، اس نے کیا پایا جس نے تجھے کھویا اور اس نے کچھ نہ کھویا جس نے تجھ کو پایا اور یقینا ناکام ہوا جو تیری بجائے کسی اور کو پسند کرنے لگا اور وہ گھاٹے میں پڑا جو سرکشی کیساتھ تجھ سے پھر گیا کس طرح تیرے غیر سے امید رکھی جا سکتی ہے جبکہ تیرا احسان وکرم رکتا ہی نہیں اور کیونکر تیرے غیر سے سؤال کیا جا سکتا ہے جبکہ تیرے فضل و احسان کرنے کی عادت میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ جو اپنے دوستوں کو الفت کی مٹھاس چکھاتا ہے پس وہ اس کے حضور تعریفیں کرتے کھڑے ہو جاتے ہیں اے وہ جو اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہناتا ہے تو وہ اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہیں بخشش مانگتے ہوئے، تو یاد کرنے والوں سے پہلے انکو یاد رکھنے والا ہے، تو احسان میں ابتدا کرنے والا ہے، عبادت گزاروں کے توجہ کرنے سے پہلے تو عطا میں اضافہ کرنے

والا ہے، مانگنے والوں کے مانگنے سے پہلے تو بہت دینے والا ہے، پھر اس میں سے بطور قرض مانگتا ہے جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے میرے اللہ اپنی رحمت سے مجھ کو بلا لے تا کہ میں تیرے حضور پہنچ سکوں مجھے اپنی طرف کھینچ لے تا کہ تیری بارگاہ میں آسکوں میرے اللہ بے شک میری آس تجھ سے نہیں ٹوٹے گی اگرچہ میں تیری نافرمانی کروں جیسا کہ میرا خوف دور نہ ہوگا اگرچہ میں تیری اطاعت بھی کروں پس زمانے کی سختیوں نے مجھ کو تیری طرف دھکیل دیا اور تیری نوازش کے علم نے تیری بارگاہ میں پہنچا دیا، میرے اللہ کیونکر ناامید ہو جاؤں جب کہ تو میری آرزو ہے یا کیسے پست ہوں گا جب کہ میرا بھروسہ تجھ پر ہے، میرے اللہ کیسے عزت کا دعویٰ کروں جب کہ اس خواری میں تو نے مجھے یاد کیا یا کیسے عزت کا دعویٰ کروں میری نسبت تیری طرف ہے میرے اللہ کیونکر فقیر نہ بنوں جب کہ تو نے مجھے فقیروں کی صف میں رکھا ہے یا کیسے میں فقیر بنوں جب کہ تو نے مجھ کو اپنی عطا سے غنی کیا ہوا ہے اور تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہر چیز کو اپنی پہچان کرائی پس کوئی چیز نہیں جو تجھے پہچانتی نہ ہو اور تو وہ ہے جس نے ہر چیز کے ذریعے مجھے اپنی معرفت کرائی پس میں نے تجھے ہر چیز میں عیاں و نمایاں دیکھا اور تو ہر چیز پر ظاہر و آشکار ہے اے وہ جو اپنی رحمت عامہ کیساتھ قائم ہے کہ عرش اس کی ذات میں نہاں ہو گیا ہے تو نے اپنی نشانیوں سے دے گر نشانیوں کو مٹا دیا تو نے اپنے غیروں کو نورانی آسمانوں کے حلقوں میں نابود کر دیا، اے وہ جو اپنے عرش کی چلمنوں میں پنہاں ہو گیا دیکھتی آنکھیں اسے دیکھ نہیں پاتیں اے وہ جس نے اپنے نور کامل کا جلوہ دکھایا تو اس کی عظمت قائم و برقرار ہوگئی کیونکر پوشیدہ ہے تو جب کہ آشکار ہے یا کیسے تو پنہاں ہے جبکہ تو نگہبان اور حاضر ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

## دعائے عرفہ کے اضافی جملوں کی کچھ وضاحت

دعائی عرفہ کا دوسرا حصہ ''الٰہی انا الفقیر'' سے آخر تک مفہوم و معنی کے لحاظ سے ظاہر میں ایک حصہ کے ساتھ پہلے جیسا نہیں ہے اس بات کو دیکھتے ہوئے اس کا ذکر فقط کتاب الاقبال سید بن طاوس میں ہے اور علامہ مجلسی کے نقل کے مطابق یہ حصہ کتابوں میں نہیں ہے، کچھ علماء کا نظریہ ہے کہ دعا کا یہ حصہ امام حسینؑ سے نہیں ہے، بلکہ کچھ صوفیہ بزرگوں سے ہے، بحار الانوار میں دعائے عرفہ کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی فرماتے ہیں؛ اس دعا کو بلد الامین میں کفعمی نے اور مصباح الزائر میں سید بن طاوس نے لایا ہے، لیکن ان دو کے آخر میں تقریباً ایک صفحہ، الٰہی انا الفقیر فی غنای سے دعا کے آخر تک موجود نہیں ہے، یہ حصہ الاقبال کے قدیمی نسخوں میں بھی نہیں ہے، عبارت آئمہ کی دعاؤں کے مفہوم کے ساتھ بھی مناسبت نہیں رکھتی بلکہ صوفیہ کی مذاق میں سے ہے، اسی وجہ سے بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حصے کو بزرگوں

نے بڑھایا ہے یا کچھ کتابوں سے نقل ہوا ہے جس کو سید بن طاوس نے الاقبال میں نقل کر دیا ہے بغیر تحقیق کے، دوسرے نظریہ کا احتمال قوی ہے، خدا ہی حقیقت سے باخبر ہے۔

اسی بناء پر اس حصے کی امام علیہ السلام کی طرف نسبت دینا مشکل ہے سوائے اس شخص کے جس کو یقین ہو کہ امام علیہ السلام سے صادر ہوا ہے، جیسا کہ عالم ربانی شیخ علی سعادت پرور (پہلوان) اس متن کی تصدیق کے بارے میں علامہ طباطبائی سے نقل کرتے تھے کہ وہ فرماتے تھے، کون ہے جو اس قسم کے حقائق کو بیان کرے؟ ہم نے تو فقط اپنی زندگی فلسفی اور عرفانی مسائل میں گذار دی ہے ہماری کیا مجال ہے،

لیکن علامہ مجلسی کا یہ کہنا کہ یہ ائمہ کی دعاؤں کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے ہیں۔

ان کی یہ بات اکثر دعاؤں کے بارے میں توصیح ہے لیکن کچھ دعاؤں جیسا کہ مناجات شعبانیہ کے بارے میں صحیح نہیں ہے، بہر حال یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کی حقیقت سے خدا ہی باخبر ہے۔

**10/21**

## دُعاؤُهُ عِندَ الصَّباحِ وَالمَساءِ

## صبح وشام کے وقت امام علیہ السلام کی دعا

416.مهج الدعوات عن الإمام الحسين عليه السلام. في دُعاءٍ لَهُ إذا أصبَحَ وأمسى: بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ، بِسمِ اللهِ وبِاللهِ، ومِنَ اللهِ، وإلَى اللهِ، وفي سَبيلِ اللهِ، وعَلى مِلَّةِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، وتَوَكَّلتُ عَلَى اللهِ، ولا حَولَ ولا قُوَّةَ إلّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظيمِ. اللّهُمَّ إنّي أسلَمتُ نَفسي إلَيكَ، ووَجَّهتُ وَجهي إلَيكَ، وفَوَّضتُ أمري إلَيكَ، إيّاكَ أسأَلُ العافِيَةَ مِن كُلِّ سوءٍ فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ. اللّهُمَّ إنَّكَ تَكفيني مِن كُلِّ أحَدٍ، ولا يَكفيني أحَدٌ مِنكَ، فَاكفِني مِن كُلِّ أحَدٍ ما أخافُ وأحذَرُ، وَاجعَل لي مِن أمري فَرَجاً ومَخرَجاً، إنَّكَ تَعلَمُ ولا أعلَمُ، وتَقدِرُ ولا أقدِرُ، وأنتَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ، بِرَحمَتِكَ يا أرحَمَ الرّاحِمينَ.[1]

---

[1] مهج الدعوات: ص198، بحار الأنوار: ج86 ص313 ح65.

۴۱۶) مہج الدعوات: امام حسین علیہ السلام سے ہے: مہربان خدا کے نام سے، خدا کے نام سے اس کی مدد سے اس کی جانب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے راستے پر، خدا پر توکل کرتا ہوں بزرگ خدا سے زیادہ بڑی طاقت اور کوئی بھی نہیں ہے، اے خدا! میں نے خود کو تیرے حوالے کیا اور تیری جانب رخ کیا اور کام تیرے سپرد کیا، دنیا وآخرت میں ہر مشکل سے تجھ سے مدد مانگتا ہوں اے خدا! تو ہی میرے لئے کافی ہے ار کوئی بھی تیری جگہ نہیں لے سکتا، بس جو ہر ایک سے مجھے ڈر ہے تو کفایت کر اور میرے کام میں وسعت دے کیوں کہ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو قدرت والا ہے، میں کمزور ہوں، اور تو ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور مہربانوں سے زیادہ مہربان ------

417.الدعوات عن عليّ بن الحسين عليه السلام: حَدَّثَني أبي عَن جَدّي صلى الله عليه وآله وسلم: أنَّهُ كانَ إذا صَلَّى الغَداةَ وَانفَتَلَ[١]، لا يَتَكَلَّمُ حَتّى يَأخُذَ سُبحَةً بَينَ يَدَيهِ فَيَقولُ: «اللّٰهُمَّ إنّي أصبَحتُ اُسَبِّحُكَ واُحَمِّدُكَ واُهَلِّلُكَ واُكَبِّرُكَ واُمَجِّدُكَ بِعَدَدِ ما اُديرُ بِهِ سُبحَتي» ويَأخُذُ السُّبحَةَ في يَدِهِ ويُديرُها وهُوَ يَتَكَلَّمُ بِما يُريدُ مِن غَيرِ أن يَتَكَلَّمَ بِالتَّسبيحِ، وذَكَرَ أنَّ ذٰلِكَ مُحتَسَبٌ لَهُ، وهُوَ حِرزٌ إلى أن يَأوِيَ إلى فِراشِهِ، فَإذا أوى إلى فِراشِهِ، قالَ مِثلَ ذٰلِكَ القَولِ ووَضَعَ سُبحَتَهُ تَحتَ رَأسِهِ، فَهِيَ مَحسوبَةٌ لَهُ مِنَ الوَقتِ إلَى الوَقتِ.[٢]

۴۱۷) مہج الدعوات: امام سجاد علیہ السلام سے ہے: میرے بابا نے میرے دادا سے نقل کیا کہ جب نماز صبح پڑھی تو جانا چاہتا تھا (کسی کے ساتھ) بات نہیں کرتے تھے کہ ہاتھ میں تسبیح کو لیے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے، اے خدا! میں نے صبح کی درحالانکہ تسبیح وحمد اور تہلیل کہہ رہا تھا اور تجھے بزرگی سے یاد کرتا ہوں اور دنوں کے عدد کے حساب سے تیری تسبیح کرتا ہوں پھر ہاتھ میں تسبیح لی اور پھیر رہے تھے جو کہنا چاہتے تھے وہ کہتے تھے، بغیر اس کے کہ تسبیح کریں اور فرماتے تھے اس کا بھی حساب ہوگا، یہاں تک کہ بستر پر جائے اور جس طرح بستر پر جاتے تھے اور تسبیح کہتے کہتے سو جاتے تھے، اور یہ صبح سے شام تک جاری ہوتی تھی۔

---

[١] إنفَتَلَ: إنصَرَفَ (تاج العروس: ج15 ص564 «فتل»).
[٢] الدعوات: ص61 ح152، بحار الأنوار: ج45 ص200 ح41.

**10/22**

# دُعاءُ العَشَراتِ

## دعائے عشرات

418. مُهج الدعوات بإسناده عن الإمام الحسينؑ قال: قالَ لي عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍؑ: يا بُنَيَّ، إنَّهُ لابُدَّ مِن أن تَمضِيَ مَقاديرُ اللهِ وأحكامُهُ عَلى ما أحَبَّ وقَضى، وسَيُنفِذُ اللهُ قَضاءَهُ وقَدَرَهُ وحُكمَهُ فيكَ، فَعاهِدني ألّا تَلفِظَ بِكَلامٍ أُسِرُّهُ إلَيكَ حَتّى أموتَ، وبَعدَ مَوتي بِاثنَي عَشَرَ شَهرا، وأُخبِرُكَ بِخَبَرٍ أصلُهُ عَنِ اللهِ: تَقولُ غُدوَةً وعَشِيَّةً....:

سُبحانَ اللهِ، وَالحَمدُ للهِ، ولا إلٰهَ إلَّا اللهُ، وَاللهُ أكبَرُ، ولا حَولَ ولا قُوَّةَ إلّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظيمِ، سُبحانَ اللهِ في آناءِ اللَّيلِ وأطرافِ النَّهارِ، سُبحانَ اللهِ بِالغُدُوِّ وَالآصالِ، سُبحانَ اللهِ بِالعَشِيِّ وَالإِبكارِ، سُبحانَ اللهِ حينَ تُمسونَ وحينَ تُصبِحونَ، ولَهُ الحَمدُ فِي السَّماواتِ وَالأَرضِ وعَشِيّا وحينَ تُظهِرونَ، يُخرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ ويُخرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ، ويُحيِي الأَرضَ بَعدَ مَوتِها و كَذٰلِكَ تُخرَجونَ، سُبحانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمّا يَصِفونَ، وسَلامٌ عَلَى المُرسَلينَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العالَمينَ، ولا حَولَ ولا قُوَّةَ إلّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظيمِ. سُبحانَ ذِي المُلكِ وَالمَلَكوتِ، سُبحانَ ذِي العِزَّةِ وَالعَظَمَةِ وَالجَبَروتِ[1]، سُبحانَ المَلِكِ الحَقِّ القُدّوسِ، سُبحانَ المَلِكِ الحَيِّ الَّذي لا يَموتُ، سُبحانَ القائِمِ الدّائِمِ، سُبحانَ الحَيِّ القَيّومِ، سُبحانَ العَلِيِّ الأَعلى، سُبحانَهُ وتَعالى، سُبّوحٌ قُدّوسٌ رَبُّ المَلائِكَةِ وَالرّوحِ. اللّٰهُمَّ إنّي أصبَحتُ مِنكَ في نِعمَةٍ وعافِيَةٍ، فَأَتمِم عَلَيَّ نِعمَتَكَ وعافِيَتَكَ لي بِالنَّجاةِ مِنَ النّارِ، وَارزُقني شُكرَكَ وعافِيَتَكَ أبَدا ما أبقَيتَني. اللّٰهُمَّ بِنورِكَ اهتَدَيتُ، وبِنِعمَتِكَ أصبَحتُ وأمسَيتُ، وأصبَحتُ أُشهِدُكَ و كَفى بِكَ شَهيدا، وأُشهِدُ مَلائِكَتَكَ وحَمَلَةَ عَرشِكَ وأنبِياءَكَ ورُسُلَكَ وجَميعَ خَلقِكَ، وسَماواتِكَ وأرضَكَ، أنَّكَ أنتَ اللهُ لا إلٰهَ إلّا أنتَ وَحدَكَ لا شَريكَ لَكَ، وأنَّ مُحَمَّدا صَلَواتُكَ عَلَيهِ

[1] الجَبَروت: الجَبرُ والقَهر (النهاية: ج1 ص236 «جبر»).

وآلِهِ عَبدُكَ ورَسولُكَ، وأنَّكَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ، تُحيي وتُميتُ، وتُميتُ وتُحيي، وأشهَدُ أنَّ الجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنّارَ حَقٌّ، وأنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيبَ فيها، وأنَّ اللهَ يَبعَثُ مَن فِي القُبورِ، وأشهَدُ أنَّ عَلِيَّ بنَ أبي طالِبٍ عليه السلام وَالحَسَنَ وَالحُسَينَ وعَلِيَّ بنَ الحُسَينِ ومُحَمَّدَ بنَ عَلِيٍّ وجَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ وموسَى بنَ جَعفَرٍ وعَلِيَّ بنَ موسى ومُحَمَّدَ بنَ عَلِيٍّ وعَلِيَّ بنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ بنَ عَلِيٍّ وَالإِمامَ مِن وُلدِ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ[1] الأَئِمَّةُ الهُداةُ المَهدِيّونَ، غَيرُ الضّالّينَ ولَا المُضِلّينَ، وأنَّهُم أولِياؤُكَ المُصطَفَونَ، وحِزبُكَ الغالِبونَ، وصَفوَتُكَ وخِيَرَتُكَ مِن خَلقِكَ، ونُجَباؤُكَ الَّذينَ انتَجَبتَهُم لِوِلايَتِكَ، وَاختَصَصتَهُم مِن خَلقِكَ، وَاصطَفَيتَهُم عَلى عِبادِكَ، وجَعَلتَهُم حُجَّةً عَلى خَلقِكَ، صَلَواتُكَ عَلَيهِم وَالسَّلامُ. اللّهُمَّ اكتُب لي هذِهِ الشَّهادَةَ عِندَكَ حَتّى تُلَقِّيَنيها وأنتَ عَنّي راضٍ يَومَ القِيامَةِ، وقَد رَضيتَ عَنّي، إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ حَمداً تَضَعُ لَكَ السَّماءُ كَنَفَيها[2]، وتُسَبِّحُ لَكَ الأَرضُ ومَن عَلَيها، ولَكَ الحَمدُ حَمداً يَصعَدُ ولا يَنفَدُ[3]، وحَمداً يَزيدُ ولا يَبيدُ، سَرمَداً[4] مَدَداً، لَا انقِطاعَ لَهُ ولا نَفادَ أبَداً، حَمداً يَصعَدُ أوَّلُهُ ولا يَنفَدُ آخِرُهُ، ولَكَ الحَمدُ عَلَيَّ ومَعي وفِيَّ وقَبلي وبَعدي وأمامي ولَدَيَّ، وإذا مِتُّ وفَنيتُ وبَقيتُ، يا مَولايَ؛ فَلَكَ الحَمدُ إذا نُشِرتُ وبُعِثتُ، ولَكَ الحَمدُ وَالشُّكرُ بِجَميعِ مَحامِدِكَ كُلِّها عَلى جَميعِ نَعمائِكَ كُلِّها، ولَكَ الحَمدُ عَلى كُلِّ عِرقٍ ساكِنٍ، وعَلى كُلِّ أكلَةٍ وشَربَةٍ، وبَطشَةٍ وحَرَكَةٍ، ونَومَةٍ ويَقظَةٍ، ولَحظَةٍ وطَرفَةٍ ونَفَسٍ، وعَلى كُلِّ مَوضِعِ شَعرَةٍ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ كُلُّهُ، ولَكَ المُلكُ كُلُّهُ، وبِيَدِكَ الخَيرُ كُلُّهُ، عَلانِيَتُهُ وسِرُّهُ، وأنتَ مُنتَهَى الشَّأنِ كُلِّهِ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ عَلى حِلمِكَ بَعدَ عِلمِكَ، ولَكَ الحَمدُ عَلى عَفوِكَ بَعدَ قُدرَتِكَ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ باعِثَ الحَمدِ، ووارِثَ الحَمدِ، وبَديعَ الحَمدِ، ومُبتَدِعَ الحَمدِ، ووافِيَ العَهدِ، وصادِقَ الوَعدِ، وعَزيزَ الجُندِ، قَديمَ المَجدِ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ، مُجيبَ الدَّعَواتِ، رَفيعَ الدَّرَجاتِ، مُنزِلَ الآياتِ مِن فَوقِ سَبعِ سَماواتٍ، مُخرِجَ النّورِ مِنَ الظُّلُماتِ، مُبَدِّلَ السَّيِّئاتِ حَسَناتٍ، وجاعِلَ الحَسَناتِ دَرَجاتٍ. اللّهُمَّ لَكَ الحَمدُ غافِرَ الذَّنبِ،

---

[1] لفظ «الحسن» إمّا تصحيف للفظ «للحسين» كما تدلّ عليه الروايات الكثيرة، وإمّا يُقصَدُ به الإمام الحسن العسكري عليه السلام.

[2] الكَنَفُ: الجانب (النهاية: ج4 ص204 «كنف»).

[3] زاد في بحار الأنوار هنا: «اللهمّ لك الحمد حمداً يصعد أوّله ولا ينفد آخره».

[4] السَّرمَد: الدائم الذي لا ينقطع، فارسية (النهاية: ج2 ص363 «سرمد»).

وقابِلَ التَّوبِ، شَديدَ العِقابِ، ذَا الطَّولِ، لا إلهَ إلاّ أنتَ إلَيكَ المَصيرُ. اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمدُ فِي اللَّيلِ إذا يَغشى، ولَكَ الحَمدُ فِي النَّهارِ إذا تَجَلّى، ولَكَ الحَمدُ فِي الآخِرَةِ وَالأُولى، ولَكَ الحَمدُ عَدَدَ كُلِّ نَجمٍ ومَلَكٍ فِي السَّماءِ، ولَكَ الحَمدُ عَدَدَ كُلِّ قَطرَةٍ نَزَلَت مِنَ السَّماءِ إلَى الأَرضِ، ولَكَ الحَمدُ عَدَدَ كُلِّ قَطرَةٍ فِي البِحارِ وَالأَودِيَةِ وَالأَنهارِ، ولَكَ الحَمدُ عَدَدَ الشَّجَرِ وَالوَرَقِ، وَالحَصى وَالثَّرى، وَالجِنِّ وَالإِنسِ، وَالبَهائِمِ وَالطَّيرِ، وَالوُحوشِ وَالأَنعامِ، وَالسِّباعِ وَالهَوامِّ، ولَكَ الحَمدُ عَدَدَ ما أحصى كِتابُكَ، وأحاطَ بِهِ عِلمُكَ، حَمدًا كَثيرًا دائِمًا مُبارَكًا فيهِ أبَدًا. لا إلهَ إلاَّ اللهُ وَحدَهُ لا شَريكَ لَهُ، لَهُ المُلكُ ولَهُ الحَمدُ، يُحيي ويُميتُ، ويُميتُ ويُحيي، وهُوَ حَيٌّ لا يَموتُ، بِيَدِهِ الخَيرُ وهُوَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ. عَشرَ مَرّاتٍ. أستَغفِرُ اللهَ الَّذي لا إلهَ إلاّ هُوَ الحَيُّ القَيّومُ وأتوبُ إلَيهِ. عَشرَ مَرّاتٍ. «يا اللهُ يا اللهُ» عَشرًا، «يا رَحمانُ يا رَحمانُ» عَشرًا، «يا رَحيمُ يا رَحيمُ» عَشرًا، «يا بَديعَ السَّماواتِ وَالأَرضِ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ» عَشرًا، «يا حَنّانُ[1] يا مَنّانُ[2]» عَشرًا، «يا حَيُّ يا قَيّومُ» عَشرًا، «يا لا إلهَ إلاّ أنتَ» عَشرًا، «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ» عَشرًا، «بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ» عَشرًا، «آمينَ آمينَ» عَشرًا، اِفعَل بي كَذا وكَذا. وتَقولُ هذا بَعدَ الصُّبحِ مَرَّةً، وبَعدَ العَصرِ اُخرى، ثُمَّ تَدعو بِما شِئتَ.[3]

شروع خدا کے نام جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

پاک ہے خدا اور حمد خدا کے لئے ہی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگتر ہے نہیں کوئی طاقت وقوت مگر وہ جو خدائے بزرگ و برتر سے ہے پاک ہے خدا اوقات شب اور اطراف روز میں پاک ہے خدا طلوع وغروب کے وقت پاک ہے خدا شام اور صبح کے وقت پاک ہے خدا جب تم شام کرتے اور جب تم صبح کرتے ہو اور حمد اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین میں اور بوقت عصر جب تم ظہر کرتے ہو وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور ایسے ہی تم قیامت میں نکالے جاؤ گے، پاک ہے تمہارا رب ان باتوں سے

---

[1] الحَنّانُ: الرحيم بعباده (النهاية: ج1 ص453 «حنن»).

[2] المَنّانُ: من أسماء الله تعالى، والمُنّة: القوّة (الصحاح: ج6 ص2207 «منن»).

[3] مهج الدعوات: ص184 عن معاوية بن وهب عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام وص188، جمال الأسبوع: ص279 عن عبد الله بن عطاء عن الإمام الباقر عن آبائه عليهم السلام وكلاهما نحوه، بحار الأنوار: ج 95 ص408 ح41 وج 90 ص 73 ح1 وراجع: مصباح المتهجّد: ص 84 وفلاح السائل: ص 388 ح 265 والبلد الأمين: ص 24 والمصباح للكفعمي: ص127.

جو وہ لوگ بیان کیا کرتے ہیں اور سلام ہو تمام رسولوں پر اور حمد خدا ہی کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے پاک ہے وہ جو صاحب ملک وملکوت ہے۔ پاک ہے وہ جو صاحب عزت و جبروت ہے پاک ہے وہ جو بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے بادشاہ برحق مقتدر اور منزہ ہے پاک ہے خدا جو بادشاہ اور زندہ ہے کبھی موت نہیں، پاک ہے خدا جو بادشاہ زندہ و منزہ ہے پاک ہے وہ جو قائم و دائم ہے، پاک ہے وہ جو دائم و قائم ہے، پاک ہے میرا رب جو عظمت والا ہے پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے پاک ہے وہ جو ہمیشہ زندہ و پائندہ ہے پاک ہے وہ جو بلند و بالا ہے وہ پاک اور برتر ہے پاکیزہ و منزہ ہے ہمارا رب جو ملائکہ اور روح کا رب ہے پاک ہے وہ ہمیشہ رہنے والا جو غافل نہیں، پاک ہے وہ جو بغیر تعلیم کے عالم ہے پاک ہے وہ جو دیکھی ان دیکھی ہر چیز کا خالق ہے پاک ہے وہ جو نظروں کو پاتا ہے اور نظریں اسے پا نہیں سکتیں اور وہ باریک بین وخبر والا ہے اے معبود میں نے تیری طرف سے ملنے والی نعمت، خیر و برکت اور عافیت میں صبح کی پس رحمت فرما محمدؐ آل محمدؐ پر اور مجھ پر اپنی نعمت، اپنی خیر اور اپنی برکتیں اور اپنی عافیت پوری فرما جہنم سے نجات کے ذریعے اور مجھے اپنے شکر کی توفیق بھی دے اور اپنی طرف سے عافیت، عطا فرما اور مہربانی سے نواز جب تک میں زندہ ہوں اے معبود مجھے تیرے نور سے ہدایت اور تیرے فضل سے تونگری ملی ہے تیری نعمت کیساتھ میں نے صبح کی اور شام کی ہے اے معبود میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے اور گواہ بناتا ہوں تیرے ملائکہ، انبیائؑ، رسل اور تیرے عرش کے حاملین تیرے آسمانوں اور تیری زمین کے رہنے والوں اور تیری مخلوق کو اس بات پر کہ یقینا تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی ثانی نہیں اور اس پر کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور موت دیتا اور زندہ کرتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے قبروں سے جی اٹھنا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور خدا اسے زندہ کرے گا جو قبر میں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علیؑ ابن ابی طالب مومنین کے برحق امیر ہے اور یہ کہ ان کی اولاد میں سے جو آئمہ ہیں وہی ہدایت یافتہ ہدایت دینے والے ہیں وہ نہ گمراہ ہیں اور نہ گمراہ کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہی تیرے چنے ہوئے دوست اور تیری غالب جماعت ہیں وہ تیری مخلوق میں سے برگزیدہ اور بہترین افراد ہیں اور وہ ایسے شریف ہیں جن کو تو نے اپنے دین کی خاطر چنا اور انہیں اپنی مخلوق میں خاص مرتبہ دیا تو نے انھیں اپنے بندوں میں سے منتخب کیا اور ان کو عالمین کیلئے اپنی حجت قرار دیا ان پر تیرا درود اور سلام ہو اور ان پر خدا کی رحمت اور برکات ہوں اے معبود! میری یہ گواہی اپنے ہاں درج فرمالے تاکہ قیامت کے دن تو مجھے اس کی تلقین کرے اور تو مجھ سے راضی ہو جائے بے شک تو ہر اس پر جو تو چاہے قادر ہے اے معبود! تیرے لئے حمد ہے جس کا پہلا حصہ بلند ہوتا ہے اور آخری ختم ہونے والا نہیں۔

اے معبود! حمد تیرے ہی لئے ہے ایسی حمد کہ آسمان تیرے آگے اپنے شانے جھکا دے اور زمین اور جو اس پر ہے وہ تیری تسبیح کرے اے معبود! تیرے لئے حمد ہے ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے جو رکتی ہے نہ ختم ہوتی ہے وہ تیرے ہی لائق ہے اور تجھی تک پہنچتی ہے وہ میرے دل میں زبان پر میرے سامنے مجھ سے پہلے میرے بعد میرے پہلو میں میرے اوپر اور میرے نیچے ہے جب میں مروں اور قبر میں تنہا ہو جاؤں پھر خاک در خاک ہو جاؤں اور تیرے لئے حمد ہے جب قبر میں اٹھ بیٹھوں اور کھڑا کیا جاؤں اے مولا اے معبود حمد اور شکر تیرے ہی لئے ہے تیرے تمام و مکمل اوصاف کے ساتھ تیری سبھی نعمات پر حتی کہ حمد وہاں پہنچے جہاں تو چاہتا ہے اے ہمارے رب جس میں تیری رضا ہے اے معبود! تیرے لئے حمد ہے تمام اشیاء خورد ونوش پر زور و طاقت اور پکڑنے وکھولنے اور جسم کے ہر بال بال پر، تیری حمد ہے اے معبود! تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ کی حمد تیرے دوام کے ساتھ تیرے لیے حمد ہے ایسی حمد جس کی تیرے علم کے علاوہ کہیں انتہاء نہیں تیرے لیے حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت سوا نہیں ہے تیرے لیے حمد ہے کہ حمد کرنے والے کا اجر تیری رضا کے علاوہ نہیں تیرے لیے حمد ہے جو جانتے ہوئے بھی نرمی کرتا ہے تیرے لیے حمد ہے کہ قوت کے باوجود درگذر فرماتا ہے تیرے لیے حمد ہے تو وجہ حمد ہے تیرے لیے حمد ہے کہ تو مالک حمد ہے تیرے لیے حمد ہے کہ تجھ سے ابتداء حمد ہے اور تیرے لیے حمد ہے کہ تجھ سے انتہاء حمد ہے تیرے لیے حمد ہے کہ تو حمد کا آغاز کرنے والا ہے تیرے لیے حمد ہے کہ تو خریدار حمد ہے تیرے لیے حمد ہے تو نگہبان حمد ہے تیرے لیے حمد ہے کہ تو قدیمی حمد والا ہے اور تیرے لیے حمد ہے کہ تو وعدے میں سچا عہد کا پکا ہے توانا لشکر والا پائدار بزرگی والا اور تیرے لیے حمد ہے کہ تو اونچے درجوں والا ہے دعائیں قبول کرنے والا ہے ساتوں آسمانوں سے بلند تر مقام سے آیات نازل کرنے والا ہے بڑی برکتوں والا ہے نور کو تاریکیوں سے نکالنے والا تاریکیوں میں پڑے کو روشنی کی طرف لانے والا گناہوں کو نیکیوں میں بدلنے والا اور نیکیوں کو بلند مراتب میں بدلنے والا اے معبود تیرے لیے حمد ہے کہ تو گناہ معاف کرنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا اور عطا کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں بازگشت تیری ہی طرف ہے اے معبود تیرے لیے حمد ہے رات میں جب وہ چھا جائے تیرے لیے حمد ہے دن میں جب وہ روشن ہو جائے تیرے لیے حمد ہے دنیا اور آخرت میں، تیرے لیے حمد ہے آسمان کے ستاروں اور فرشتوں کی تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے خاک اور ریت کے ذروں اور پھلوں کی گٹھلیوں کی تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے فضاء آسمان میں موجود چیزوں کی تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے تہ زمین میں موجود چیزوں کی تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے سمندروں کے پانیوں کے وزن کے برابر، تیرے لیے حمد ہے درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے زمین پر موجود چیزوں کی تعداد کے برابر، تیرے

لیے حمد ہے تیری کتاب میں موجود تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے تیرے علم میں موجود تعداد کے برابر، تیرے لیے حمد ہے انسانوں جنوں حشرات پرندوں چرندوں اور درندوں کی تعداد کے برابر، بہت زیادہ پاک اور بابرکت ہو جیسی حمد اے پروردگار تجھے پسند اور جس پر تو راضی ہو اور جیسی حمد تیری شان کرم اور تیری جلالت کے لائق ہے۔

پھر دس مرتبہ کہے:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اس کیلئے ملک ہے اسی کیلئے حمد ہے اور وہ باریک بین خبردار ہے

پھر دس مرتبہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے جسکا کوئی ثانی نہیں اسی کیلئے ملک اور اسی کے لیے حمد ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، مارتا اور زندہ کرتا ہے اور زندہ ہے جسے موت نہیں اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر دس مرتبہ:

میں بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پائندہ ہے اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں

پھر دس مرتبہ:

یا اللہ یا اللہ

پھر دس مرتبہ:

اے رحمت کرنے والے اے رحمت کرنے والے

پھر دس مرتبہ:

اے مہربان اے مہربان

پھر دس مرتبہ:

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

پھر دس مرتبہ:

اے صاحب جلالت و بزرگی

پھر دس مرتبہ:

اے مہربانی کرنے والے

پھر دس مرتبہ:

اے احسان کرنے والے

پھر دس مرتبہ:

اے زندہ و پائندہ

پھر دس مرتبہ:

اے زندہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

پھر دس مرتبہ:

اے اللہ اے وہ ذات کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

پھر دس مرتبہ:

خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

پھر دس مرتبہ:

اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت

پھر دس مرتبہ:

اے معبود میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے

پھر دس مرتبہ:

ایسا ہی ہو ایسا ہی ہو

پھر دس مرتبہ:

کہو (اے نبی) اللہ ایک ہے

پھر دس مرتبہ:

اے معبود میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے اور مجھ سے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں بیشک تو بچانے والا اور بخشنے والا ہے اور میں گناہ کرنے والا اور خطائیں کرنے والا ہوں پس رحم کر مجھ پر اے میرے مولا اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

پھر دس مرتبہ:

کوئی حرکت وقوت نہیں سوا اسکے جو اللہ کی طرف سے ہے بھروسہ رکھتا ہوں اس زندہ پر جسے موت نہیں اور حمد ہے اس اللہ کیلئے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ کوئی اسکی حکومت میں شریک ہے اور نہ کوئی اس کا مددگار رہے بوجہ اسکے عجز کے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہا کرو۔

**10/23**

## دُعاءُ الرُّکوبِ

## سوار ہوتے وقت کی دعا

419. كتاب الدعاء عن أبي مجلز: عَن حُسَينِ بنِ عَليٍّ عليه السلام أَنَّهُ رَأى رَجُلاً رَكِبَ دابَّةً فَقالَ: «سُبحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ»[1]. فَقالَ لَهُ الحُسَينُ بنُ عَليٍّ عليه السلام: وبِهذا اُمِرتَ؟ قالَ: فَكَيفَ أقولُ؟ قالَ: تَقولُ: «الحَمدُ للهِ الَّذي هَداني لِلإِسلامِ، ومَنَّ عَلَيَّ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، وجَعَلَني في خَيرِ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنّاسِ» فَهذِهِ النِّعمَةُ. فَقالَ: تَبدَأُ بِهذا لِقَولِهِ عز وجل: «ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ»[2].

۴۱۹) کتاب الدعاء میں ابو مجاز سے نقل ہے: امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک شخص چار پائے جانور پر سوار ہوا اور کہا، پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو رام کیا، ورنہ ہم اس پر سوار نہ ہو سکتے،

پھر امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا؛ کیا اس (دعا) کا تم کو حکم ملا ہے؟

شخص نے کہا: تو پھر کیا کہوں؟

فرمایا؛ کہو، تعریف ہے اس خدا کی جس نے مجھے اسلام کی طرف رہنمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر مجھ پر احسان کیا اور لوگوں میں سے بہترین امت محمدؐ کی امت کو قرار دیا۔ یہ نعمت ہے،

پھر آگے کہا: (جو کچھ میں نے کہا) وہ شروع میں کہو گے، کیونکہ خدا فرما رہا ہے، پھر جب اس پر بیٹھو تو اپنے خدا

---

[1] الزخرف:13.

[2] الدعاء للطبراني: ص246 ح775، المصنّف لابن أبي شيبة: ج7 ص116 ح3، الدرّ المنثور: ج7 ص369؛ الدعوات: ص296 ح62 عن أبي هاشم وكلّها نحوه، بحار الأنوار: ج76 ص292 ح17.

کی نعمت کو یاد کرو اور (اس کے بعد) کہو گے، بے عیب ہے وہ خدا جس نے اس کو ہمار لئے رام کیا نہ تو یہ ہمارے بس میں نہ تھا۔

**10/24**

## دُعاءُ الفَرَج

## دعائے فرج

420.الإرشاد عن الربيع: كُنتُ رَأَيتُ جعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام حينَ دَخَلَ عَلَى المَنصورِ يُحَرِّكُ شَفَتَيهِ، فَكُلَّما حَرَّكَهُما سَكَنَ غَضَبُ المَنصورِ، حَتّى أدناهُ مِنهُ وقَد رَضِيَ عَنهُ. فَلَمّا خَرَجَ أبو عَبدِ اللهِ عليه السلام مِن عِندِ أبي جَعفَرٍ [المَنصورِ] اتَّبَعتُهُ، فَقُلتُ: إنَّ هذَا الرَّجُلَ كانَ مِن أشَدِّ النّاسِ غَضَبا عَلَيكَ، فَلَمّا دَخَلتَ عَلَيهِ دَخَلتَ وأنتَ تُحَرِّكُ شَفَتَيكَ، وكُلَّما حَرَّكتَهُما سَكَنَ غَضَبُهُ، فَبِأَيِّ شَيءٍ كُنتَ تُحَرِّكُهُما؟! قالَ: بِدُعاءِ جَدِّي الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام. قُلتُ: جُعِلتُ فِداكَ، وما هذَا الدُّعاءُ؟ قالَ: «يا عُدَّتي عِندَ شِدَّتي، ويا غَوثي عِندَ كُربَتي، احرُسني بِعَينِكَ الَّتي لا تَنامُ، وَاكنُفني بِرُكنِكَ الَّذي لا يُرامُ». فَحَفِظتُ هذَا الدُّعاءَ، فَما نَزَلَت بي شِدَّةٌ قَطُّ إلّا دَعَوتُ بِهِ فَفُرِّجَ عَنّي.[1]

۴۲۰) الارشاد میں ربیع سے نقل ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب منصور عباسی کے دربار میں جا رہے تھے تو اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے اور جتنا (زیادہ) حرکت دے رہے تھے اتنا منصور کا غصہ کم ہوتا جا رہا تھا، منصور کے نزدیک پہنچے تو منصور امام سے راضی تھا جب امام صادق علیہ السلام منصور کے ہاں سے اٹھے تو میں ان کے پیچھے گیا اور کہا؛ اس شخص (منصور) کا آپ پر بہت بڑا غصہ تھا، جب آپ آئے اور ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے تو جتنا حرکت زیادہ دے رہے تھے اتنا اس کا غصہ کم ہو رہا تھا، آپ ہونٹوں کو حرکت دیتے وقت کیا پڑھ رہے تھے؟

فرمایا؛ اپنے دادا حسین علیہ السلام کی دعا پڑھ رہا تھا،

میں نے کہا؛ آپ پر قربان ہو جاؤں، وہ دعا کون سی ہے؟

---

[1] الإرشاد: ج2ص184، كشف الغمّة: ج2ص380، إعلام الورى: ج1ص525، بحار الأنوار: ج47ص175ح21.

فرمایا؛ اے میری زندگی کا مقصد ذات مشکل اور فریاد کے وقت مجھے نہ ختم ہونے والی عظمت کے ساتھ محفوظ فرما اور نہ ختم ہونے والے سایہ کے نیچے محفوظ فرما میں نے یہ دعا حفظ کی، کوئی بھی ایسی مشکل مجھ تک نہیں آئی جو اس دعا کے پڑھنے سے ختم نہ ہوئی ہو۔

**10/25**

## دُعاءُ قَضاءِ الدَّينِ

## قرض ادا ہونے کی دعا

421.الأمالی بإسناده عن الحسين بن عليّ عن عليّ بن أبي شَكَوتُ إلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله دَيناً كانَ عَلَيَّ، فقالَ: يا عَلِيُّ، قُل: «اللّهُمَّ أغنِني بِحَلالِكَ عَن حرامِكَ، وبِفَضلِكَ عَمَّن سِواكَ». فَلَو كانَ عَلَيكَ مِثلُ صَبيرٍ دَيناً قَضاهُ اللهُ عَنكَ. وصَبيرٌ: جَبَلٌ بِاليَمَنِ، لَيسَ بِاليَمَنِ جَبَلٌ أجَلُّ ولا أعظَمَ مِنهُ.[1]

۴۲۱) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام و امام علی علیہ السلام سے ہے: میں نے اس قرض کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کی جو میرے اوپر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ اے علی علیہ السلام کہو: اے خدا! مجھے اپنے حلال کے ذریعے حرام سے اور اپنی بخشش کے ذریعے، تیرے غیر سے بے نیاز کردے، اگر تیرا قرض یمن کے پہاڑوں جتنا بھی ہو وہ خدا ادا کردے گا۔

---

[1] الأمالی للطوسی: ص 431 ح 963، الأمالی للصدوق: ص 472 ح 631 كلاهما عن جابر عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام، بحار الأنوار: ج95 ص301 ح1.

**10/26**

# دُعاءُ الأَمانِ مِنَ الغَرَقِ

## غرق ہونے سے بچنے کے لئے دعا

422.مسند أبي يعلى عن طلحة بن عبيد الله عن الحسين بن قال رَسولُ اللهِ ﷺ: أمانُ أُمَّتي مِنَ الغَرَقِ إذا رَكِبوا أن يَقولوا: «بِسْمِ اللهِ مَجْراهَا وَمُرْسَاهَآ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ»[1]، «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ»[2] الآيَةَ.[3]

۴۲۲) مسند ابی یعلی میں طلحہ بن عبید اللہ نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا کہ فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت (اگر چاہتی ہے کہ) غرق نہ ہوتو جب (کشتی میں) سوار ہوتو یوں کہیں: خدا کے نام سے جاتا ہے جب کشتی کو چلانا ہوتا ہے، بیشک میرا خدا بخشنے والا مہربان ہے، خدا کی عظمت اس طرح بیان ہونی چاہئے کہ اس کو کسی نے نہیں پہچانا آیت کے آخر تک۔

423.دعائم الإسلام عن الحسين بن علي عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: أمانٌ لِأُمَّتي مِنَ الغَرَقِ إذا رَكِبوا فِي الفُلكِ قالوا: بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَتُ مَطْوِيَّتُ بِيَمِينِهِ سُبْحَنَهُ وَتَعَلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ»[4]، «بِسْمِ اللهِ مَجْراهَا وَمُرْسَاهَآ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ»[5].[6]

۴۲۳) دعائم الاسلام: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے لئے غرق

---

[1] هود: 41.
[2] الأنعام: 91.
[3] مسند أبي يعلى: ج6ص 181ح 6748، عمل اليوم والليلة لابن السنّي: ص176 ح500 بزيادة «في السفينة» بعد «ركبوا»، كنز العمّال: ج6ص 709 ح17513.
[4] الزمر: 67.
[5] هود: ۴۱
[6] دعائم الإسلام: ج1ص349؛ تفسير القرطبي: ج9ص 37 عن طلحة بن عبيد الله بن كريز.

ہونے سے امان کے لئے ہے کہ وہ کہے: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (شروع خدائے رحمان و رحیم کے نام سے) اور ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی۔ حالانکہ (وہ ایسا قادر ہے کہ) قیامت کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں جسے یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔ خدا ہی کے نام سے اس کا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے کشتی میں سوار ہوجاؤ بے شک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

**10/27**

## دُعاءُ الشّابِّ المَأخوذِ بِذَنبِهِ

## گناہ میں گرفتار جوان کی دعا

424. مهج الدعوات: مَروِيٌّ عَن مَولانَا الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام الدُّعاءُ المَعروفُ بِدُعاءِ الشّابِّ المَأخوذِ بِذَنبِهِ، وما رُوِيَ عَن جَماعَةٍ يُسنِدونَ الحَديثَ إلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام قالَ: كُنتُ مَعَ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام فِي الطَّوافِ في لَيلَةٍ دَيجوجِيَّةٍ[1] قَليلَةِ النّورِ، وقَد خَلاَ الطَّوافُ، ونامَ الزُّوّارُ، وهَدَأَتِ العُيونُ، إذ سَمِعَ مُستَغيثا مُستَجيرا مُتَرَحِّما[2]، بِصَوتٍ حَزينٍ مَحزونٍ مِن قَلبٍ موجَعٍ، وهُوَ يَقولُ:

يا مَن يُجيبُ دُعَا المُضطَرِّ فِي الظُّلَمِ يا كاشِفَ الضُّرِّ وَالبَلوى مَعَ السَّقَمِ
قَد نامَ وَفدُكَ حَولَ البَيتِ وَانتَبَهوا يَدعو! وعَينُكَ يا قَيّومُ لَم تَنَمِ
هَب لي بِجودِكَ فَضلَ العَفوِ عَن جُرُمي يا مَن أشارَ إلَيهِ الخَلقُ فِي الحَرَمِ
إن كانَ عَفوُكَ لا يَلقاهُ ذو سَرَفٍ[3] فَمَن يَجودُ عَلَى العاصينَ بِالنِّعَمِ

قالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: فَقالَ لي: يا أبا عَبدِ اللهِ، أسَمِعتَ المُنادِيَ ذَنبَهُ، المُستَغيثَ رَبَّهُ؟

---

[1] الدُّجى: الظُّلمة (الصحاح: ج6 ص2334 «دجا»).
[2] في بحار الأنوار: «مسترجما» بدل «مترحّما» وهو الأصحّ.
[3] السَّرَف: الإغفال والخطأ (الصحاح: ج4 ص1373 «سرف»).

فَقُلتُ: نَعَم، قَد سَمِعتُهُ. فَقالَ: اِعتَبِرهُ[۱] عَسى [أن][۲] تَراهُ. فَما زِلتُ أخبِطُ فى ظَخياءِ الظَّلامِ، وأتَخَلَّلُ بَينَ النِّيامِ، فَلَمّا صِرتُ بَينَ الرُّكنِ وَالمَقامِ، بَدا لى شَخصٌ مُنتَصِبٌ، فَتَأَمَّلتُهُ فَإِذا هُوَ قائِمٌ، فَقُلتُ: السَّلامُ عَلَيكَ أيُّهَا العَبدُ المُقِرُّ المُستَقيلُ، المُستَغفِرُ المُستَجيرُ، أجِب بِاللهِ ابنَ عَمِّ رَسولِ اللهِ ﷺ. فَأَسرَعَ فى سُجودِهِ وقُعودِهِ وسَلَّمَ، فَلَم يَتَكَلَّم حَتّى أشارَ بِيَدِهِ بِأَن تَقَدَّمنى، فَتَقَدَّمتُهُ، فَأَتَيتُ بِهِ أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام فَقُلتُ: دونَكَ ها هُوَ! فَنَظَرَ إلَيهِ، فَإِذا هُوَ شابٌّ حَسَنُ الوَجهِ، نَقِيُّ الثِّيابِ، فَقالَ لَهُ: مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ فَقالَ لَهُ: مِن بَعضِ العَرَبِ. فَقالَ لَهُ: ما حالُكَ، ومِمَّ بُكاؤُكَ وَاستِغاثَتُكَ؟ فَقالَ: حالُ مَن اُوخِذَ بِالعُقوقِ فَهُوَ فى ضيقٍ، ارتَهَنَهُ المُصابُ، وغَمَرَهُ الاِكتِئابُ فَارتابَ[۳]، فَدُعاؤُهُ لا يُستَجابُ. فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: ولِمَ ذلِكَ؟ فَقالَ: لِأَنّى كُنتُ مُلتَهِيًا فِى العَرَبِ بِاللَّعِبِ وَالطَّرَبِ، اُديمُ العِصيانَ فى رَجَبٍ وشَعبانَ، وما اُراقِبُ الرَّحمنَ، وكانَ لى والِدٌ شَفيقٌ يُحَذِّرُنى مَصارِعَ الحَدَثانِ[۴]، ويُخَوِّفُنِى العِقابَ بِالنّيرانِ، ويَقولُ: كَم ضَجَّ مِنكَ النَّهارُ وَالظَّلامُ، وَاللَّيالى وَالأَيّامُ، وَالشُّهورُ وَالأَعوامُ، وَالمَلائِكَةُ الكِرامُ. وكانَ إذا ألَحَّ عَلَيَّ بِالوَعظِ زَجَرتُهُ وَانتَهَرتُهُ، ووَثَبتُ عَلَيهِ وضَرَبتُهُ. فَعَمَدتُ يَومًا إلى شَيءٍ مِنَ الوَرِقِ[۵] وكانَت فِى الخِباءِ، فَذَهَبتُ لِآخُذَها وأصرِفَها فيما كُنتُ عَلَيهِ، فَمانَعَنى عَن أخذِها، فَأَوجَعتُهُ ضَربًا ولَوَيتُ يَدَهُ، وأخَذتُها ومَضَيتُ. فَأَومَأَ بِيَدِهِ إلى رُكبَتَيهِ يَرومُ النُّهوضَ مِن مَكانِهِ ذلِكَ، فَلَم يُطِق يُحَرِّكُها مِن شِدَّةِ الوَجَعِ وَالأَلَمِ، فَأَنشَأَ يَقولُ:

جَرَت رَحِمٌ بَينى وبَينَ مُنازِلٍ سَواءً كَما يَستَنزِلُ القَطرَ طالِبُه
ورَبَّيتُ حَتّى صارَ جَلدًا شَمَردَلاً[۶] إذا قامَ ساوى غارِبَ[۷] الفَحلِ غارِبُه

---

[۱] اعتَبِر: اُنظر وتَدَبَّر (اُنظر: لسان العرب: ج4 ص531 «عبر»).

[۲] الزيادة من بحار الأنوار.

[۳] فى بحار الأنوار ج41 ص225: «فإن تاب» بدل «فارتاب».

[۴] حَدَثانُ الدهر: نُوَبُهُ، وما يحدث فيه (لسان العرب: ج2 ص132 «حدث»).

[۵] الوَرِقُ: الدراهم المضروبة، وفى الوَرِق ثلاث لغات: وَرِق، ووِرْق، ووَرَق (الصحاح: ج4 ص1564 «ورق»).

[۶] الشَّمَردَل: السريع من الإبل وغيره (الصحاح: ج5 ص1741 «شمردل»).

[۷] الغارِب: ما بين العُنق والسَّنام، وهو الذى يُلقى عليه خِطام البعير إذا اُرسِل (المصباح المنير: ص 444 «غرب»).

وقد كُنتُ أُوتيهِ مِنَ الزّادِ فِي الصِّبا إذا جاعَ مِنهُ صَفوُهُ وأطايِبُه
فَلَمّا استَوى في عُنفُوانِ شَبابِهِ وأصبَحَ كَالرُّمحِ الرُّدَينِيِّ[1] خاطِبُه
تَهَضَّمَني مالي كَذا ولَوى يَدي لَوى يَدَهُ اللهُ الَّذي هُوَ غالِبُه

ثُمَّ حَلَفَ بِاللهِ لَيَقدَمَنَّ إلى بَيتِ اللهِ الحَرامِ، فَيَستَعدِي اللهَ عَلَيَّ. قالَ: فَصامَ أسابيعَ، وصَلّى رَكَعاتٍ، ودَعا، وخَرَجَ مُتَوَجِّها عَلى عَيرانَةٍ[2] يَقطَعُ بِالسَّيرِ عَرضَ الفَلاةِ، ويَطوِي الأَودِيَةَ ويَعلُو الجِبالَ، حَتّى قَدِمَ مَكَّةَ يَومَ الحَجِّ الأَكبَرِ، فَنَزَلَ عَن راحِلَتِهِ، وأقبَلَ إلى بَيتِ اللهِ الحَرامِ، فَسَعى وطافَ بِهِ، وتَعَلَّقَ بِأَستارِهِ، وَابتَهَلَ، وأنشَأَ يَقولُ:

يا مَن إلَيهِ أتَى الحُجّاجُ بِالجَهدِ فَوقَ المَهاوي[3] مِن اقصى غايَةِ البُعدِ
إنّي أتَيتُكَ يا مَن لا يُخَيِّبُ مَن يَدعوهُ مُبتَهِلاً بِالواحِدِ الصَّمَدِ
هذا مُنازِلُ لا يَرتاعُ مِن عققي فَخُذ بِحَقّي يا جَبّارُ مِن وَلَدي
حَتّى تُشِلَّ بِعَونٍ مِنكَ جانِبَهُ يا مَن تَقَدَّسَ لَم يولَد ولَم يَلِدِ

قالَ: فَوَ الَّذي سَمَكَ[4] السَّماءَ، وأنبَعَ الماءَ، مَا استَتَمَّ دُعاءَهُ حَتّى نَزَلَ بي ما تَرى. ثُمَّ كَشَفَ عَن يَمينِهِ، فَإِذا بِجانِبِهِ قَد شَلَّ فَأَنَا مُنذُ ثَلاثِ سِنينَ أطلُبُ إلَيهِ أن يَدعُوَ لي[5] فِي المَوضِعِ الَّذي دَعا بِهِ عَلَيَّ، فَلَم يُجِبني، حَتّى إذا كانَ العامُ، أنعَمَ عَلَيَّ فَخَرَجتُ [بِهِ][6] عَلى ناقَةٍ عُشَراءَ[7] أُجِدُّ

---

[1] الرُّمحُ الرُّدَيني: زعموا أنّه منسوب إلى امرأة السمهريّ، تسمّى ردينة، وكانا يقوّمان القَنا بِخَطِّ هَجَر (الصحاح: ج 5 ص 2122 «ردن»).

[2] العَيرانَة: الناقة تشبّه بالعَيْر [أي الحمار الوحشي] في سرعتها ونشاطها (الصحاح: ج 2 ص 764 «عير»).

[3] المَهواة: موضع في الهواء مشرف ما دونه من جبلٍ وغيره (لسان العرب: ج 15 ص 370 «هوا»). وفي بحار الأنوار: «المِهاد».

[4] سمك الشيء يسمكه: إذا رفعه (النهاية: ج 2 ص 402 «سمك»).

[5] في المصدر: «يدعوني»، والتصويب من بحار الأنوار.

[6] الزيادة من بحار الأنوار.

[7] العُشَراء من النُّوق: التي مضى لحملها عشرة أشهر بعد طُروق الفَحل. وأحسن ما تكون الإبل وأنفَسُها عند أهلها إذا كانت عِشارا (تاج العروس: ج 7 ص 225 و 226 «عشر»).

السَّيرَ حَثيثا رَجاءَ العافِيَةِ، حَتّى إذا كُنّا عَلَى الأَراكِ[1]، وحَطمَةِ[2] وادِي السِّياكِ[3] نَفَرَ طائِرٌ فِي اللَّيلِ، فَنَفَرَت مِنهُ النّاقَةُ الَّتي كانَ عَلَيها، فَأَلقَتهُ إلى قَرارِ الوادي، وَارفَضَّ بَينَ الحَجَرَينِ، فَقَبَرتُهُ هُناكَ، وأعظَمُ مِن ذلِكَ أنّي لا اُعرَفُ إلّاَ «المَأخوذَ بِدَعوَةِ أبيهِ»! فَقالَ لَهُ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: أتاكَ الغَوثُ، ألا اُعَلِّمُكَ دُعاءً عَلَّمَنيهِ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، وفيهِ اسمُ اللهِ الأَكبَرُ الأَعظَمُ، العَزيزُ الأَكرَمُ، الَّذي يُجيبُ بِهِ مَن دَعاهُ، ويُعطي بِهِ مَن سَأَلَهُ، ويُفَرِّجُ [بِهِ][4] الهَمَّ، ويَكشِفُ بِهِ الكَربَ، ويُذهِبُ بِهِ الغَمَّ، ويُبرِئُ بِهِ السُّقمَ، ويَجبُرُ بِهِ الكَسيرَ، ويُغني بِهِ الفَقيرَ، ويَقضي بِهِ الدَّينَ، ويَرُدُّ بِهِ العَينَ، ويَغفِرُ بِهِ الذُّنوبَ، ويَستُرُ بِهِ العُيوبَ، ويُؤمِنُ بِهِ كُلَّ خائِفٍ مِن شَيطانٍ مَريدٍ، وجَبّارٍ عَنيدٍ! ولَو دَعا بِهِ طائِعٌ للهِ عَلى جَبَلٍ لَزالَ مِن مَكانِهِ، أو عَلى مَيِّتٍ لَأَحياهُ اللهُ بَعدَ مَوتِهِ، ولَو دَعا بِهِ عَلَى الماءِ لَمَشى عَلَيهِ بَعدَ أن لا يَدخُلَهُ العُجبُ. فَاتَّقِ اللهَ أيُّهَا الرَّجُلُ، فَقَد أدرَكَتنِي الرَّحمَةُ لَكَ، وَليَعلَمِ اللهُ مِنكَ صِدقَ النِّيَّةِ أنَّكَ لا تَدعو بِهِ في مَعصِيَتِهِ، ولا تُفيدُهُ إلَّا الثِّقَةَ في دينِكَ، فَإِن أخلَصتَ النِّيَّةَ استَجابَ اللهُ لَكَ، ورَأَيتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدا صلى الله عليه وآله في مَنامِكَ، يُبَشِّرُكَ بِالجَنَّةِ وَالإِجابَةِ. قالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: فَكانَ سُروري بِفائِدَةِ الدُّعاءِ أشَدَّ مِن سُرورِ الرَّجُلِ بِعافِيَتِهِ وما نَزَلَ بِهِ؛ لِأَنَّني لَم أكُن سَمِعتُهُ مِنهُ، ولا عَرَفتُ هذَا الدُّعاءَ قَبلَ ذلِكَ. ثُمَّ قالَ: إيتِني بِدَواةٍ وبَياضٍ، وَاكتُب ما اُمليهِ عَلَيكَ. فَفَعَلتُ، وهُوَ: «بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ، اللّهُمَّ إنّي أسأَلُكَ بِاسمِكَ يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، يا حَيُّ يا قَيّومُ، يا حَيُّ لا إلهَ إلّا أنتَ، يا مَن لا يَعلَمُ ما هُوَ ولا أينَ هُوَ ولا حَيثُ هُوَ ولا كَيفَ هُوَ إلّا هُوَ، يا ذَا المُلكِ وَالمَلَكوتِ، يا ذَا العِزَّةِ وَالجَبَروتِ، يا مَلِكُ يا قُدّوسُ، يا سَلامُ يا مُؤمِنُ يا مُهَيمِنُ، يا عَزيزُ يا جَبّارُ يا مُتَكَبِّرُ، يا خالِقُ يا بارِئُ يا مُصَوِّرُ، يا مُفيدُ، يا وَدودُ يا مَحمودُ يا مَعبودُ، يا بَعيدُ يا قَريبُ يا مُجيبُ، يا رَقيبُ يا حَسيبُ، يا بَديعُ يا رَفيعُ، يا مَنيعُ يا سَميعُ، يا عَليمُ يا حَكيمُ، يا كَريمُ يا قائِمُ يا دائِمُ يا

---

[1] الأراك: هو وادي الأراك قرب مكّة (معجم البلدان: ج1 ص135).
[2] حَطمُ الجَبَلِ: الموضع الّذي حُطِمَ منهُ، أي ثُلِمَ فبقي منقطعا (لسان العرب: ج12 ص138 «حطم»).
[3] في المصدر: «وحطته وادي السجال»، والتصويب من بحار الأنوار.
[4] الزيادة من بحار الأنوار.

عالِمُ یا قدیمُ[1]. یا عَلِیُّ یا عَظیمُ، یا حَنّانُ یا مَنّانُ، یا دَیّانُ[2] یا مُستَعانُ، یا جَلیلُ یا جَمیلُ، یا وَکیلُ یا کَفیلُ، یا مُقیلُ یا مُنیلُ، یا نَبیلُ یا دَلیلُ، یا هادی، یا بادی، یا أوَّلُ یا آخِرُ، یا ظاهِرُ یا باطِنُ، یا حاکِمُ یا قاضی، یا عادِلُ یا فاضِلُ، یا واصِلُ یا طاهِرُ یا مُطَهِّرُ، یا قادِرُ یا مُقتَدِرُ، یا کَبیرُ یا مُتَکَبِّرُ. یا واحِدُ یا أحَدُ یا صَمَدُ، یا مَن لَم یَلِد ولَم یولَد ولَم یَکُن لَهُ کُفُوا أحَدٌ، ولَم یَکُن لَهُ صاحِبَةٌ ولا کانَ مَعَهُ وَزیرٌ، ولاَ اتَّخَذَ مَعَهُ مُشیرا، ولاَ احتاجَ إلی ظَهیرٍ، ولا کانَ مَعَهُ إلهٌ، لا إلهَ إلاّ أنتَ فَتَعالَیتَ عَمّا یَقولُ الجاحِدونَ (الظّالِمونَ خ ل) عُلُوّا کَبیرا. یا عالِمُ یا شامِخُ[3] یا باذِخُ[4]، یا فَتّاحُ یا مُرتاحُ یا مُفَرِّجُ، یا ناصِرُ یا مُنتَصِرُ، یا مُهلِكُ (مُدرِكُ خ ل) یا مُنتَقِمُ، یا باعِثُ یا وارِثُ، یا أوَّلُ یا طالِبُ یا غالِبُ، یا مَن لا یَفوتُهُ هارِبٌ، یا تَوّابُ یا أوّابُ یا وَهّابُ، یا مُسَبِّبَ الأَسبابِ، یا مُفَتِّحَ الأَبوابِ، یا مَن حَیثُ ما دُعِیَ أجابَ. یا طَهورُ یا شَکورُ، یا عَفُوُّ یا غَفورُ، یا نورَ النّورِ، یا مُدَبِّرَ الاُمورِ، یا لَطیفُ یا خَبیرُ، یا مُتَجَبِّرُ یا مُنیرُ، یا بَصیرُ یا ظَهیرُ، یا کَبیرُ یا وَترُ، یا فَردُ یا صَمَدُ، یا سَنَدُ یا کافی، یا مُحسِنُ یا مُجمِلُ، یا شافی یا وافی یا مُعافی، یا مُنعِمُ یا مُتَفَضِّلُ یا مُتَکَرِّمُ یا مُتَفَرِّدُ. یا مَن عَلا فَقَهَرَ، یا مَن مَلَكَ فَقَدَرَ، یا مَن بَطَنَ فَخَبَرَ، یا مَن عُبِدَ فَشَکَرَ، یا مَن عُصِیَ فَغَفَرَ وسَتَرَ، یا مَن لا تَحویهِ الفِکَرُ، ولا یُدرِکُهُ بَصَرٌ، ولا یَخفی عَلَیهِ أثَرٌ، یا رازِقَ البَشَرِ، ویا مُقَدِّرَ کُلِّ قَدَرٍ. یا عالِیَ المَکانِ، یا شَدیدَ الأَرکانِ، یا مُبَدِّلَ الزَّمانِ، یا قابِلَ القُربانِ، یا ذَا المَنِّ وَالإِحسانِ، یا ذَا العِزِّ وَالسُّلطانِ، یا رَحیمُ یا رَحمنُ، یا عَظیمَ الشَّأنِ، یا مَن هُوَ کُلَّ یَومٍ فی شَأنٍ، یا مَن لا یَشغَلُهُ شَأنٌ عَن شَأنٍ. یا سامِعَ الأَصواتِ، یا مُجیبَ الدَّعَواتِ، یا مُنجِحَ الطَّلِباتِ، یا قاضِیَ الحاجاتِ، یا مُنزِلَ البَرَکاتِ، یا راحِمَ العَبَراتِ، یا مُقیلَ العَثَراتِ، یا کاشِفَ الکُرُباتِ، یا وَلِیَّ الحَسَناتِ، یا رَفیعَ الدَّرَجاتِ، یا مُعطِیَ المَسأَلاتِ، یا مُحیِیَ الأَمواتِ، یا جامِعَ الشَّتاتِ، یا مُطَّلِعُ عَلَی النِّیّاتِ، یا رادَّ ما قَد فاتَ، یا مَن لا تَشتَبِهُ عَلَیهِ الأَصواتُ، یا مَن لا تُضجِرُهُ المَسأَلاتُ ولا تَغشاهُ الظُّلُماتُ، یا نورَ الأَرضِ وَالسَّماواتِ. یا سابِغَ النِّعَمِ، یا دافِعَ النِّقَمِ، یا بارِئَ النَّسَمِ، یا جامِعَ الاُمَمِ،

---

[1] فی بحار الأنوار: «... یاعلیم یاحکیم یا کریم یاحلیم یاقدیم».
[2] الدیّانُ: القهّارُ (النهایة: ج2 ص148 «دین»).
[3] الشامِخُ: العالی (النهایة: ج2 ص500 «شمخ»).
[4] البَذَخُ: الفخر والتطاول، والباذخُ: العالی (النهایة: ج1 ص110 «بذخ»).

يا شافِيَ السَّقَمِ، يا خالِقَ النّورِ وَالظُّلَمِ، يا ذَا الجُودِ وَالكَرَمِ، يا مَن لا يَطَأُ عَرشَهُ قَدَمٌ. يا أجوَدَ الأَجوَدينَ، يا أكرَمَ الأَكرَمينَ، يا أسمَعَ السّامِعينَ، يا أبصَرَ النّاظِرينَ، يا جارَ المُستَجيرينَ، يا أمانَ الخائِفينَ، يا ظَهرَ اللاّجينَ، يا وَلِيَّ المُؤمِنينَ، يا غِياثَ المُستَغيثينَ، يا غايَةَ الطّالِبينَ. يا صاحِبَ كُلِّ غَريبٍ، يا مونِسَ كُلِّ وَحيدٍ، يا مَلجَأَ كُلِّ طَريدٍ، يا مَأوى كُلِّ شَريدٍ، يا حافِظَ كُلِّ ضالَّةٍ، يا راحِمَ الشَّيخِ الكَبيرِ، يا رازِقَ الطِّفلِ الصَّغيرِ، يا جابِرَ العَظمِ الكَسيرِ، يا فَكّاكَ كُلِّ أسيرٍ، يا مُغنِيَ البائِسِ الفَقيرِ، يا عِصمَةَ الخائِفِ المُستَجيرِ، يا مَن لَهُ التَّدبيرُ وَالتَّقديرُ، يا مَنِ العَسيرُ عَلَيهِ سَهلٌ يَسيرٌ، يا مَن لا يَحتاجُ إلى تَفسيرٍ، يا مَن هُوَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ، يا مَن هُوَ بِكُلِّ شَيءٍ خَبيرٌ، يا مَن هُوَ بِكُلِّ شَيءٍ بَصيرٌ. يا مُرسِلَ الرِّياحِ، يا فالِقَ الإِصباحِ، يا باعِثَ الأَرواحِ، يا ذَا الجودِ وَالسَّماحِ، يا مَن بِيَدِهِ كُلُّ مِفتاحٍ، يا سامِعَ كُلِّ صَوتٍ، يا سابِقَ كُلِّ فَوتٍ، يا مُحيِيَ كُلِّ نَفسٍ بَعدَ المَوتِ. يا عُدَّتي في شِدَّتي، يا حافِظي في غُربَتي، يا مونِسي في وَحدَتي، يا وَلِيّي في نِعمَتي، يا كَنَفي حينَ تُعيينِي المَذاهِبُ، وتُسلِمُنِي الأَقارِبُ، ويَخذُلُني كُلُّ صاحِبٍ. يا عِمادَ مَن لا عِمادَ لَهُ، يا سَنَدَ مَن لا سَنَدَ لَهُ، يا ذُخرَ مَن لا ذُخرَ لَهُ، يا كَهفَ مَن لا كَهفَ لَهُ، يا رُكنَ مَن لا رُكنَ لَهُ، يا غِياثَ مَن لا غِياثَ لَهُ، يا جارَ مَن لا جارَ لَهُ. يا جارِيَ اللَّصيقَ، يا رُكنِيَ الوَثيقَ، يا إلهي بِالتَّحقيقِ، يا رَبَّ البَيتِ[1] العَتيقِ، يا شَفيقُ يا رَفيقُ، فُكَّني مِن حَلَقِ المَضيقِ، وَاصرِف عَنّي كُلَّ هَمٍّ وغَمٍّ وضيقٍ، وَاكفِني شَرَّ ما لا اُطيقُ، وأعِنّي عَلى ما اُطيقُ. يا رادَّ يوسُفَ عَلى يَعقوبَ، يا كاشِفَ ضُرِّ أيّوبَ، يا غافِرَ ذَنبِ داوُدَ، يا رافِعَ عيسَى بنِ مَريَمَ مِن أيدِي اليَهودِ، يا مُجيبَ نِداءِ يونُسَ فِي الظُّلُماتِ، يا مُصطَفِيَ موسى بِالكَلِماتِ، يا مَن غَفَرَ لِآدَمَ خَطيئَتَهُ، ورَفَعَ إدريسَ بِرَحمَتِهِ، يا مَن نَجّى نوحاً مِنَ الغَرَقِ، يا مَن أهلَكَ عاداً الاُولى وثَمودَ فَما أبقى، وقَومَ نوحٍ مِن قَبلُ إنَّهُم كانوا هُم أظلَمَ وأطغى، وَالمُؤتَفِكَةَ أهوى[2]، يا مَن دَمَّرَ عَلى قَومِ لوطٍ، ودَمدَمَ[3] عَلى قَومِ شُعَيبٍ. يا مَنِ اتَّخَذَ إبراهيمَ خَليلاً، يا مَنِ اتَّخَذَ موسى كَليماً، وَاتَّخَذَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيهِم

---

[1] البيتُ العَتيقُ: يعني الكعبة المشرّفة (مجمع البحرين: ج2ص1161 «عتق»).

[2] قيل: إنّ المؤتفكة قرى قوم لوط ائتفكَتْ بأهلِها، أي انقلبَت. والائتِفاك: الانقلاب، والإهواء: الإسقاط. واحتُمِلَ أن يكون المراد بالمؤتفِكة ما هو أعمّ من قرى قوم لوط؛ وهي كلّ قرية نزل عليها العذاب فبادَ أهلُها فبقت خربة داثرة معالمها خاوية عروشها (الميزان في تفسير القرآن: ج19ص50).

[3] دَمْدَمَ عليهم ربُّهم: أي أهلكهم وأزعجهم (مفردات ألفاظ القرآن: ص318 «دمدم»).

أجمَعينَ حَبيبا، يا مُؤتِيَ لُقمانَ الحِكمَةَ، وَالواهِبَ لِسُليمانَ مُلكا لا يَنبَغي لِأَحَدٍ مِن بَعدِهِ، يا مَن نَصَرَ ذَا القَرنَينِ عَلَى المُلوكِ الجَبابِرَةِ، يا مَن أعطَى الخِضرَ الحَياةَ، ورَدَّ لِيوشَعَ بنِ نونٍ الشَّمسَ بَعدَ غُروبِها، يا مَن رَبَطَ عَلى قَلبِ اُمِّ موسى، وأحصَنَ فَرجَ مَريَمَ بِنتِ عِمرانَ، يا مَن حَصَّنَ يَحيَى بنَ زَكَرِيّاءَ مِنَ الذَّنبِ، وسَكَّنَ عَن موسَى الغَضَبَ، يا مَن بَشَّرَ زَكَرِيّاءَ بِيَحيى، يا مَن فَدى إسماعيلَ مِنَ الذَّبحِ، يا مَن قَبِلَ قُربانَ هابيلَ وجَعَلَ اللَّعنَةَ عَلى قابيلَ، يا هازِمَ الأَحزابِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وعَلى جَميعِ المُرسَلينَ ومَلائِكَتِكَ المُقَرَّبينَ، وأهلِ طاعَتِكَ. وأسأَلُكَ بِكُلِّ مَسأَلَةٍ سَأَلَكَ بِها أحَدٌ مِمَّن رَضيتَ عَنهُ فَحَتَمتَ لَهُ عَلَى الإِجابَةِ، يا اللهُ يا اللهُ يا اللهُ، يا رَحمنُ يا رَحيمُ، يا رَحمنُ يا رَحيمُ، يا رَحمنُ يا رَحيمُ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، يا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، بِهِ بِهِ بِهِ بِهِ بِهِ بِهِ بِهِ أسأَلُكَ بِكُلِّ اسمٍ سَمَّيتَ بِهِ نَفسَكَ، أو أنزَلتَهُ فى شَيءٍ مِن كُتُبِكَ، أوِ استَأثَرتَ بِهِ فى عِلمِ الغَيبِ عِندَكَ، وبِمَعاقِدِ العِزِّ مِن عَرشِكَ، ومُنتَهَى الرَّحمَةِ مِن كِتابِكَ، وبِما لَو أنَّ ما فِى الأَرضِ مِن شَجَرَةٍ أقلامٌ وَالبَحرُ يَمُدُّهُ مِن بَعدِهِ سَبعَةُ أبحُرٍ ما نَفِدَت كَلِماتُ اللهِ إنَّ اللهَ عَزيزٌ حَكيمٌ. وأسأَلُكَ بِأَسمائِكَ الحُسنَى الَّتى بَيَّنتَها فى كِتابِكَ، فَقُلتَ: «وَلِلَّهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا»[1]، وقُلتَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»[2]، وقُلتَ: «وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ»[3]، وقُلتَ: «يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ»[4]. وأنَا أسأَلُكَ يا إلهى، وأطمَعُ فى إجابَتى يا مَولايَ كَما وَعَدتَنى، وقَد دَعَوتُكَ كَما أمَرتَنى، فَافعَل بى كَذا وكَذا». وتَسأَلُ اللهَ تَعالى ما أحبَبتَ، وتُسَمّى حاجَتَكَ، ولا تَدعُ بِهِ إلّا وأنتَ طاهِرٌ. ثُمَّ قالَ لِلفَتى: إذا كانَتِ اللَّيلَةُ فَادعُ بِهِ عَشرَ مَرّاتٍ، وأتِنى مِن غَدٍ بِالخَبَرِ.[5] قالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: وأخَذَ الفَتَى الكِتابَ ومَضى، فَلَمّا كانَ مِن غَدٍ ما أصبَحنا حينا حَتّى أتَى الفَتى إلَينا سَليما مُعافىً، وَالكِتابُ بِيَدِهِ، وهُوَ يَقولُ: هذا وَاللهِ

---

[1] البقرة:186.
[2] غافر:60.
[3] الزمر:53.
[4] الزمر:53.
[5] فى المصدر: «بالخير»، والتصويب من بحار الأنوار.

الإسمُ الأَعظَمُ، استُجيبَ لي وَرَبِّ الكَعبَةِ. قالَ لَهُ عَلِيٌّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ: حَدِّثني! قالَ: [لَمّا] [1] هَدَأَتِ العُيونُ بِالرُّقادِ، وَاستَحلَكَ [2] جِلبابُ [3] اللَّيلِ، رَفَعتُ يَدَيَّ بِالكِتابِ، وَدَعَوتُ اللهَ بِحَقِّهِ مِرارًا، فَأُجِبتُ فِي الثّانِيَةِ: حَسبُكَ، فَقَد دَعَوتَ اللهَ بِاسمِهِ الأَعظَمِ. ثُمَّ اضطَجَعتُ، فَرَأَيتُ رَسولَ اللهِ ﷺ في مَنامي، وقَد مَسَحَ يَدَهُ الشَّريفَةَ عَلَيَّ وهُوَ يَقولُ: إحتَفِظ بِاسمِ اللهِ الأَعظَمِ العَظيمِ، فَإِنَّكَ عَلى خَيرٍ. فَانتَبَهتُ مُعافًى كَما تَرى، فَجَزاكَ اللهُ خَيرًا. [4]

۴۲۴) مہج الدعوات: ہمارے مولا امام حسین علیہ السلام سے ایک دعا روایت کی گئی ہے، جو اس جوان کی ہے جو گناہ کی مشکل میں پھنسا ہوا تھا، یہ دعا، ایسے گروہ سے روایت کی گئی ہے جو (بات کو) امام حسین علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں کہ وہ امام علیہ السلام نے یوں فرمایا؛ میں (اپنے بابا) علی بن ابی طالب کے ساتھ طواف میں مشغول تھا، وہ رات تاریک تھی اور روشنی کم تھی اور طواف میں اکیلا تھا، زیارت کرنے والے نیند میں چلے گئے تھے، اس وقت مدد مانگنے کی آواز اور رحمت طلب کی آواز سنائی دی جو غمگین آواز اور درد دل سے کہہ رہا تھا،

اے وہ ذات جو مشکل میں پھنسے ہوئے شخص کی دعا تاریکیوں میں قبول کرتے ہو، اے مشکل اور بیماری کو دور کرنے والا، جو مہمان تیرے گھر (کعبہ) کے اطراف میں سو گئے ہیں اور بیدار ہوں گے تو دعا مانگیں گے،

اے وجود دینے والی تیری آنکھ نہیں سوئی ہے، اپنی بخشش کے ذریعے میرے گناہوں کو معاف کر دے

اے وہ کہ جس کی طرف حرم میں لوگ اشارہ کرتے ہیں۔ اگر تیری بخشش گناہگار کے شامل حال نہیں ہوگی تو پھر کون گناہگار پر نعمت بھیجے گا؟ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا؛

اے ابا عبداللہ! کیا تو نے ایک ایسے شخص کی آواز سنی جو اپنے گناہ کے بارے میں اور اپنے خاندان سے مدد مانگنے کی آواز دے رہا ہے؟

میں نے کہا؛ ہاں میں نے آواز سنی۔

فرمایا؛ غور سے دیکھو اور اسی کو ڈھونڈ کر لاؤ، میں رات کی تاریکی میں ادھر ادھر گیا، سوئے ہوئے لوگوں کے

---

[1] الزيادة من بحار الأنوار.
[2] المُستَحلِك: الشديد السَّواد (النهاية: ج1 ص428 «حلك»).
[3] الجِلْباب: الإزار والرداء (النهاية: ج1 ص283 «جلب»).
[4] مهج الدعوات: ص191، بحار الأنوار: ج95 ص394 ح33 و ج41 ص224 ح27.

درمیان گیا یہاں تک کہ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا جب غور سے دیکھا تو میں نے دیکھا وہی ہے جو (نماز کے لئے) کھڑا ہے،

میں نے کہا؛ تجھ پر سلام، اے گناہ کا اقرار کرنے والا اور پشیمان بندہ، توبہ طلب کرنے والا، تجھے خدا کی قسم، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کی بات کا جواب دو، میں نے سجدہ اور تشہد کو جلدی سے ختم کیا اور سلام دیا، بات کئے بغیر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آگے جاؤں، میں آگے گیا اور اس کو علی علیہ السلام کے پاس لے کر آیا اور میں نے کہا یہ وہی شخص ہے، امام علیہ السلام نے اسکی طرف دیکھا، وہ جوان خوبصورت اور اچھے لباس میں تھا، امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کون سے قبیلے سے ہو؟

اس نے کہا؛ عرب کے فلاں قبیلے کا،

امام علیہ السلام نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ اور کیوں رو رہے ہو اور کیوں فریاد کر رہے ہو؟

اس نے کہا؛ ایسا حال ہے کہ والدین کی بددعا میں پھنس گیا اور مشکلات نے گھیر لیا ہے اور غم میں اس طرح غرق ہو گیا ہوں اور شک میں پڑ گیا ہوں کہ دعا قبول نہیں ہوتی،

علی علیہ السلام نے اس سے پوچھا: ایسے کیوں ہے؟

اس نے کہا؛ میں عربوں کے درمیان کھیل کود اور خوشی (لھولہب) میں مشغول تھا اور نافرمانی کو دو مہینوں رجب اور شعبان میں بھی انجام دیتا رہا اور خدا کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ میرا دلسوز باپ تھا جو مجھے زندگی کے واقعات سے بڑا خبردار کرتا تھا، اور جہنم کے عذاب سے ڈراتا تھا اور کہتا تھا، سورج اور تاریکی، اور راتیں اور دن بھی مہینے اور سال بھی اور بزرگ فرشتے بھی، کتنا تجھ سے روتے ہیں؟ اور جیسے مجھے زیادہ نصیحت کرتا تھا تو میں اس کے اوپر چیختا تھا اور اس کے اوپر چھلانگ لگاتا تھا اور اس کو مارتا بھی تھا، ایک دن ایسے ہوا جو بابا کے کچھ درہم چھپے ہوئے تھے میں نے ان کو لینے کا ارادہ کیا تاکہ کام میں خرچ کروں، تو اس نے مجھے روکا، میں نے اس کو مارا اور اس کے ہاتھ باندھ کر درہم لے کر چلا گیا، اس نے ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور اپنی جگہ سے اٹھنا چاہتا تھا لیکن زیادہ درد کی وجہ سے ان کو حرکت نہ دے سکا اور اس طرح کہا: میرے اور منازل کے درمیان رشتہ قائم ہوا برابر کا، جس طرح بارش مانگنے والے پر بارش آتی ہے، میں نے اس کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ طاقتور اور ہوشیار جوان ہو گیا، یہاں تک کہ نر اونٹ کی گردن تک پہنچنے لگا، اور بچپنے میں جب بھوکا ہوتا تھا تو میں اسکے لئے بہترین اور پاکیزہ چیز کھانے کے لئے لاتا تھا، اور جب جوانی کے عروج تک پہنچا تو ردینی کے بلند اور تیز نیزے کی برابری کرنے لگا، میرے مال کو لوٹا اور میرے ہاتھوں کو باندھا، خدا اس کے ہاتھوں کو باندھے

کہ ہلاکت کے مقام میں ہے، پھر قسم کھائی کہ کعبہ آ کر خدا کو میری شکایت کرے، بس کچھ ہفتے اس نے روزے رکھے اور نمازیں پڑھیں اور دعا کی اور تیز رفتار اونٹ پر (بیٹھ کر) خدا کے گھر (کعبہ) کے لئے نکل پڑا، اس نے صحرا، چٹانوں اور پہاڑوں کو چمکتے دیکھا یہاں تک کہ حج کا موسم آ گیا۔ اونٹ سے اتر کر بیت اللہ الحرام کی جانب گیا اور طواف وسعی کو انجام دیا اور کعبہ کے پردے کو پکڑ کر دعا اور مناجات کرنے لگا، اور اسطرح کہنے لگا:

اے وہ ذات جس کی طرف دور دراز جگہوں سے حج کرنے والے کوشش کر کے آئیں ہیں۔ میں تیرے پاس آیا ہوں کہ ناامید نہیں کرو گے، اس کو جو اکیلے اور بے نیاز (خدا) کو رو کر پکارے، یہ منازل ہے جو میرا احترام نہیں کر رہا ہے، بس اے جبار میرا حق اس بیٹے سے لے لو، تو اپنی مدد سے اس کے ایک طرف کو خشک کر دے، اے وہ ذات جو پاک ہے، جننے سے اور جنے جانے سے،

جوان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور پانی کو جاری کیا، اس کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں اسی میں مبتلا ہو گیا، پھر اس نے دائیں پہلو سے کپڑا ہٹایا تو اس کا دایاں پہلو خشک تھا (اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا) میں تین سال سے اس کو کہہ رہا ہوں کہ جہاں مجھے بد دعا کی تھی اسی جگہ کھڑے ہو کر میرے لئے دعا کرے لیکن اس نے میری بات نہیں مانی، یہاں تک کہ اس نے مجھ پر احسان کیا اور اسی دس ماہ کی حاملہ اونٹنی پر سوار ہو کر میرے ساتھ چلا، شام ہونے کی امید سے تیز رفتا آ رہا تھا، جب میں وادیٔ اراک کے سیاک درہ (جو مکہ کے نزدیک ہے) پہنچا تو تاریکی میں ایک پرندہ اڑا اور میرے بابا کی اونٹنی سے ٹکرایا اور وہ چٹان کے نیچے، دو پتھروں کے درمیان گر گیا (اور انتقال ہو گیا) اور میں نے اس کو وہیں دفن کر دیا، اس سے بڑی (دردناک بات یہ ہے کہ) لوگ مجھے فقط اس سے پہنچانتے ہیں کہ جو جوان باپ کی بددعا میں مبتلا ہے،

حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ تیری فریاد کو سننے والا آیا ہے، کیا تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں جو مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی اور وہ اسم اعظم ہے اور اس میں خدا کا راز شامل ہے، وہی عزیز اور کریم نام کہ جو بھی اس کو پکارے، اس کو جواب دیتا ہے، اور جو بھی اس سے مانگے وہ دیتا ہے، غم اور سختی کو دور کرتا ہے، بیمار کو صحت یاب کرتا ہے، اور کمزور کی مدد کرتا ہے، اور غریب کو امیر اور اس کا قرض ادا کر دیتا ہے، اور آنکھ کے زخم سے محفوظ رکھتا ہے، اور گناہوں کو معاف کرتا ہے، اور عیبوں کو ڈھانپ دیتا ہے، اور ہر اس کو جو شیطان اور دشمن سے ڈرتا ہے اس کو امان دیتا ہے، اگر خدا کا اطاعت کرنے والا بندہ یہ دعا پڑھے تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دے گا، اگر مردے پر پڑھی جائے وہ زندہ ہو جائے گا، اگر پانی

پر پڑھی جائے وہ بہنے لگے گا، بشرطیکہ وہ خود پسندی میں گرفتار نہ ہو۔

پس اے شخص، خدا سے ڈرو، مجھے تجھ پر رحم آیا، خدا تیری نیت کی صداقت کو جان لے، اسم اعظم کے ذریعے خدا کی نافرمانی کو نہیں مانگو گے اور اس سے فقط اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کے لئے مدد مانگو گے، بس اگر تیری نیت میں خلوص ہوگا تو خدا تیری دعا قبول کرے گا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھو گے جو تجھے جنت اور دعا کے قبول ہونے کی خوشخبری دیں گے۔ (امام حسین علیہ السلام کہتے ہیں) اس شخص کی خوشی اپنی صحت کے بارے میں تھی، اس سے زیادہ مجھے خوشی تھی اس دعا کے اتنے فائدے سن کر کیوں کہ مجھے اس سے پہلے اس دعا کا پتہ نہیں تھا، پھر (میرے بابا علی علیہ السلام نے مجھ سے) فرمایا؛ قلم و کاغذ لے کر آؤ جو کچھ میں کہوں وہ، لکھتے جاؤ، میں نے اسے کہا اور وہ دعا یہ ہے۔ [1]

شروع خدائے رحمن و رحیم خدا کے نام سے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام کے واسطے سے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن ورحیم ہے اے صاحب جلالت و بزرگی اے زندہ اے نگہبان اے زندہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں اے وہ اے کہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے اور کیسا جانتا کہ وہ کیا ہے اور کیسا ہے نہ یہ کہ وہ کہاں ہے نہ یہ کہ وہ کیوں کر ہے ہاں وہ خود ہی جانتا ہے اے صاحب ملک و ملکوت اے صاحب عزت و اقتدار اے بادشاہ اے پاک اے سلامتی والے اے امن دینے والے اے پاسبان اے عزت والے اے زبردست اے بڑائی والے اے پیدا کرنے اے وجود دینے والے اے صورت بنانے والے اے فائدہ دینے والے اے تدبیر والے اے محکم کار اے صاحب ایجاد کرنے والے، اے مرجع خلق اے ظالم کو ہلاک کرنے والے اے محبت والے اے نیک صفات والے اے معبود اے بعید اے قریب اے دعا قبول کرنے والے اے نگہبان اے حساب کرنے والے اے ایجاد کرنے والے اے بلند مرتبہ اے عالی مقام اے سننے والے اے علم والے اے حلم والے اے مہربان اے حکمت والے اے وجود قدیم اے عالی شان اے بزرگی والے اے محبت کرنے والے اے احسان کرنے والے اے حساب کرنے والے اے جزا دینے والے اے مدد کرنے والے اے جلالت والے اے صاحب جمال اے کارساز اے سرپرست اے معاف کرنے والے اے پہنچانے والے اے باعظمت اے رہنما اے رہبر اے ابتداء کرنے والے اے اول اے آخر اے ظاہر اے باطن اے استوار اے ہمیشہ رہنے والے اے علم والے اے صاحب حکم اے منصف اے عدل کرنے والے اے سب سے جدا اے سب سے ملے ہوئے اے پاک اے پاک کرنے والے اے قدرت والے اے اقتدار والے اے بزرگ اے بزرگی والے

[1] یہ دعا مفاتیح میں دعائے مشلول کے نام سے معروف ہے۔

اے یگانہ اے یکتا اے بے نیاز اے وہ جو کسی کا باپ نہیں اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور جسکا کوئی ہمسر نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی زوجہ ہے نہ اس کیلئے کوئی وزیر ہے اور نہ اس نے اپنا کوئی مشیر بنایا ہے نہ وہ کسی مددگار کی حاجت رکھتا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں پس تو اس سے بہت زیادہ بلند ہے جو یہ ظالم کہا کرتے ہیں اے عالی شان اے بلند مرتبہ والے اے عالی مرتبہ اے کھولنے والے اے بخشنے والے اے ہوا کو چلانے والے اے راحت دینے والے اے مدد کرنے والے اے مدد دینے والے اے پہنچنے والے اے ہلاک کرنے والے اے بدلہ لینے والے اے اٹھانے والے اے وارث اے طالب اے غالب اے وہ جس سے بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا اے توبہ قبول کرنے والے اے پلٹنے والے اے بہت دینے والے اے اسباب مہیا کرنے والے اے دروازوں کے کھولنے والے اے وہ کہ جسے پکارا جائے دعا قبول کرتا ہے اے بہت پاکیزہ اے بہت شکر کرنے والے اے معاف کرنے والے اے بخشنے والے اے نور کے پیدا کرنے والے اے امور کی تدبیر کرنے والے اے مہربان اے خبردار اے پناہ دینے والے اے روشن کرنے والے اے بینا اے مددگار اے سب سے بڑے اے بزرگ اے یکتا اے تنہا اے ہمیشگی والے اے نگہبان اے بے نیاز اے کافی اے شفا دینے والے اے وفا کرنے والے اے معاف کرنے والے اے احسان کرنے والے اے نیکوکار اے نعمت دینے والے اے بزرگوار اے بڑے مرتبے والے اے یگانگی والے اے وہ جو بلندی کیساتھ غالب ہے اے وہ جو مالک ہے پھر قادر ہے اے وہ جو نہاں ہے اور باخبر ہے اے وہ جو معبود ہے تو بدلہ دیتا ہے اے جو نافرمانی پر بخشتا ہے اے وہ جو فکر میں سما نہیں سکتا اور نگاہ اسے دیکھ نہیں پاتی اور کوئی نشان اس سے پوشیدہ نہیں ہے اے انسانوں کو رزق دینے والے اے ہر اندازہ کے مقرر کرنے والے اے بلند مرتبہ اے محکم وسائل والے اے زمانے کو بدلنے والے اے قربانی قبول کرنے والے اے صاحب نعمت و احسان اے صاحب عزت اور ابدی حکومت والے یا رحیم یا رحمن اے وہ کہ ہر روز جس کی نئی شان ہے اے وہ جسے ایک کام دوسرے کام سے غافل نہیں کرتا اے بڑے مقام والے اے وہ جو ہر جگہ موجود ہے اے آوازوں کے سننے والے اے دعائیں قبول کرنے والے اے مرادیں برلانے والے اے حاجات پوری کرنے والے اے برکتیں نازل کرنے والے اے آنسوؤں پر رحم کھانے والے اے گناہوں کے معاف کرنے والے اے سختیاں دور کرنے والے اے نیکیوں کو پسند کرنے والے اے مرتبے بلند کرنے والے اے مرادیں پوری کرنے والے اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے بکھروں کو اکٹھا کرنے والے اے نیتوں کی خبر رکھنے والے اے کھوئی ہوئی چیزیں لوٹانے والے اے وہ جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتیں اے وہ جسے کثرت سوال سے تنگی نہیں ہوتی اور تاریکیاں اسے گھیرتی نہیں ہیں اے آسمانوں اور زمین کی روشنی اے نعمتوں کے پورا

کرنے والے اے بلائیں ٹالنے والے اے جانداروں کو پیدا کرنے والے اے امتوں کو جمع کرنے والے اے بیماروں کو شفا دینے والے اے روشنی اور تاریکی کے پیدا کرنے والے اے صاحب جود و کرم اے وہ جس کے عرش پر کسی کا قدم نہیں آیا اے سخیوں میں سے سب سے بڑے سخی اے بزرگی والوں سے زیادد بزرگ اے سننے والوں میں سے زیادہ سننے والے اے دیکھنے والوں میں سے زیادہ دیکھنے والے اے پناہ گزینوں کی پناہ گاہ اے ڈرے ہوؤں کی جائے امن اے پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ اے مومنوں کے سرپرست اے فریادیوں کے فریاد رس اے طلبگاروں کی امید اے ہر سفر کرنے والے کے ساتھی اے ہر اکیلے کے ہم نشیں اے ہر نکالے گئے کی جائے پناہ اے بے ٹھکانوں کی قرارگاہ اے گمشدہ کے نگہبان اے بڑے بوڑھے پر رحم کرنے والے اے ننھے بچے کو روزی دینے والے اے ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے والے اے ہر قیدی کو رہائی دینے والے اے بے چارے مفلس کو غنی بنانے والے اے خائف پناہ گزین کی جائے قرار اے تدبیر اور تقدیر کے مالک اے وہ جس کے لیے ہر مشکل کام آسان اور ہلکا ہے اے وہ جو تفسیر کا محتاج نہیں اے وہ جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے وہ جو ہر چیز سے واقف ہے اے وہ جو ہر چیز کو دیکھتا ہے اے ہواؤں کو چلانے والے اے صبح کی پو کھولنے والے اے روحوں کو بھیجنے والے اے عطا و سخاوت والے اے وہ جس کے ہاتھ میں ساری کنجیاں ہیں اے ہر آواز کے سننے والے اے ہر گزرے ہوئے سے پہلے اے ہر نفس کو اس کی موت کے بعد زندہ کرنے والے اے سختیوں میں میری پناہ اے سفر میں میرے محافظ اے میری تنہائی کے ہمدم اے میری نعمتوں کے مالک اے میری پناہ جب مجھ پر راہیں بند ہو جائیں اور رشتہ دار مجھے دور کر دیں اور احباب مجھے چھوڑ جائیں اے اس کے سہارے جس کا کوئی سہارا نہیں اے اس کی سند جس کی کوئی سند نہیں اے اس کے ذخیرے جس کا کوئی ذخیرہ نہیں اے اس کی پناہ جس کی کوئی پناہ نہیں اے اس کی امان جس کی کوئی امان نہیں اے اس کے خزانے جس کا کائی خزانہ نہیں اے اس کے پشت پناہ جس کا کوئی پشت پناہ نہیں اے اس کے فریاد رس جس کا کوئی فریاد رس نہیں اے اس کے ہمسائے جس کا کوئی ہمسایہ نہیں جو نزدیک تر ہے اے میری مضبوط ترین ٹیک اے میرے حقیقی معبود اے خانہ کعبہ کے پروردگار اے مہربان اے دوست مجھے تنگ گھیرے سے آزاد کر مجھ سے ہر غم و اندیشہ اور تنگی دور فرما دے مجھے اس شر سے بچا جو میری طاقت سے زیادہ ہے اور اس میں مدد دے جو میں سہہ سکتا ہوں اے وہ جس نے یعقوبؑ کو یوسفؑ واپس دلایا اے ایوبؑ کا دکھ دور کرنے والے اے داؤدؑ کی خطا معاف کرنے والے اے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان پر اٹھانے والے۔ اور انہیں یہودیوں کے چنگل سے چھڑانے والے اے تاریکیوں میں یونسؑ کی فریاد کو پہنچنے والے اے موسیٰؑ کو اپنے کلام کیلیے منتخب کرنے والے اے آدمؑ کے ترک اولی کو معاف کرنے والے اور ادریسؑ کو اپنی رحمت سے بلند مقام پر لے جانے والے

اے نوحؑ کو ڈوبنے سے بچانے والے اے وہ جس نے عاد اولی اور ثمود کو ہلاک کیا پس کسی کو باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوحؑ کو ہلاک کیا جو بڑے ظالم سرکش اور دین میں افترا کرنے والے تھے اے وہ جس نے قوم لوط کی بستیوں کو الٹ دیا اور قوم شعیب پر عذاب بھیجا تھا اے وہ جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اے وہ جس نے موسیٰؑ کو اپنا کلیم بنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب قرار دیا کہ خدا کی رحمت ہو ان پر انکی آلؑ پر اور ان سب ہستیوں پر جنکا ذکر ہوا ہے اے لقمانؑ کو حکمت عطا کرنے والے اور سلیمانؑ کو ایسی سلطنت دینے والے کہ جیسی سلطنت انکے بعد کسی کو نہیں ملی اے وہ جس نے جابر بادشاہوں کے خلاف ذوالقرنینؑ کی مدد فرمائی اے وہ جس نے خضرؑ کو دائمی زندگی دی اور یوشعؑ بن نون کی خاطر آفتاب کو پلٹایا جب کہ وہ غروب ہو چکا تھا اے وہ جس نے مادر موسیٰؑ کے دل کو سکون دیا اور مریم بنت عمرانؑ کو پاکدامنی سے سرفراز فرمایا اے وہ جس نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کو گناہ سے محفوظ رکھا اور موسیٰؑ سے غضب کو دور فرمایا اے وہ جس نے زکریاؑ کو یحییٰؑ کی بشارت دی اے وہ جس نے اسماعیلؑ کے ذبح ہونے کو ذبح عظیم میں بدلا اے وہ جس نے ہابیلؑ کی قربانی قبول فرمائی اور قابیل پر لعنت مسلط کر دی اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر کفار کے جتھوں کو شکست دینے والے محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل کر اپنے تمام رسولوں پر اور اپنے مقرب فرشتوں پر اور فرمانبردار بندوں پر رحمت نازل فرما اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہر اس سوال کے واسطے سے جو تیرے ہر اس بندے نے کیا جس سے تو راضی وخوش ہے پھر تو نے اس کی دعا یقینا قبول فرمائی یااللہ یااللہ یااللہ یارحمن یارحمن یارحمن یارحیم یارحیم یارحیم اے جلالت و بزرگی والے اے جلالت وبزرگی والے اے جلالت و بزرگی والے اسی کا واسطہ اسی کا اسی کا اسی کا اسی کا اسی کا اسی کا میں سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی ذات کو پکارا یا اپنے صحیفوں میں سے کسی میں اتارا یا اسے علم غیب میں اپنے لئے مقرر و خاص کیا ہے ان مقامات بلند کا واسطہ جو تیرے عرش میں ہیں اس انتہائی رحمت کا واسطہ جو تیری کتاب میں ہے اور اس آیت کا واسطہ کہ اگر زمین کے تمام درخت قلم اور سمندر روشنائی بن جائیں اس کے بعد سات سمندر اور ہوں تو بھی خدا کے کلمات تمام نہیں ہوں گے بے شک اللہ غالب ہے حکمت والا اور میں سوال کرتا ہوں تیرے پیارے ناموں کیساتھ جن کی تو نے قرآن میں توصیف کی پس تو نے کہا اور اللہ کیلئے ہیں پیارے پیارے نام تو تم اسے انہی سے پکارو اور تو نے کہا مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور تو نے کہا کہ جب میرے بندے مجھے پکاریں تو میں ان کے قریب ہی ہوتا ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرے اور تو نے کہا اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہ تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جانا کہ بے شک اللہ تمام گناہ بخش دے گا یقینا وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے معبود تجھے پکارتا ہوں اے پروردگار اور تجھ سے امید

رکھتا ہوں اے میرے آقا میں دعا کے قبول ہونے کی طمع رکھتا ہوں اے میرے مولا جیسے تو نے وعدہ کیا اور میں نے تجھے پکارا جیسا کہ تو نے مجھے حکم دیا پس تو بھی مجھ سے وہ سلوک کر جسکا تو اہل ہے یا کریم اور تعریف بس خدا کیلئے ہے جو عالمین کا رب ہے اور محمدؐ اور اس کی تمام آل محمدؐ پر اللہ رحمت فرمائے۔

پس اس جوان سے کہا ہے کہ آج رات دعا کو دس مرتبہ پڑھنا۔ دوسرے دن مجھے اس کی خبر دینا۔

اس جوان نے نوشتہ کو لیا اور چلا گیا دوسرے دن صبح سویرے وہ جوان صحیح و سالم اور تندرست ہو کر آیا مجھ سے ہاتھ ملایا اور بولا خدا کی قسم یہ اس اعظم ہے رب کعبہ کی قسم! میری دعا قبول ہوگئی۔ درود خدا ہو خدا علی علیہ السلام پر اور وہ شاد ہوں انہوں نے فرمایا کہ بات واضح طور پر بیان کرو۔

جوان نے بیان کہ جب رات اچھی طرح چھا گئی تو میں نوتہ کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور چھت پر چلا گیا میں نوشتہ کی تلاوت کے بعد دعا کی جواب آیا کافی ہے تمنے اسم اعظم کی تلاوت کی۔ پھر میں سو گیا اور میں خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا انہوں اپنا دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور مجھ سے فرمایا: اسم اعظم کے ذریعے خدا سے لو لگاؤ۔ پھر میں جب بیدار ہوا تو میں خود کو اس حالت میں دیکھا جو کہ آپ کے سامنے ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

**10/28**

# أدعِيَتُهُ يَومَ عاشوراءَ

# عاشور کے دن امام علیہ السلام کی دعائیں

## أ.دُعاؤُهُ عِندَ بَدءِ القِتالِ

## الف: جنگ کے آغاز کی دعا

425.الإرشاد عن علیّ بن الحسین زین العابدین علیہ السلام: لَمّا صَبَّحَتِ الخَيلُ الحُسَينَ علیہ السلام، رَفَعَ يَدَيهِ وقالَ: اللّٰهُمَّ أنتَ ثِقَتی فی كُلِّ كَربٍ، ورَجائی فی كُلِّ شِدَّةٍ، وأنتَ لی فی كُلِّ أمرٍ نَزَلَ بی ثِقَةٌ

وعُدَّةٌ، كَم مِن هَمٍّ يَضعُفُ فيهِ الفُؤادُ، وتَقِلُّ فيهِ الحيلَةُ، ويَخذُلُ فيهِ الصَّديقُ، ويَشمَتُ[1] فيهِ العَدُوُّ، أنزَلتُهُ بِكَ وشَكَوتُهُ إلَيكَ، رَغبَةً مِنّي إلَيكَ عَمَّن سِواكَ، فَفَرَّجتَهُ و كَشَفتَهُ، وأنتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعمَةٍ، وصاحِبُ كُلِّ حَسَنَةٍ، ومُنتَهى كُلِّ رَغبَةٍ.[2]

۴۲۵) الارشاد میں امام زین العابدین نے فرمایا: (عاشور کی) صبح کو جب امام حسین علیہ السلام نے آنکھ کھولی اور لشکر کو دیکھا تو ہاتھ اٹھا کر کہا، اے خدا! تو ہر سختی میں پناہ ہے اور ہر مشکل میں میری امید ہے، جو مشکل مجھ پر آئی ہے اس میں تو میری پناہ اور زندگی کا مقصد ہے، اسی پریشانی کی وجہ سے دل سست ہوجائے گا اور وسائل کم ہوجاتے ہیں، اور دوست انسان کو چھوڑ جاتے ہیں، اور دشمن سازش کرتے ہیں، تو ہی میرے لئے کافی ہے، اور تیری طاقت اور تیری طرف رغبت ہے نہ دوسروں کی طرف رغبت، اسی وجہ سے تیرے پاس شکایت لے کر آیا ہوں اور تو نے میرے لئے اس میں نجات دی اور مجھ سے دور کی، تو ہی ہر نعمت کا ولی اور نیکی کا مالک اور ہر مقصد کی انتہا ہے۔

426. الطبقات الكبرى: لَمّا أصبَحَ الحُسَينُ عليه السلام يَومَهُ الَّذي قُتِلَ فيهِ قالَ: اللّٰهُمَّ أنتَ ثِقَتي في كُلِّ كَربٍ، ورَجائي في كُلِّ شِدَّةٍ، وأنتَ لي في كُلِّ أمرٍ نَزَلَ بي ثِقَةٌ، وأنتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعمَةٍ، وصاحِبُ كُلِّ حَسَنَةٍ.[3]

۴۲۶) طبقات کبری: امام حسین علیہ السلام نے جب عاشورا والی رات کو پورا کیا اور صبح ہوئی تو کہا، اے خدا! تو ہر سختی میں میری پناہ اور ہر مشکل میں میری امید ہے، تو میرے اعتماد کا سہارا ہے ہر اس چیز میں جو مجھ پر آئے اور تو ہی ہر نعمت کا ولی اور ہر نیکی کا مالک ہے۔

## ب. دُعاءٌ عَلَّمَهُ ابنَهُ

## ب: وہ دعا جو امام علیہ السلام نے اپنے فرزند کو سکھائی

427. الدعوات عن زين العابدين عليه السلام: ضَمَّني والِدي عليه السلام إلى صَدرِهِ يَومَ قُتِلَ وَالدِّماءُ تَغلي،

[1] شَمِتَ بِه يَشمَتُ: إذا فرح بمصيبة نزلت به (المصباح المنير: ص 322 «شمت»).

[2] الإرشاد: ج 2 ص 96، بحار الأنوار: ج 45 ص 4؛ تاريخ الطبري: ج 5 ص 423، تاريخ دمشق: ج 14 ص 217 وفيه «غاية» بدل «رغبة»، وكلاهما عن أبي خالد الكاهلي، الكامل في التاريخ: ج 2 ص 561 كلّها من دون إسنادٍ إلى المعصوم.

[3] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج 1 ص 468، سير أعلام النبلاء: ج 3 ص 301.

وهُوَ يَقولُ: يا بُنَيَّ احفظ عَنّي دُعاءً عَلَّمَتنيهِ فاطِمَةُ عليها السلام، وعَلَّمَها رَسولُ اللهِ ﷺ، وعَلَّمَهُ جَبرَئيلُ عليه السلام فِي الحاجَةِ وَالمُهِمِّ وَالغَمِّ وَالنّازِلَةِ إذا نَزَلَت وَالأَمرِ العَظيمِ الفادِحِ. قالَ: اُدعُ: بِحَقِّ يس وَالقُرآنِ الحَكيمِ، وبِحَقِّ طه وَالقُرآنِ العَظيمِ، يا مَن يَقدِرُ عَلى حَوائِجِ السّائِلينَ، يا مَن يَعلَمُ ما فِي الضَّميرِ، يا مُنَفِّسُ عَنِ المَكروبينَ، يا مُفَرِّجُ عَنِ المَغمومينَ، يا راحِمَ الشَّيخِ الكَبيرِ، يا رازِقَ الطِّفلِ الصَّغيرِ، يا مَن لا يَحتاجُ إلَى التَّفسيرِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وَافعَل بي كَذا وكَذا.[1]

۴۲۷) الدعوات میں امام زین العابدین سے ہے: میرے بابا (امام حسین علیہ السلام) جس دن شہید ہوئے اس دن مجھے آغوش میں لے کر فرمایا؛ میرے پیارے بیٹے وہ دعا جو مجھے میری ماں نے بتائی اور اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبرئیل نے بتائی تھی، وہ تم مجھ سے لے کر یاد کرلو، ہر حاجت، غم و پریشانی ومشکل کاموں میں کام آئیگی پھر اس طرح کہا؛ بحق یس اور قرآن حکیم اور بحق طہ اور قرآن عظیم، اے وہ ذات جو حاجتمند کی حاجتوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اور جو چھپے ہوئے رازوں کو جانتا ہے، اے مشکل میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مشکل کو برطرف کرنے والا، اے غمگین لوگوں کے غم کو ختم کرنے والا، اے بوڑھے پر رحمت بھیجنے والا، اے کمسن بچوں کو رزق دینے والا، اے وہ ذات جو پردے کی محتاج نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؑ پر درود بھیج اور میرے لئے ہر نیکی کا انتخاب کر۔

## ج. دُعاؤُهُ حينَ قُتِلَ ابنُهُ عَلِيٌّ الأَكبَرُ

## ج: حضرت علی اکبرؑ کی شہادت کے وقت امام علیہ السلام کی دعا

428. الطبقات الكبرى عن الحسين عليه السلام . حينَ قُتِلَ ابنُهُ عَلِيٌّ الأَكبَرُ: اللّهُمَّ دَعَونا لِيَنصُرونا[2] فَخَذَلونا وقَتَلونا، اللّهُمَّ فَاحبِس عَنهُم قَطرَ السَّماءِ، وَامنَعهُم بَرَكاتِ الأَرضِ، فَإِن مَتَّعتَهُم إلى حينٍ فَفَرِّقهُم شِيَعاً[3]، وَاجعَلهُم طَرائِقَ قِدَداً[4]، ولا تُرضِ الوُلاةَ عَنهُم أبَداً.[5]

---

[1] الدعوات للراوندي: ص54 ح137، بحار الأنوار: ج95 ص196 ح29.

[2] أي: إنّ أهلَ الكوفَةِ دَعَونا لِيَنصُرونا.....

[3] الشِّيَعُ: الفِرَقُ، أي يجعلهم فِرَقاً مختلفين (النهاية: ج2 ص520 «شيع»).

[4] التَّقَدُّدُ: التَّقطّعُ والتفرُّق (النهاية: ج4 ص22 «قدد»).

[5] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص471.

۴۲۸) طبقات کبریٰ: جب امام حسین علیہ السلام کا فرزند علی اکبرؑ شہید ہوا تو آپ نے کہا؛ اے خدا! کوفہ والوں نے ہمیں بلایا تاکہ ہماری مدد کریں لیکن ہمارا ساتھ نہ دیا اور ہمیں قتل کیا، اے خدا! آسمان کی بارش ان پر روک دے اور ان سے زمین کی برکتوں کو ختم کردے اور اگر مختصر سی ان کو (زندگی) دے تو ان میں اختلاف وتفرقہ ڈال دے اور کبھی بھی حاکموں کو ان سے راضی نہ کر۔

## د.دُعاؤُهُ حينَ استُشهِدَ وَلَدُهُ الصَّغيرُ

## د: کمسن بچے کی شہادت کے وقت، امام علیہ السلام کی دعا

429.مقاتل الطالبيّين عن مورع بن سويد بن قيس: حَدَّثَنا مَن شَهِدَ الحُسَينَ عليه السلام قالَ: كانَ مَعَهُ ابنُهُ الصَّغيرُ, فَجاءَ سَهمٌ فَوَقَعَ في نَحرِهِ. قالَ: فَجَعَلَ الحُسَينُ عليه السلام يَأخُذُ الدَّمَ مِن نَحرِهِ ولَبَّتِهِ[1] فَيَرمي بِهِ إلَى السَّماءِ, فَما يَرجِعُ مِنهُ شَيءٌ, ويَقولُ: اللّٰهُمَّ لا يَكونُ أهوَنَ عَلَيكَ مِن فَصيلٍ[2].[3]

۴۲۹) مقاتل الطالبین خوارزمی میں موزع بن سوید بن قیس سے نقل کیا ہے: جو شخص امام حسین علیہ السلام کو دیکھ رہا تھا، اس نے مجھے بتایا: کہ امام علیہ السلام کا کمسن فرزند (علی اصغر) اس کے ساتھ تھا کہ ایک تیر آکر اس بچے کے گلے میں لگا، امام حسین علیہ السلام نے بچے کے گلے سے خون لے کر آسمان کی طرف پھینکا اور اس سے کچھ بھی واپس نہیں ہو رہا ہو، اور کہہ رہے تھے، اے خدا! (یہ بچہ) تیرے نزدیک ناقۂ صالح سے کم نہیں ہے۔

430.مقتل الحسين عليه السلام. في ذِكرِ شَهادَةِ عَلِيٍّ الأَصغَرِ: فَبَينَا الصَّبِيُّ في حِجرِهِ إذ رَماهُ حَرمَلَةُ بنُ الكاهِلِ الأَسَدِيُّ فَذَبَحَهُ في حِجرِهِ, فَتَلَقَّى الحُسَينُ عليه السلام دَمَهُ حَتَّى امتَلَأَت كَفُّهُ, ثُمَّ رَمى بِهِ نَحوَ السَّماءِ وقالَ: اللّٰهُمَّ إن حَبَستَ عَنَّا النَّصرَ, فَاجعَل ذٰلِكَ لِما هُوَ خَيرٌ لَنا.[4]

۴۳۰) مقتل الحسین علیہ السلام خوارزمی میں علی اصغرؑ کی شہادت کے بیان میں آیا ہے، جب بچہ امام علیہ السلام کی گود میں

---

[1] اللَّبَبُ: المَنحَرُ؛ كَاللَّبَّةِ, وموضعُ القلادة (القاموس المحيط: ج1 ص127 «لبب»).

[2] الفَصيلُ: ولد النّاقة إذا فُصِلَ عن أُمّه (الصحاح: ج5 ص1791 «فصل»). أي فصيل ناقة صالح عليه السلام.

[3] مقاتل الطالبيّين: ص95؛ المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص109 نحوه وفيه «عليّ الأصغر» بدل «ابنه الصغير»، بحار الأنوار: ج45 ص47.

[4] مقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص32؛ تسلية المُجالس: ج2 ص314؛ بحار الأنوار: ج45 ص47.

تھا تو اچانک حرملہ بن کاھل اسدی نے تیر مارا جو بچہ کے ایک کان سے دوسرے کان تک چلا گیا۔امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں خون اٹھایا اور آسمان کی جانب پھینکا اور کہا: اے خدا! اگر ہم سے مدد کو روک رہے ہو تو اس کو ہمارے لئے بہترین چیز قرار دے۔

## ہ. دُعاؤُهُ لَمّا قُتِلَ قاسِمُ بنُ الحَسَنِ

## ہ: حضرت قاسم بن حسن علیہ السلام کی شہادت کے وقت امام علیہ السلام کی دعا

431. مقتل الحسين عليه السلام. في ذِكرِ مَصرَعِ القاسِمِ بنِ الحَسَنِ: فَإِذا بِالحُسَينِ عليه السلام قائِمٌ عَلى رَأسِ الغُلامِ ... ثُمَّ احتَمَلَهُ ... فَجاءَ بِهِ حَتّى ألقاهُ مَعَ القَتلى مِن أهلِ بَيتِهِ، ثُمَّ رَفَعَ طَرفَهُ إلَى السَّماءِ وقالَ: اللّهُمَّ أحصِهِم عَدَدًا[1]، ولا تُغادِر مِنهُم أحَدًا، ولا تَغفِر لَهُم أبَدًا، صَبرًا يا بَني عُمومَتي، صَبرًا يا أهلَ بَيتي، لا رَأَيتُم هَوانًا بَعدَ هذَا اليَومِ أبَدًا.[2]

(۴۳۱) مقتل الحسین علیہ السلام خوارزمی میں آیا ہے جب حضرت قاسمؑ زمین پر گرے تو امام حسین علیہ السلام جوان کے سر پر پہنچے اور ان کو کندھے پر اٹھایا اور اپنے خاندان کے مقتولین کے نزدیک آ کر رکھا، پھر آسمان کی طرف نگاہ کر کے کہا؛ اے خدا! ان کو ایک ایک کر کے شمار کر اور ان کو کبھی بھی معاف نہ کر، میرے چچا کے بیٹو! صبر کرو میرے خاندان والو صبر کرو، آج کے بعد کبھی بھی مشکل نہیں دیکھو گے۔

## و. دُعاؤُهُ حينَ رُمِيَ في وَجهِهِ

## و: امام کی پیشانی پر تیر لگتے وقت کی دعا

432. تاريخ دمشق عن مسلم بن رباح مولى عليّ بن أبي طالب: كُنتُ مَعَ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام يَومَ قُتِلَ، فَرُمِيَ في وَجهِهِ بِنُشّابَةٍ، فَقالَ لي: يا مُسلِمُ أدنِ يَدَيكَ مِنَ الدَّمِ، فَأَدنَيتُهُما فَلَمّا امتَلَأَتا

---

[1] في تسلية المجالس وبحار الأنوار: «اللهمّ أحصهم عددا، واقتلهم بددا ...».
[2] مقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص28، تسلية المجالس: ج2 ص305، بحار الأنوار: ج45 ص36.

قالَ: اُسكُبهُ فى يَدى، فَسَكَبتُهُ فى يَدِهِ، فَنَفَحَ[1] بِهِما اِلَى السَّماءِ وقالَ: اللّٰهُمَّ اطلُب بِدَمِ ابنِ بِنتِ نَبِيِّكَ. فَما وَقَعَ مِنهُ اِلَى الأَرضِ قَطرَةٌ.[2]

۴۳۲) تاریخ دمشق میں مسلم بن رباح علی علیہ السلام کے غلاموں سے نقل ہے: جس دن امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے میں ان کے ساتھ تھا ایک تیر امام علیہ السلام کی صورت پر لگا، مجھ سے فرمایا: اے مسلم! اپنے ہاتھ خون لینے کے لئے نیچے سے دو، میں نے ہاتھ نیچے کئے، جب ہاتھ خون سے بھر گئے تو فرمایا: یہ خون میرے ہاتھ میں ڈال دو میں نے بھی ڈال دیا،

اس کے بعد وہ خون امام نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف پھینکا اور کہا: اے خدا! تو اپنے نبی کی بیٹی کے بیٹے کے خون (کا انتقام) لے، اس خون سے ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرا۔

## ز. آخِرُ دُعاءٍ دَعا بِهِ

## ز: امام کی آخری دعا

433. مصباح المتهجّد: آخِرُ دُعاءٍ دَعا بِهِ عليه السلام يَومَ كوثِرَ[3]: اللّٰهُمَّ [أنتَ][4] مُتَعالِى المَكانِ، عَظيمُ الجَبَروتِ، شَديدُ المِحالِ[5]، غَنِيٌّ عَنِ الخَلائِقِ، عَريضُ الكِبرِياءِ، قادِرٌ عَلى ما تَشاءُ، قَريبُ الرَّحمَةِ، صادِقُ الوَعدِ، سابِغُ النِّعمَةِ، حَسَنُ البَلاءِ، قَريبٌ إذا دُعيتَ، مُحيطٌ بِما خَلَقتَ، قابِلُ التَّوبَةِ لِمَن تابَ اِلَيكَ، قادِرٌ عَلى ما أرَدتَ، ومُدرِكٌ ما طَلَبتَ، وشَكورٌ إذا شُكِرتَ، وذَكورٌ إذا ذُكِرتَ، أدعوكَ مُحتاجا، وأرغَبُ اِلَيكَ فَقيرا، وأفزَعُ اِلَيكَ خائِفا، وأبكى اِلَيكَ مَكروبا[6]، وأستَعينُ بِكَ ضَعيفا، وأتَوَكَّلُ عَلَيكَ كافِيا، احكُم بَينَنا وبَينَ قَومِنا، فَإِنَّهُم غَرّونا وخَدَعونا وخَذَلونا وغَدَروا

---

[1] فى الطبعة المعتمدة: «فنفخ»، والتصويب من الترجمة المطبوعة بتحقيق الشيخ محمّد باقر المحمودى. قال ابن الأثير: [يقال]: «نفحت الشىء» إذا رميته (النهاية: ج5 ص90 «نفح»).
[2] تاريخ دمشق: ج14 ص223، كفاية الطالب: ص431.
[3] المكثورُ: المغلوب، وهو الذى تكاثر عليه الناس فقهروه (النهاية: ج4 ص153 «كثر»).
[4] ما بين المعقوفين أثبتناه من الإقبال.
[5] المِحالُ: وهو الكيد، وقيل: المكر، وقيل: القوّة والشِّدّة (النهاية: ج4 ص303 «محل»).
[6] الكُربَة: الغمّ الذى يأخذ بالنفس، و كذلك الكرب (الصحاح: ج1 ص211 «كرب»).

بِنا وقَتَلونا، ونَحنُ عِترَةُ نَبِيِّكَ ووُلدُ حَبيبِكَ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللهِ، الَّذِي اصطَفَيتَهُ بِالرِّسالَةِ، وَائتَمَنتَهُ عَلى وَحيِكَ، فَاجعَل لَنا مِن أمرِنا فَرَجاً ومَخرَجاً، بِرَحمَتِكَ يا أرحَمَ الرّاحِمينَ.[1]

۴۳۳) مصباح المتہجد: جب لشکر نے ہر طرف سے امام علیہ السلام کو گھیر لیا اور مغلوب کر دیا تو امام علیہ السلام کی آخری دعا (یہ تھی) مکان سے بلند و بالا خدا! اے زندگی کا ہر مقصد، اے وہ جو مخلوق سے بے نیاز ہے، تیری بزرگی وسیع، ہر چیز پر قادر ہو، تیری رحمت نزدیک، تیرا وعدہ سچ، نعمت کو برسانے والا، بہترین امتحان لینے والا ایسا نزدیک ہے کہ جس کر پکارا جائے، ہر قسم کی خلقت پر قادر، جو بھی تیری طرف آئے اس کی توبہ کو قبول کرنے والا، جس چیز کا ارادہ کرو اس پر قدرت رکھتا ہے، ہر چیز کو حاصل کر سکتا ہے، شکر گذار ہے جو تیرا شکر کرے اور یاد کرتا ہے اس کو جو تجھے یاد کرے، حاجت کی وجہ سے تجھے پکار رہا ہوں اور ناداری کی وجہ سے تیرے پاس آ کر گریہ کرتا ہوں اور کمزوری کی وجہ سے تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں، اور کفایت کرنے کے لئے تجھ پر توکل کرتا ہوں ہمارے اور قوم کے درمیان فیصلہ کر کہ انہوں نے ہمیں دھوکا دیا اور ہماری مدد نہ کی اور ہم سے خیانت کی اور ہمیں قتل کیا درحالانکہ ہم تیرے نبی کا خاندان اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ کے فرزند ہیں جس کو تو نے اپنی رسالت کے لئے چنا اور اپنی وحی پر اس کو امین بنایا، بس ہمارے لئے مشکل کو دور کر اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑے مہربان۔

**10/29**

## مَن دَعا لَهُ

## جن لوگوں کے لئے امام علیہ السلام نے دعا کی

### أ. اُمُّ وَهبٍ

### الف: ام وہب

434. تاريخ الطبري، في ذِكرِ اُمِّ وَهبٍ زَوجَةِ عَبدِ اللهِ بنِ: فَناداها حُسَينٌ عليه السلام فَقالَ: جُزيتُم

---

[1] مصباح المتهجّد: ص827 ح887، المزار الكبير: ص399، الإقبال: ج3 ص304، بحار الأنوار: ج101 ص348 ح1.

مِن أهلِ بَيتٍ خَيرا، ارجِعي رَحِمَكِ اللهُ إلَى النِّساءِ فَاجلِسي مَعَهُنَّ، فَإِنَّهُ لَيسَ عَلَى النِّساءِ قِتالٌ.[1]

۴۳۴) تاریخ طبری میں عبداللہ بن عمیر کی ھمسر کے بیان میں آیا ہے کہ: بس امام حسین علیہ السلام نے اس کو آواز دی اور فرمایا؛ اہل بیت کی طرف سے تجھ کونیک جزا ملے خدا تجھے معاف کرے، عورتوں کے پاس واپس لوٹ او ران کے ساتھ جا کر بیٹھ کیونکہ عورت پر جنگ واجب نہیں ہے۔

## ب. جَونٌ

## ب: جون (سیاہ غلام)

435. تسلية المجالس: ثُمَّ تَقَدَّمَ جَونٌ... ثُمَّ بَرَزَ لِلقِتالِ وهُوَ يُنشِدُ ويَقولُ:

كَيفَ يَرَى الكُفّارُ ضَربَ الأَسوَدِ بِالسَّيفِ ضَربا عَن بَني مُحَمَّدِ

أذُبُّ عَنهُم بِاللِّسانِ وَاليَدِ أرجو بِهِ الجَنَّةَ يَومَ المَورِدِ

ثُمَّ قاتَلَ حَتّى قُتِلَ، فَوَقَفَ عَلَيهِ الحُسَينُ عليه السلام وقالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّض وَجهَهُ، وطَيِّب ريحَهُ، وَاحشُرهُ مَعَ الأَبرارِ، وعَرِّف بَينَهُ وبَينَ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ.[2]

۴۳۵) تسلیۃ المجالس: پھر جون جنگ کے لئے گیا اور آمنے سامنے جنگ کی اور اس طرح رجز پڑھ رہا تھا،

کافر لوگ (اس غلام) کے حملے کو کیسے دیکھ رہے ہیں ایسا جملہ جو تلوار سے اولاد رسولؐ کی حمایت کے لئے ہے۔؟ زبان اور ہاتھوں سے ان کا دفاع کروں گا اور اس سے محشر کے دن جنت میں جانے کی امید لے کر جاؤں گا،

پھر جنگ کی اور شہید ہوگیا، امام حسین علیہ السلام اس کے سرہانے آکر کھڑے ہوئے اور کہا: اے خدا! اس کا چہرہ نورانی کر اور اس کو خوشبودار بنادے اور نیک لوگوں کے ساتھ محشور کردے اور (قیامت میں) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؐ کے ساتھ آشنا کردے۔

---

[1] تاريخ الطبري: ج 5 ص 430، الكامل في التاريخ: ج 2 ص 564؛ الملهوف: ص 161، مثير الأحزان: ص 62 كلّها نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص17.

[2] تسلية المجالس: ج2 ص292، بحار الأنوار: ج 45 ص 22.

## ج. سَيفُ بنُ الحارِثِ ومالِكُ بنُ عَبدِ بنِ سُرَيعٍ

## ج: سیف بن حارث اور مالک بن عبد بن سریع

436. تاريخ الطبري: وجاءَ الفَتَيانِ الجابِرِيّانِ: سَيفُ بنُ الحارِثِ بنِ سُرَيعٍ، ومالِكُ بنُ عَبدِ بنِ سُرَيعٍ... فَأَتَيا حُسَيناً عليه السلام فَدَنَوا مِنهُ وهُما يَبكِيانِ،

فَقالَ: أي ابنَي أخي، ما يُبكيكُما؟ فَوَاللهِ إنّي لَأَرجو أن تَكونا عَن ساعَةٍ قَريرَي عَينٍ!

قالا: جَعَلَنَا اللهُ فِداكَ، لا وَاللهِ ما عَلى أنفُسِنا نَبكي، ولكِنّا نَبكي عَلَيكَ؛ نَراكَ قَد اُحيطَ بِكَ ولا نَقدِرُ عَلى أن نَمنَعَكَ!

فَقالَ: جَزاكُمَا اللهُ يَا ابنَي أخي بِوَجدِكُما[1] مِن ذلِكَ، ومُواساتِكُما إيّايَ بِأَنفُسِكُما أحسَنَ جَزاءِ المُتَّقينَ.[2]

۴۳۶) تاریخ طبری: دو جوان بنام سیف بن حارث بن سریع اور مالک بن عبد بن سریع آئے، پھر امام حسین علیہ السلام کے پاس آ کر نزدیک ہوئے حالانکہ رو رہے تھے،

امام نے ان دو سے فرمایا؛ اے میرے بھائی کے بیٹو! کیوں رو رہے ہو؟

خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ تم دونوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں،

انہوں نے کہا: خدا ہمیں آپ پر قربان کرے،

خدا کی قسم ہم اپنی جان کی فکر کر کے نہیں رو رہے ہیں، بلکہ آپ پر رو رہے ہیں کہ ہر طرف سے دشمنوں نے گھیر لیا ہے اور ہم آپ سے ان کو دور نہیں کر سکتے،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ اے میرے بھائی کے بیٹو! خدا اس کے بدلے اور مجھ پر قربان ہونے کے بدلے میں نیک جزا دے، پرہیزگاروں جیسی بہترین جزا۔

---

[1] في المصدر: «بوحد كما»، والتصويب من مقتل الحسين وبحار الأنوار. قال ابن منظور: وَجَدَ الرجلُ في الحزن وَجدا ووَجِد: حَزِنَ (لسان العرب: ج3 ص446 «وجد»).

[2] تاريخ الطبري: ج 5 ص 442، مقتل الحسين للخوارزمي: ج 2 ص 23؛ تسلية المجالس: ج 2 ص 299 وفيهما هذا الدعاء في حقّ الغفاريَّين، بحار الأنوار: ج45 ص29 وراجع: الكامل في التاريخ: ج2 ص 568.

## د. يَزيدُ بنُ زِيادٍ

## یزید بن زیاد کے لئے امام علیہ السلام کی دعا

437. تاريخ الطبرى عن فضيل بن خديج الكندى: إنّ يَزيدَ بنَ زِيادٍ. وهُوَ أبُو الشَّعثاءِ الكِنديُّ مِن بَني بَهدَلَةَ. جَثا عَلى رُكبَتَيهِ بَينَ يَدَيِ الحُسَينِ عليه السلام فَرَمى بِمِئَةِ سَهمٍ، ما سَقَطَ مِنها خَمسَةُ أسهُمٍ! وكانَ رامِيا، فَكُلَّما رَمى قالَ: أنَا ابنُ بَهدَلَةَ، فُرسانِ العَرجَلَةِ[1]. ويَقولُ حُسَينٌ عليه السلام: اللّٰهُمَّ سَدِّد رَميَتَهُ، وَاجعَل ثَوابَهُ الجَنَّةَ.[2]

۴۳۷) تاریخ طبری میں فضل بن خدیج کندی سے نقل ہے: ابوشعثاء یزید بن زیاد کندی، تھذلہ قبیلے سے ہے، امام حسین علیہ السلام کے سامنے زانو بھر آکر بیٹھا اور ایک سو تیر مارے جن میں سے پانچ تیر بھی بغیر نشانے کے نہیں لگے، اور تیر لگانے کا ماہر تھا اور جب بھی تیر مارتا تھا تو کہتا تھا؛ میں تھذلہ کا بیٹا ہوں، سواروں کا سوار، امام حسین علیہ السلام بھی کہتے تھے؛ اے خدا! اس کے سایہ کو محفوظ رکھ اور اسکی جزا جنت قرار دے۔

## الفصل الحادي عَشَرَ: الصّلاة على النّبيّ

## گیارہویں فصل: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجنا

### 11/1

## الحَثُّ عَلَى الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ كُلَّما ذُكِرَ

## جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آئے تو درود پڑھنے کی تاکید

438. معانى الأخبار عن عبد الله بن علىّ بن الحسين عن قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: البَخيلُ حَقّا

[1] العَرْجَلَةُ: القطيع من الخيل (الصحاح: ج5 ص1763 «عرجل»).

[2] تاريخ الطبرى: ج5 ص445، الكامل فى التاريخ: ج2 ص569 وفيه «يزيد بن أبي زياد»، مقتل الحسين للخوارزمى: ج2 ص25؛ تسلية المجالس: ج2 ص300 وفيه «بثمانية» بدل «بمئة» وكلاهما نحوه.

مَن ذُكِرتُ عِندَهُ فَلَم يُصَلِّ عَلَيَّ.[1]

۴۳۸) معانی الاخبار میں عبد اللہ بن علی بن الحسین نے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا نام لیا جائے لیکن وہ صلوٰت نہ پڑھے۔

439. المعجم الكبير بإسناده عن حسين بن علي عليه السلام قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن ذُكِرتُ عِندَهُ فَخَطِئَ[2] الصَّلاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَريقَ الجَنَّةِ.[3]

۴۳۹) المعجم الکبیر میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی میرا نام سن لے لیکن مجھ پر صلوٰت نہ بھیجے تو اس کو جنت کی طرف راستہ نہیں دیا جائے گا۔

**11/2**

## أدَبُ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ

## نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰت بھیجنے کا ادب

440. الأمالي بإسناده عن الحسين بن علي سيّد الشهداء عليه السلام قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن صَلّى عَلَيَّ ولَم يُصَلِّ عَلى آلي لَم يَجِد ريحَ الجَنَّةِ، وإنَّ ريحَها لَيوجَدُ مِن مَسيرَةِ خَمسِمِئَةِ عامٍ.[4]

۴۴۰) امالی صدوق میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی شخص مجھ پر صلوٰت پڑھے لیکن میری آل (خاندان) پر صلوٰت نہ پڑھے تو وہ جنت کی خوشبو جو پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس

---

[1] معاني الأخبار: ص 246 ح 9، الإرشاد: ج 2 ص 169 عن عبد الله بن عليّ بن الحسين من دون الإسناد إلى أبيه عن جدّه نحوه، بحار الأنوار: ج94 ص 54 ح 26؛ سنن الترمذي: ج5 ص 551 ح 3546، المستدرك على الصحيحين: ج1 ص 734 ح 2015، المعجم الكبير: ج3 ص128 ح 2885 كلّها نحوه.

[2] يقالُ خَطِئَ بمعنى أخطأ. وقيل: خَطِئ إذا تعمّد، وأخطأ إذا لم يتعمّد (النهاية: ج 2 ص 44 «خطأ»).

[3] المعجم الكبير: ج 3 ص 128 ح 2887، الذريّة الطاهرة: ص 126 ح 147 كلاهما عن فطر بن خليفة عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام، كنز العمّال: ج1 ص 491 ح 2158.

[4] الأمالي للصدوق: ص 267 ح 291 عن أبان بن تغلب عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام، بحار الأنوار: ج8 ص 186 ح 150، وفي الأمالي للطوسي: ص 424 ح 948 عن الإمام الحسن عليه السلام عن رسول الله صلى الله عليه و آله وراجع: روضة الواعظين: ص 354.

ہوگی، سونگھ نہیں سکے گا۔

## الفصل الثّانی عَشَرَ: بیت الله

## بارہویں فصل: خدا کا گھر

**12/1**

### ضَیفُ اللهِ

### خدا کا مہمان

441.بغية الطلب عن زياد الحارثي: سَمِعتُ الحُسَينَ بنَ عَليٍّ عليه السلام يَقولُ: مَن أتى مَسجِدا لا يَأتيهِ إلاّ للهِ تَعالى، فَذاكَ ضَيفُ اللهِ تَعالى حَتّى يَخرُجَ مِنهُ.[1]

(۴۴۱)بغیۃ الطالب میں زیاد حارثی سے نقل ہے: میں نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو بھی شخص فقط خدا کی خاطر کسی مسجد میں آئے وہ خدا کا مہمان ہے، یہاں تک کہ مسجد سے خارج ہوجائے۔

**12/2**

### دُعاءُ دُخولِ المَسجِدِ وَالخُروجِ مِنهُ

### مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعا

442.الأمالی عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها الحسين عليه السلام أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ إذا دَخَلَ المَسجِدَ قالَ: «اللهُمَّ افتَح لی أبوابَ رَحمَتِكَ»، فَإِذا خَرَجَ قالَ: «اللهُمَّ افتَح لی أبوابَ

---

[1] بغية الطلب فی تاريخ حلب: ج 6 ص 2585، الأنساب للسمعانی: ج 3 ص 195 عن زياد بن سابور وليس فيه «حتّى يخرج منه».

رِزقِكَ».[1]

۴۴۲) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں آتے تھے تو کہتے تھے، اے خدا! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو کہتے تھے، اے خدا! میرے لئے تو اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔

443. دلائل الإمامة عن فاطمة الصغرى عن أبيها الحسين عل إنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إذا دَخَلَ المَسجِدَ يَقولُ: «بِسمِ اللهِ، اللهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ، وَاغفِر ذُنوبي، وَافتَح لي أبوابَ رَحمَتِكَ»، وإذا خَرَجَ يَقولُ: «بِسمِ اللهِ، اللهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ، وَاغفِر ذُنوبي وَافتَح لي أبوابَ فَضلِكَ».[2]

۴۴۳) دلائل الامامۃ میں فاطمہ صغری نے اپنے بابا امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں آتے تھے تو کہتے تھے، خدا کے نام سے، اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰت و درود بھیج اور میری کوتاہیوں کو دور فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب باہر نکلتے تو کہتے تھے، خدا کے نام سے، اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور میری کوتاہیوں سے درگذر فرما اور فضیلت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

**12/3**

## بَرَكاتُ الإِدمانِ إلَى المَسجِدِ

## مسلسل مسجد میں جانے کی برکتیں

444. المحاسن عن عمير بن المأمون: أتَيتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقُلتُ لَهُ: حَدِّثني عَن جَدِّكَ رَسولِ اللهِ ﷺ قالَ: نَعَم، قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن أدمَنَ إلَى المَسجِدِ أصابَ الخِصالَ الثَّمانِيَةَ: آيَةٌ مُحكَمَةٌ، أو فَريضَةٌ مُستَعمَلَةٌ، أو سُنَّةٌ قائِمَةٌ، أو عِلمٌ مُستَطرَفٌ[3]، أو أخٌ مُستَفادٌ، أو كَلِمَةٌ تَدُلُّهُ

---

[1] الأمالی للطوسی: ص 596 ح 1237، بحار الأنوار: ج 84 ص 26 ح 20؛ مسند أبي يعلى: ج 1 ص 257 ح 482، تاريخ الطبري (المنتخب من ذيل المذيّل): ج 11 ص 667، تاريخ دمشق: ج 27 ص 366 ح 5836 وفيه «فضلك» بدل «رزقك».

[2] دلائل الإمامة: ص 75 ح 14، بحار الأنوار: ج 84 ص 23 ح 14 وراجع: سنن ابن ماجة: ج 1 ص 253 ح 771 ومسند ابن حنبل: ج 10 ص 159 ح 26479.

[3] استطرفت الشيء: استحدثته (الصحاح: ج 4 ص 1394 «طرف»).

عَلی هُدیً، أو تَرُدُّهُ عَن رَدیً [1]، وتَرکُهُ الذَّنبَ خَشیَةً أو حَیاءً. [2]

۴۴۴) المحاسن میں عمیر بن ماموں سے نقل ہے: میں نے امام حسین علیہ السلام کے پاس آ کر ان سے کہا: اپنے نانا کی کوئی حدیث بتائیں، تو فرمایا؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی ہمیشہ مسجد میں جائے گا (کم سے کم) اس کو آٹھ چیزوں میں سے (ایک) نصیب ہوگی، محکم آیت، یا ایسا فریضہ جس پر عمل کیا ہو، یا ایسی سنت جو قائم کی گئی ہو، جدید علم، یا ایسا دوست جو فائدہ مند ہو، یا ہدایت والی بات جو اس کو ہدایت کرے یا گناہ سے دور کرے، گناہ کو ترک کرنا خوف کی وجہ سے، گناہ کو ترک کرنا حیاء کی وجہ سے۔

**12/4**

# فَضلُ الصَّلاةِ فی مَسجِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھنے کی فضیلت

445. رجال الكشّی عن سعید بن المسیّب عن علیّ بن الحسین یا سَعیدُ، أخبَرَنی أبِی الحُسَینُ عَن أبیهِ علیهما السلام عَن رَسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَن جِبریلَ عَنِ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ أنَّهُ قالَ: ما مِن عَبدٍ مِن عِبادی آمَنَ بی وصَدَّقَ بِكَ، وصَلّی فی مَسجِدِكَ رَكعَتَینِ عَلی خَلاءٍ مِنَ النّاسِ، إلّا غَفَرتُ لَهُ ما تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ وما تَأَخَّرَ. [3]

۴۴۵) رجال کشی میں سعید بن مسیب سے نقل ہے: امام زین العابدین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے سعید! میرے بابا امام حسین علیہ السلام نے اپنے بابا (امام علی علیہ السلام) سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے جبرئیل سے جبرئیل نے خدا سے بات میرے لئے نقل کی کہ: کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور تیری تصدیق کرے اور لوگوں کی نگاہ سے دور تیری مسجد میں نماز پڑھے، مگر یہ کہ میں اس کے گذشتہ اور آئندہ والے گناہ معاف کردوں گا۔

---

[1] الرَّدی: الهلاك (النهایة: ج2 ص216 «ردا»).
[2] المحاسن: ج1 ص120 ح125، بحار الأنوار: ج84 ص3 ح73؛ تاریخ دمشق: ج14 ص92 ح3392 نحوه.
[3] رجال الكشّی: ج1 ص334 ح188، المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص134، الثاقب فی المناقب: ص356 ح295، بحار الأنوار: ج46 ص150 ح8.

**12/5**

## ذِكرى أبي جعفرٍ عَن جَدّهِ الحُسَينِ فِي المَسجِدِ الحَرامِ

## مسجد الحرام میں امام باقر علیہ السلام کا اپنے دادا حسین علیہ السلام کو یاد کرنا

446.الكافي عن زرارة: قُلتُ لِأَبي جَعفَرٍ عليه السلام: قَد أدرَكتَ الحُسَينَ عليه السلام؟ قالَ: نَعَم، أذكُرُ وأنَا مَعَهُ فِي المَسجِدِ الحَرامِ وقَد دَخَلَ فيهِ السَّيلُ، وَالنّاسُ يَقومونَ عَلَى المَقامِ، يَخرُجُ الخارِجُ يَقولُ: قَد ذَهَبَ بِهِ السَّيلُ، ويَخرُجُ مِنهُ الخارِجُ فَيَقولُ: هُوَ مَكانَهُ. قالَ: فَقالَ لي: يا فُلانُ، ما صَنَعَ هؤُلاءِ؟ فَقُلتُ: أصلَحَكَ اللهُ، يَخافونَ أن يَكونَ السَّيلُ قَد ذَهَبَ بِالمَقامِ. فَقالَ: نادِ، إنَّ اللهَ تَعالى قَد جَعَلَهُ عَلَماً لَم يَكُن لِيَذهَبَ بِهِ، فَاستَقِرّوا.[1]

۴۴۶) الکافی میں زرارہ سے نقل ہے، میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا؛ کیا آپ نے امام حسین علیہ السلام کا زمانہ دیکھا ہے؟ فرمایا؛ ہاں، مجھے یاد ہے کہ (ایک دن) امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام میں تھا کہ سیلاب آ گیا تھا اور لوگ مقام ابراہیم پر کھڑے ہو گئے تھے، ایک شخص تھا جو باہر آ کر کہہ رہا تھا، سیلاب، مقام ابراہیم کو لے گیا، دوسرا باہر آ کر کہہ رہا تھا، نہیں وہ تو اسی جگہ ہے،

بس امام حسین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا؛ اے فلاں! یہ کیا کر رہے ہیں؟

میں نے کہا؛ خدا تیرے کاموں کی اصلاح کرے، یہ لوگ ڈر رہے ہیں اس سے سیلاب کہ مقام (ابراہیم) کو لے کر گیا،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ آواز دو، خدا نے مقام ابراہیمؑ کو اپنی جگہ قرار دیا ہے اور اسے (سیلاب) نہیں لے جائیگا۔ تم لوگ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ۔

---

[1] الكافي: ج 4 ص 223 ح 2، كتاب من لا يحضره الفقيه: ج 2 ص 244 ح 2308 وفيه «ويدخل الداخل» بدل «ويخرج منه الخارج»، بحار الأنوار: ج 31 ص 33.

**12/6**

# اِستِلامُ الحَجَرِ الأَسوَدِ

## حجر اسود کو بوسہ دینا

447.الذرّيّة الطاهرة عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها عل قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: لَمّا أخَذَ اللهُ ميثاقَ العِبادِ جُعِلَ فِي الحَجَرِ، فَمِنَ الوَفاءِ بِالبَيعَةِ استِلامُ الحَجَرِ.[1]

۴۴۷) الذریۃ الطاہرہ میں امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے اپنے بندوں سے ہمارا پیمان لیا، تو اس کو حجر (اسود) میں رکھا، بس استلام حجر کرنا، اس وعدے (پیمان) کی وفا ہے۔

# الفصل الثّالِثَ عَشَرَ: طلب الحلال

## تیرھویں فصل: کسب حلال

**13/1**

# الحَثُّ عَلى طَلَبِ الحَلالِ

## کسب حلال کے بارے میں تاکید

448.الفردوس عن الحسين بن علي علیہ السلام عن رسول ال العِبادَةُ سَبعونَ بابا, أفضَلُها طَلَبُ

---

[1] الذرّيّة الطاهرة: ص114 ح160.

الرِّزقِ الحَلالِ.[1]

۴۴۸) الفردوس میں امام حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: عبادت کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے افضل حلال رزق تلاش کرنا ہے۔

**13/2**

## الحَثُّ عَلَى التِّجارَةِ

## تجارت کے بارے میں تاکید

449. الخصال بإسناده عن الحسين بن عليّ عن أبيه عليّ بن تِسعَةُ أعشارِ الرِّزقِ فِي التِّجارَةِ، وَالجُزءُ الباقي فِي السّابِياءِ. يَعني الغَنَمَ.[2]

۴۴۹) الخصال میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے: دس حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہیں اور وہ باقی گلہ داری میں ہے۔

**13/3**

## بَرَكَةُ التِّجارَةِ

## تجارت کی برکت

450. الخصال بإسناده عن الحسين عن أبيه عليّ عليهما السل قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إذَا التّاجِرانِ صَدَقا وبَرّا بورِكَ لَهُما، وإذا كَذَبا وخانا لَم يُبارَك لَهُما، وهُما بِالخِيارِ ما لَم يَفتَرِقا، فَإنِ

---

[1] الفردوس: ج3 ص79 ح4221؛ معاني الأخبار: ص366 ح1 عن إسماعيل بن مسلم عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام عنه صلى الله عليه وآله، وفي كشف الخفاء: ج2 ص53 ح1699 نقلاً عن الديلمي عن الإمام الحسن عليه السلام عنه صلى الله عليه وآله وراجع: الكافي: ج5 ص78 ح6.

[2] الخصال: ص446 ح45 عن زيد بن عليّ عن الإمام زين العابدين عليه السلام، بحار الأنوار: ج64 ص118 ح1.

اختلَفا فالقولُ قولُ ربِّ السِّلعةِ أو يتتاركا.[۱]

۴۵۰) الخصال میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو تاجر سچ کہتے ہیں اور نیک کام انجام دیتے ہیں بس (ان کامل وملکیت) ان کے لئے برکت پیدا کرتا ہے اور جب جھوٹ بولتے ہیں تو خیانت کرتے ہیں اور ان کے لئے برکت نہیں آتی ہے اور یہ دو جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں، اس معاملے کو ختم کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، اور اگر آپس میں اختلاف کریں تو حق صاحب مال کے لئے ہے، (اس کی قسم سے دعوا تمام ہے) یا اختلاف کو ختم کریں۔

**13/4**

## المُماكَسَةُ فِي البَيعِ

## خرید کے وقت قیمت کم کروانا

451.تاريخ بغداد عن أبي هشام القنّاد البصري: كُنتُ أحمِلُ المَتاعَ مِنَ البَصرةِ إلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام فَكانَ رُبَّما يُماكِسُني[۲] فيهِ فَلَعَلّي لا أقومُ مِن عِندِهِ حَتّى يَهَبَ عامَّتَهُ. فَقُلتُ: يَابنَ رَسولِ اللهِ، أجيئُكَ بِالمَتاعِ مِنَ البَصرَةِ تُماكِسُني فيهِ، فَلَعَلّي لا أقومُ حَتّى تَهَبَ عامَّتَهُ؟! فَقالَ: إنَّ أبي حَدَّثَني يَرفَعُ الحَديثَ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أنَّهُ قالَ: المَغبونُ[۳] لا مَحمودٌ ولا مَأجورٌ.[۴]

۴۵۱) تاریخ بغداد میں ابو ہشام قناد بصری سے نقل ہے: میں بصرہ سے امام حسین علیہ السلام کے لئے مال لے کر آیا تھا اور کبھی کبھی اس کے خرید کرنے میں میرے ساتھ قیمت کم کروا رہا تھا، لیکن کبھی تو میرے اٹھنے سے پہلے جو کچھ خریدا تھا

---

[۱] الخصال: ص45 ح43 عن زيد بن عليّ عن الإمام زين العابدين عليه السلام، بحار الأنوار: ج103 ص95 ح14.

[۲] المُماكَسَة في البيع: إنتقاص الثمن واستحطاطه (النهاية: ج4 ص349 «مكس»).

[۳] غَبَنتُهُ في البيع: أي خدعته، وقد غُبِنَ فهو مغبون (الصحاح: ج6 ص2172 «غبن»).

[۴] تاريخ بغداد: ج4 ص180 الرقم 1863، تاريخ دمشق: ج14 ص112 ح3403، مسند أبي يعلى: ج6 ص181 ح6750 وفيه ذيله؛ عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج2 ص48 ح184 عن داوود بن سليمان الفرّاء عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام عنه صلى الله عليه وآله وفيه ذيله، بحار الأنوار: ج103 ص94 ح12.

وہ (دوسروں کو) دے دیتے تھے،

میں نے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، بصرہ سے آپ کے لئے مال لے کر آتا ہوں اور آپ قیمت کرواتے ہیں اور اٹھنے سے پہلے وہ سب کچھ (دوسروں کو) دے دیتے ہو؟

فرمایا؛ میرے بابا نے مجھے بتایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت دیتے ہوئے کہ؛ جو شخص دھوکا کھائے نہ قابل تعریف ہے نہ ہی اجر رکھتا ہے۔

**13/5**

## خَيرُ المالِ

## بہترین مال

452.معانی الأخبار عن ثابت بن دینار عن علیّ بن الحسین: قالَ رَسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: خَيرُ المالِ سِكَّةٌ[1] مَأبورَةٌ، ومُهرَةٌ[2] مَأمورَةٌ.[3]

۴۵۲) معانی الاخبار میں ثابت بن دینار نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین مال کھجور کا باغ ہے اور بہترین گھوڑے وہ ہیں جو زیادہ بچے دیں۔

---

[1] سِكَّة مأبورة: السِّكَّةُ الطريقة المصطفّةُ من النخل، والمأبورة: الملقَّحةُ (النهاية: ج 2 ص 384 «سكك»).

[2] المُهرُ: وَلَدُ الفَرَسِ، والأُنثى: مُهرَة (الصحاح: ج 2 ص 821 «مهر»).

[3] معاني الأخبار: ص 292 ح 1، بحار الأنوار: ج 64 ص 162 ح 7 وراجع: المعجم الكبير: ج 7 ص 91 ح 6471 والطبقات الكبرى: ج 7 ص 79.

# الفصل الرّابعَ عشَرَ: الإنفاق

# چودھویں فصل: انفاق

**14/1**

## الحَثُّ عَلَى الإنفاقِ

## انفاق کی طرف رغبت

453.مستدرك الوسائل: عَنِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام أنَّ سائِلاً كانَ يَسأَلُ يوما فَقالَ عليه السلام: أتَدرونَ ما يَقولُ؟ قالوا: لا، يَابنَ رَسولِ اللهِ! قالَ عليه السلام: يَقولُ: أنَا رَسولُكُم، إن أعطَيتُموني شَيئا أخَذتُهُ وحَمَلتُهُ إلى هُناكَ، وإلاّ أرِدُ إلَيهِ وكَفّي صِفرٌ[۱]. [۲]

۴۵۳) مستدرک الوسائل: ایک دن ایک غریب نے مدد مانگی، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند

امام نے فرمایا: یہ کہہ رہا ہے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، اگر مجھے کوئی چیز دو گے تو میں وہ لے لوں گا اور (تمہارے لئے) وہاں (قیامت) لے جاؤں گا، وگرنہ خالی ہاتھ وہاں آؤں گا۔

---

[۱] صِفْر: أي خالٍ (النهاية: ج3 ص36 «صفر»).

[۲] مستدرك الوسائل: ج7 ص203 ح8035 نقلاً عن تفسير أبي الفتوح الرازي.

**14/2**

## كُل مالَكَ قَبلَ أن يَأكُلَكَ

## تم اپنے مال کو کھاؤ اس سے قبل کہ تم کو کھا جائے

454.نزهة الناظر عن الإمام الحسين عليه السلام: مالُكَ إن لَم يَكُن لَكَ كُنتَ لَهُ، فَلا تُبقِ عَلَيهِ فَإِنَّهُ لا يَبقى عَلَيكَ، وكُلهُ قَبلَ أن يَأكُلَكَ.[1]

۴۵۴) نزھۃ الناظر میں امام حسین علیہ السلام سے ہے، اگر مال تیرے لئے نہیں ہے تو پھر تو مال کے لئے ہے، بس اس کو بچا کر نہ رکھو کیوں کہ باقی نہیں رہے گا اور اسے کھالو اس سے پہلے کہ تم کو کھالے۔

**14/3**

## عاقِبَةُ البُخلِ في طاعَةِ اللهِ

## خدا کی اطاعت میں بخل

455.الذريّة الطاهرة بإسناده عن الحسين عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ما مِن عَبدٍ ولا أمَةٍ يَقتُرُ[2] بِنَفَقَةٍ يُنفِقُها فيما يُرضِي اللهَ، إلّا أنفَقَ أضعافَها في سَخَطِ اللهِ.[3]

۴۵۵) الذریۃ الطاہرہ میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی ایسا مرد یا عورت نہیں ہے جو خدا کی رضایت والے کاموں میں خرچ کرنے سے بخل کرے، مگر یہ کہ وہ اس سے کئی گنا زیادہ خدا

---

[1] نزهة الناظر: ص 84 ح 17، الدرّة الباهرة: ص 29، أعلام الدين: ص 298 نحوه، بحار الأنوار: ج 78 ص 127 ح 9 وراجع: أعلام الدين: ص 298.

[2] قَتَرَ على عِيالِهِ: ضَيَّق عليهم في النَّفَقَة، وكذلك التقتير والإقتار (الصحاح: ج 2 ص 786 «قتر»).

[3] الذريّة الطاهرة: ص 110 ح 150 عن أبي حمزة الثمالي عن الإمام الصادق عن أبيه عليهما السلام وراجع: تحف العقول: ص 293 والمعجم الكبير: ج 22 ص 129 ح 336.

کے ناراض ہونے والے کاموں میں خرچ کرتا ہے۔

**14/4**

## أولَى النّاسِ بِالإنفاقِ

456.الاختصاص عن حسن بن عليّ الجلال عن جدّه عن الحسين سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ يَقولُ: اِبدَأ بِمَن تَعولُ: اُمَّكَ وأباكَ واُختَكَ وأخاكَ. ثُمَّ أدناكَ فَأَدناكَ.[1]

## انفاق کے لئے لوگوں میں سے سزاوار شخص

۴۵۶) الاختصاص میں حسن بن علی جلال نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے: (انفاق کی شروعات) اپنے خاندان سے آغاز کریں، تیرے ماں باپ بہن بھائی اس کے بعد جو زیادہ نزدیک ہے (خاندان کے حوالے سے)۔

جلد اول تمام شد

(باب الخامس سے جلد دوم میں)

[1] الاختصاص: ص 219، بحار الأنوار: ج 96 ص 147 ح 24.

# فہرست کتاب (عربی)

الباب الأوّل: الحكم العقليّة والعلميّة ------------------------------------------------ 33
الفصل الأوّل: العقل ------------------------------------------------------------------ 35
خِلقَةُ العَقلِ------------------------------------------------------------------------ 35
صِفَةُ العاقِلِ------------------------------------------------------------------------ 37
ما يوجِبُ كَمالَ العَقلِ --------------------------------------------------------------- 37
عُقولُ أولياءِ اللهِ-------------------------------------------------------------------- 38
وُجوبُ طَلَبِ العِلمِ ----------------------------------------------------------------- 39
فَضلُ طالِبِ العِلمِ ------------------------------------------------------------------ 39
فَضلُ العالِمِ ------------------------------------------------------------------------ 40
عَلامَةُ العالِمِ ----------------------------------------------------------------------- 41
دَورُ العِلمِ فِي المَعرِفَةِ--------------------------------------------------------------- 41
دَورُ الزُّهدِ فِي المَعرِفَةِ -------------------------------------------------------------- 42
حِجابُ المَعرِفَةِ----------------------------------------------------------------------- 42

فَضلُ المُعَلِّمِ وَالمُرشِدِ---------- 43
فَضلُ حَمَلَةِ القُرآنِ ---------- 45
أصنافُ آیاتِ القُرآنِ ---------- 46
التَّکَلُّمُ فِی القُرآنِ بِغَیرِ عِلمٍ ---------- 47
تَفسیرُ بَعضِ الآیاتِ أو تَأویلُها ---------- 48
الف. سورَةُ فاتِحَةِ الکِتابِ ---------- 48
ب. قَولُهُ: هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُم... ---------- 55
ج. قَولُهُ: "هَل جَزَآءُ الإِحسانِ إلَّا الإِحسانُ" ---------- 56
د. قَولُهُ: "وَ أَمَّا بِنِعمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّث" ---------- 56
ه. قَولُهُ: شاهِدٍ وَمَشهودٍ ---------- 57
فَضلُ حَمَلَةِ الحَدیثِ ---------- 58
تَعلیمُ الحِکمَةِ لِلأَولادِ---------- 62
الباب الثّانی: الحکم العقائدیّة ---------- 69
رَأسُ العِلمِ ---------- 71
حِصنُ اللهِ---------- 72
عِلَّةُ الخِلقَةِ---------- 73
الدَّلیلُ عَلی مَعرِفَةِ اللهِ ---------- 74
ما یوجِبُ مَحَبَّةَ اللهِ ---------- 77
المَعرِفَةُ الشُّهودِیَّةُ---------- 78
مَعرِفَةُ صِفاتِ اللهِ ---------- 82
تَفسیرُ صِفَةِ الصَّمَدِ---------- 87
جَزاءُ المُوَحِّدِ ---------- 89
صِفَةُ العارِفِ---------- 90

مَا لَيسَ للهِ وما لَيسَ عِندَ اللهِ وما لا يَعلَمُهُ اللهُ ---------- 90
مَعنَى الإيمانِ ---------- 92
الفَرقُ بَينَ الإسلامِ وَالإيمانِ ---------- 93
أساسُ الإسلامِ ---------- 94
غُربَةُ الإسلامِ ---------- 95
عَلامَةُ حُسنِ إسلامِ المُسلِمِ ---------- 95
ما بِهِ ثَباتُ الإيمانِ ---------- 96
عَلامَةُ كَمالِ الإيمانِ ---------- 96
لا إكراهَ فِي الدّينِ ---------- 98
تَحريمُ القِياسِ فِي الدّينِ ---------- 99
مِلاكُ التَّكليفِ ---------- 100
وُجوبُ الإيمانِ بِالقَضاءِ وَالقَدَرِ ---------- 101
أصنافُ القَضاءِ وَالقَدَرِ ---------- 102
دَورُ القَضاءِ وَالقَدَرِ فِي الأَفعالِ ---------- 105
لا جَبرَ ولا تَفويضَ ---------- 105
أسبابُ السَّعادَةِ ---------- 106
ثَمَرَةُ العِلمِ بِالقَدَرِ ---------- 107
المَقضِيُّ هُوَ كائِنٌ ---------- 108
الرِّضا بِالقَضاءِ ---------- 112
سيرَةُ أهلِ البَيتِ فِي الرِّضا بِالقَضاءِ ---------- 113
ذِكرُ الآخِرَةِ ---------- 118
فَناءُ الدُّنيا وبَقاءُ الآخِرَةِ ---------- 119
صِفَةُ المَوتِ ---------- 122

مَوتُ المُؤمِنِ ---------- 123
البُكاءُ عِندَ المَوتِ ---------- 124
بَيتُ العَمَلِ ---------- 125
أوَّلُ ما يُسأَلُ عَنهُ بَعدَ المَوتِ ---------- 126
ما يُسأَلُ عَنهُ يَومَ القِيامَةِ ---------- 127
عَدَمُ الرَّغبَةِ بِالرُّجوعِ إلَى الدُّنيا ---------- 127
رِضاعُ الأَطفالِ فِي البَرزَخِ ---------- 129
ثَمَنُ الجَنَّةِ ---------- 130
الجَنَّةُ تَشتاقُ إلى هؤُلاءِ ---------- 131
رَدُّ العَمَلِ إلَى العامِلِ ---------- 133
تَجَسُّمُ الأَعمالِ ---------- 133
الباب الثّالث: الحكم العقائديّة والسّياسيّة ---------- 135
الفصل الأوّل: الإمامة ---------- 137
أصنافُ الأَئِمَّةِ ---------- 137
صِفَةُ إمامِ الهُدى ---------- 141
دَورُ الإِمامَةِ فِي المُجتَمَعِ ---------- 142
سَبَبُ صَلاحِ الأُمَّةِ وسَبَبُ هَلاكِها ---------- 144
سَبَبُ ذِلَّةِ الأُمَّةِ ---------- 145
مِن بَلايا هذِهِ الأُمَّةِ ---------- 148
الاِستِغلالُ مِن جَماعَةِ الأُمَّةِ ---------- 150
اِفتِراقُ الأُمَّةِ بَعدَ النَّبِيِّ ---------- 151
فَسادُ الأُمَّةِ ---------- 153
فَضائِلُ أهلِ البَيتِ ---------- 154

خَصائِصُ أهلِ البَيتِ ---------- 158
زُهدُ أهلِ البَيتِ ---------- 162
مِنْ مَبادِئِ عُلومِ أهلِ البَيتِ ---------- 163
حُبُّ أهلِ البَيتِ ---------- 164
وِلايَةُ أهلِ البَيتِ ---------- 173
صِلَةُ أهلِ البَيتِ ---------- 174
التَّوَسُّلُ بِأَهلِ البَيتِ ---------- 174
بُغضُ أهلِ البَيتِ ---------- 175
فَضلُ فاطِمَةَ بِنتِ رَسولِ اللهِ ---------- 178
وَفاتُها ---------- 180
غُسلُها و كَفَنُها ---------- 182
شَكواها لِأَبيها ---------- 183
حَشرُها ---------- 183
الاِحتِجاجُ عَلى إمامَةِ أهلِ البَيتِ ---------- 188
وُجوبُ الاِئتِمامِ بِأَهلِ البَيتِ ---------- 195
وُجوبُ طاعَةِ أهلِ البَيتِ ---------- 196
اِستِمرارُ إمامَةِ أهلِ البَيتِ ---------- 197
عَدَدُ الأَئِمَّةِ مِن أهلِ البَيتِ ---------- 198
إمامَةُ أميرِ المُؤمِنينَ عَلِيٍّ ---------- 206
إمامَةُ الحَسَنِ لِلحُسَينِ ---------- 211
أبو الأَئِمَّةِ التِّسعَةِ ---------- 212
قائِمُ هٰذِهِ الأُمَّةِ ---------- 215
صِفَةُ المَهدِيِّ ---------- 218

المَهدِيُّ مِن وُلدِ فاطِمَةَ ---------------------------------------- 220
فَضلُ الصّابِرِ فی عَصرِ الغَيبَةِ ---------------------------------------- 221
مِن عَلائِمِ ظُهورِ المَهدِيِّ ---------------------------------------- 222
أنصارُ المَهدِيِّ ---------------------------------------- 222
مُدَّةُ مُلكِهِ ---------------------------------------- 223
سِرُّ اختِلافِ عَمَلِ الإِمامَينِ ---------------------------------------- 223
فَضلُ شيعَةِ أهلِ البَيتِ ---------------------------------------- 227
مَصائِبُ شيعَةِ أهلِ البَيتِ ---------------------------------------- 230
تَكذيبُ مَن يَدَّعِى التَّشَيُّعَ ---------------------------------------- 233
الإِمتِناعُ مِن نَقضِ بَيعَةِ مُعاوِيَةَ ---------------------------------------- 235
ما رُوِىَ عَنهُ فی مَسأَلَةِ الصُّلحِ ---------------------------------------- 237
صِفَةُ مُعاوِيَةَ ---------------------------------------- 239
اِحتِجاجاتُ الإِمامِ عَلى مُعاوِيَةَ ---------------------------------------- 240
مُكاتَباتُ الإِمامِ ومُعاوِيَةَ ---------------------------------------- 245
الإِختِصامُ فِى اللهِ ---------------------------------------- 250
الفصل الثّامِنُ: بيعة يزيد ---------------------------------------- 251
مُواصِفاتُ يَزيدَ ---------------------------------------- 251
اِمتِناعُ الإِمامِ مِن بَيعَةِ يَزيدَ ---------------------------------------- 252
الفصل التّاسِعُ: أسباب الخروج على يزيد ---------------------------------------- 254
اِحياءُ السُّنَّةِ ومَعالِمِ الدّينِ ---------------------------------------- 254
الأَمرُ بِالمَعروفِ وَالنَّهيُ عَنِ المُنكَرِ ---------------------------------------- 256
القِيامُ لِنُصرَةِ الدّينِ ---------------------------------------- 258
مَعذِرَةً إلَى اللهِ ---------------------------------------- 260

مُكافَحَةُ الظُّلمِ وَالجورِ ---------------------------------------- 261
الفصل العاشِرُ: رفض اقتراح السّكوت ---------------------------------------- 263
الفصل الحادى عَشَرَ: كلمات الإمام فى كربلاء ---------------------------------------- 266
كَلِماتُ الإمامِ مَعَ أصحابِهِ لَيلَةَ عاشوراءَ ---------------------------------------- 266
كَلامُهُ مَعَ اُختِهِ لَيلَةَ عاشوراءَ ---------------------------------------- 270
كَلامُهُ يَومَ عاشوراءَ ---------------------------------------- 273
إتمامُ الحُجَّةِ عَلى أعدائِهِ ---------------------------------------- 276
كَلامُ الإمامِ مَعَ عُمَرَ بنِ سَعدٍ ---------------------------------------- 285
التَّنَبُّؤُ بِمُستَقبَلِ أعدائِهِ ---------------------------------------- 287
الفصل الثّانى عَشَرَ: كلمات الإمام فى الدّعوة إلى الصّبر ---------------------------------------- 289
الحَثُّ عَلَى الصَّبرِ ---------------------------------------- 289
دَعوَةُ أصحابِهِ إلَى الصَّبرِ ---------------------------------------- 290
دَعوَةُ ابنِهِ عَلِيٍّ الأَكبَرِ إلَى الصَّبرِ ---------------------------------------- 291
دَعوَةُ اُختِهِ إلَى الصَّبرِ ---------------------------------------- 292
دَعوَةُ أهلِ بَيتِهِ إلَى الصَّبرِ ---------------------------------------- 293
الفصل الثّالِثَ عَشَرَ: كلمات الإمام فى وفاء أصحابه ---------------------------------------- 294
وَفاءُ أصحابِهِ ---------------------------------------- 294
وَفاءُ عَمرِو بنِ قَرَظَةَ الأَنصارِيِّ ---------------------------------------- 296
الفصل الرّابِعَ عَشَرَ: رؤىً فى مستقبل حيات أهل البيت وأعدائهم ---------------------------------------- 297
رُؤيا رَسولِ اللهِ ---------------------------------------- 297
رُؤيا أميرِ المُؤمِنينَ ---------------------------------------- 298
رُؤَى الإمامِ الحُسَينِ ---------------------------------------- 299
أ. رُؤياهُ فى هَلاكِ مُعاوِيَةَ ---------------------------------------- 299

ب. رُؤياهُ عِندَ خُروجِهِ مِنَ المَدينَةِ ---------------------------------------------------- 299
ج. رُؤياهُ في طَريقِ كَربَلاءَ ------------------------------------------------------------- 304
د. رُؤياهُ قَبلَ يَومِ عاشوراءَ ------------------------------------------------------------ 305
الفصل الخامِسَ عَشَرَ: إجابة دعوات الإمام و كراماته ------------------------------------- 309
خَلاصُ يَدِ رَجُلٍ فِي الطَّوافِ ---------------------------------------------------------- 309
اِخضِرارُ النَّخلَةِ اليابِسَةِ ------------------------------------------------------------- 310
إحياءُ المَيِّتِ ------------------------------------------------------------------------ 311
بَرَكَةُ ماءِ البِئرِ --------------------------------------------------------------------- 313
وِلادَةُ غُلامٍ ------------------------------------------------------------------------ 314
ضالَّةُ الأَعرابِيِّ ---------------------------------------------------------------------- 316
جَنابَةُ الأَعرابِيِّ --------------------------------------------------------------------- 316
البابُ الرّابِعُ ------------------------------------------------------------------------ 319
الحكم العباديّة ---------------------------------------------------------------------- 319
الفصل الأَوَّلُ: العبادة ---------------------------------------------------------------- 321
ثَمَرَةُ العِبادَةِ ----------------------------------------------------------------------- 321
أنواعُ العِبادَةِ ---------------------------------------------------------------------- 321
شَرطُ قَبولِ العِبادَةِ ------------------------------------------------------------------- 322
صِدقُ العُبودِيَّةِ --------------------------------------------------------------------- 323
شِدَّةُ عِبادَةِ النَّبِيِّ --------------------------------------------------------------------- 324
دَوامُ عَزمِ الطّاعَةِ ------------------------------------------------------------------ 324
ذَمُّ الاِعتِمادِ عَلَى الطّاعَةِ --------------------------------------------------------------- 325
الفصل الثّاني: الأذان ------------------------------------------------------------------ 326

بَدءُ تَشريعِ الأَذانِ [1] ---------- 326
تَفسيرُ الأَذانِ ---------- 329
الأَذانُ في أُذُنِ المَولودِ ---------- 335
الأَذانُ في أُذُنِ مَن ساءَ خُلُقُهُ ---------- 336
الأَذانُ لِانكِسارِ البَردِ ---------- 336
الفصل الثّالِثُ: الوضوء والصّلاة ---------- 337
عَدَمُ جوازِ المَسحِ عَلَى الخُفِّ في مَذهَبِ أهلِ البَيتِ ---------- 337
وَقتُ الصَّلاةِ ---------- 338
الحَثُّ عَلَى المُحافَظَةِ عَلَى الصَّلَواتِ ---------- 339
قُنوتُ النَّبِيِّ في صَلاتِهِ كُلِّها ---------- 340
الصَّلاةُ بَينَ المَغرِبِ وَالعِشاءِ ---------- 340
حُضورُ قَلبِ الإِمامِ فِي الصَّلاةِ ---------- 341
حُبُّ الإِمامِ لِلصَّلاةِ وتِلاوَةِ القُرآنِ ---------- 341
آخِرُ صَلاةٍ صَلّاهَا الإِمامُ ---------- 343
ثَوابُ تَعقيبِ صَلاةِ الصُّبحِ ---------- 344
صَلاةُ المَريضِ ---------- 344
صَلاةُ الحاجَةِ ---------- 346
الصَّلاةُ عَلَى المُنافِقِ ---------- 347
الفصل الرّابعُ: الصّوم ---------- 349
حِكمَةُ الصَّومِ ---------- 349
تُحفَةُ الصّائِمِ ---------- 349
فَضلُ السَّحورِ ---------- 350

[1] ولمزيد من التوضيح راجع: موسوعة ميزان الحكمة: ج2 عنوان «الأذان».

الإفطارُ بِالتَّمرِ ---------------------------------------------------------------------- 351
فَضلُ صَومِ رَجَبٍ وشَعبانَ ---------------------------------------------------------------- 351
فَضلُ صَومِ الجُمُعَةِ ------------------------------------------------------------------------ 352
الفصل الخامِسُ: الحجّ والعمرة والطّواف ---------------------------------------------- 353
التَّحذيرُ مِن تَركِ الحَجِّ ----------------------------------------------------------------- 353
جِهادٌ لا شَوكَةَ فيهِ -------------------------------------------------------------------- 353
ما يَحرُمُ عَلَى المُحرِمِ ------------------------------------------------------------------- 354
الإعتِمارُ فى أشهُرِ الحَجِّ ---------------------------------------------------------------- 355
طَوافُ البَيتِ فِي المَطَرِ ---------------------------------------------------------------- 356
الفصل السّادِسُ: الجهاد ------------------------------------------------------------------- 357
أصنافُ الجِهادِ ------------------------------------------------------------------------------- 357
الدَّعوَةُ إلَى الجِهادِ ----------------------------------------------------------------------- 358
مَن ثَبَتَ مَعَ النَّبِيِّ يَومَ حُنَينٍ ------------------------------------------------------------ 359
كَراهَةُ الِابتِداءِ بِالقِتالِ ---------------------------------------------------------------- 360
الخُدعَةُ فِي الحَربِ ------------------------------------------------------------------------- 361
قِتالُ النّاكِثينَ ------------------------------------------------------------------------------ 361
وَضعُ الجِهادِ عَنِ النِّساءِ --------------------------------------------------------------- 365
الشَّهادَةُ الحُكمِيَّةُ -------------------------------------------------------------------------- 366
الفصل السّابِعُ: الخمس والزّكاة ------------------------------------------------------------ 366
الفصل الثّامِنُ: الأمر بالمعروف والنّهى عن المنكر ------------------------------------- 368
وُجوبُ النَّهيِ عَنِ المُنكَرِ ---------------------------------------------------------------- 368
الرّاضي بِفِعلِ قَومٍ كَالدّاخِلِ مَعَهُم ----------------------------------------------------- 369
خُطبَةُ الإمامِ فِي الأَمرِ بِالمَعروفِ وَالنَّهيِ عَنِ المُنكَرِ ---------------------------- 370

الفصل التّاسِعُ: قراءة القرآن ---------------------------------------------------------- 376
فضل قِراءَةِ القُرآنِ ---------------------------------------------------------------- 376
فَضلُ قِراءَةِ البَسمَلَةِ---------------------------------------------------------------- 378
فَضلُ قِراءَةِ آيَةِ الكُرسِيِّ---------------------------------------------------------- 379
الفصل العاشِرُ: الذّكر والدّعاء----------------------------------------------------- 381
الحَثُّ عَلى ذِكرِ اللهِ---------------------------------------------------------------- 381
سَبقُ ذِكرِ اللهِ لِلذّاكِرِ ---------------------------------------------------------- 382
أدَبُ الدُّعاءِ ------------------------------------------------------------------ 383
أدَبُ التَّحميدِ ----------------------------------------------------------------- 383
مَظانُّ إجابَةِ الدُّعاءِ --------------------------------------------------------------- 384
الدُّعاءُ عِندَ لُبسِ الجَديدِ ---------------------------------------------------------- 385
الدُّعاءُ لِدَفعِ الوَجَعِ ----------------------------------------------------------------- 387
مِن أدعِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ------------------------------------------------------------ 390
دُعاءُ الإمامِ فی طَلَبِ مَكارِمِ الأَخلاقِ ومَحاسِنِ الأَعمالِ------------------------------ 390
دُعاؤُهُ فِي القُنوتِ ---------------------------------------------------------------- 391
دُعاؤُهُ فِي الوَترِ ------------------------------------------------------------------ 394
دُعاؤُهُ بَعدَ صَلاةِ الطَّوافِ --------------------------------------------------------- 395
دُعاءٌ فی تَعقيبِ الصَّلَواتِ -------------------------------------------------------- 396
دُعاؤُهُ فی طَلَبِ الوَلَدِ الصّالِحِ ----------------------------------------------------- 397
دُعاؤُهُ فِي السُّجودِ---------------------------------------------------------------- 398
دُعاؤُهُ فِي الاِستِسقاءِ ------------------------------------------------------------ 399
دُعاؤُهُ فی دَفعِ الأَعداءِ ---------------------------------------------------------- 401
تَسبيحُهُ فِي اليَومِ الخامِسِ مِنَ الشَّهرِ------------------------------------------------ 402

دُعاؤُهُ فِي الرَّغبَةِ إلَى الآخِرَةِ -------------------------------------------------------------------- 404
دُعاؤُهُ يَومَ عَرَفَةَ -------------------------------------------------------------------- 404
دُعاؤُهُ عِندَ الصَّباحِ وَالمَساءِ -------------------------------------------------------------- 431
دُعاءُ العَشَراتِ -------------------------------------------------------------------- 433
دُعاءُ الرُّكوبِ -------------------------------------------------------------------- 440
دُعاءُ الفَرَجِ -------------------------------------------------------------------- 441
دُعاءُ قَضاءِ الدَّينِ -------------------------------------------------------------------- 442
دُعاءُ الأَمانِ مِنَ الغَرَقِ -------------------------------------------------------------- 443
دُعاءُ الشّابِّ المَأخوذِ بِذَنبِهِ ------------------------------------------------------------ 444
أدعِيَتُهُ يَومَ عاشوراءَ -------------------------------------------------------------- 458
أ. دُعاؤُهُ عِندَ بَدءِ القِتالِ -------------------------------------------------------------- 458
ب. دُعاءٌ عَلَّمَهُ ابنَهُ -------------------------------------------------------------------- 459
ج. دُعاؤُهُ حينَ قُتِلَ ابنُهُ عَلِيٌّ الأَكبَرُ ------------------------------------------------------ 460
د. دُعاؤُهُ حينَ استُشهِدَ وَلَدُهُ الصَّغيرُ ------------------------------------------------------ 461
ه. دُعاؤُهُ لَمّا قُتِلَ قاسِمُ بنُ الحَسَنِ ------------------------------------------------------ 462
و. دُعاؤُهُ حينَ رُمِيَ في وَجهِهِ -------------------------------------------------------------- 462
ز. آخِرُ دُعاءٍ دَعا بِهِ -------------------------------------------------------------- 463
مَن دَعا لَهُ -------------------------------------------------------------------- 464
أ. اُمُّ وَهبٍ -------------------------------------------------------------------- 464
ب. جَونٌ -------------------------------------------------------------------- 465
ج. سَيفُ بنُ الحارِثِ ومالِكُ بنُ عَبدِ بنِ سُرَيعٍ ------------------------------------------------ 466
د. يَزيدُ بنُ زِيادٍ -------------------------------------------------------------------- 467
الفصل الحادي عَشَرَ : الصّلاة على النّبيّ -------------------------------------------------- 467

الحَثُّ عَلَى الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ كُلَّما ذُكِرَ -------------------- 467
أدَبُ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ -------------------- 468
الفصل الثّانی عَشَرَ : بيت الله -------------------- 469
ضَيفُ اللهِ -------------------- 469
دُعاءُ دُخُولِ المَسجِدِ وَالخُروجِ مِنهُ -------------------- 469
بَرَكاتُ الإِدمانِ إلَى المَسجِدِ -------------------- 470
فَضلُ الصَّلاةِ فی مَسجِدِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آله -------------------- 471
ذِكرى أبي جَعفَرٍ عَن جَدِّهِ الحُسَينِ فِي المَسجِدِ الحَرامِ -------------------- 472
اِستِلامُ الحَجَرِ الأَسوَدِ -------------------- 473
الفصل الثّالِثَ عَشَرَ : طلب الحلال -------------------- 473
الحَثُّ عَلى طَلَبِ الحَلالِ -------------------- 473
الحَثُّ عَلَى التِّجارَةِ -------------------- 474
بَرَكَةُ التِّجارَةِ -------------------- 474
المُماكَسَةُ فِي البَيعِ -------------------- 475
خَيرُ المالِ -------------------- 476
الفصل الرّابِعَ عَشَرَ : الإنفاق -------------------- 477
الحَثُّ عَلَى الإِنفاقِ -------------------- 477
كُل مالَكَ قَبلَ أن يَأكُلَكَ -------------------- 478
عاقِبَةُ البُخلِ فی طاعَةِ اللهِ -------------------- 478
أولَى النّاسِ بِالإِنفاقِ -------------------- 479

.......................................................